سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2024

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2024

(ہفتہ 22، سوموار 24، منگل 25، بدھ 26۔جون 2024)

(یوم السبت 15، یوم الاثنین 17، یوم الثلاثہ 18، یوم الاربعاء 19۔ذوالحج 1445ھ)

اٹھارہویں اسمبلی: گیارہواں اجلاس

جلد 11 (حصہ دوم): شمارہ جات : 6 تا 9

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

گیارہواں اجلاس

ہفتہ،22۔جون 2024

جلد 11: شمارہ 6

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	فہرست کارروائی -----------	413
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	415
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	416
	دعائے مغفرت	
4۔	سابقہ ایم پی اے محترمہ کنیز فاطمہ اورحج کے موقع پر شہداء کے لئے دعائے مغفرت -----------	417

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
5۔	اراکین کو استحقاق کے مطابق ادویات نہ ملنے کا معاملہ ------------	417
	بحث	
6۔	سالانہ بجٹ برائے سال 25-2024 پر عام بحث (۔۔۔جاری) ------------	427
	سوموار، 24۔جون 2024	
	جلد 11: شمارہ 7	
7۔	فہرست کارروائی ------------	525
8۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	527
9۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	528
10۔	بطور قائم مقام گورنر مسودہ قانون ہتک عزت پنجاب 2024 پاس کرنے پر جناب سپیکر کی رولنگ ------------	529
	بحث	
11۔	سالانہ بجٹ برائے سال 25-2024 پر عام بحث (۔۔۔جاری) ------------	536
12۔	قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	605
	قرارداد	
13۔	ملک میں Mob Lynching کے واقعات کی روک تھام کا مطالبہ ------------	606
14۔	سالانہ بجٹ برائے سال 25-2024 پر عام بحث (۔۔۔جاری) ------------	643
	منگل، 25۔جون 2024	
	جلد 11: شمارہ 8	
15۔	فہرست کارروائی ------------	711
16۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	723

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
17۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	724
	تحاریک التوائے کار	
18۔	تونسہ میں کھلے مین ہول کی وجہ سے اموات پر انتظامیہ کے خلاف کارروائی کا مطالبہ----	725
19۔	ضلع رحیم یار خان کے پولیس افسران کے کچے کے ڈاکوؤں کے ساتھ دیرینہ روابط کا انکشاف -----------	726
	عام بحث	
20۔	سالانہ بجٹ برائے سال 25-2024 پر عام بحث(---جاری ----------	726
	تحریک	
21۔	قائمہ کمیٹیوں کا انتخاب -----------	740
	بحث اور رائے شماری	
22۔	سالانہ بجٹ برائے سال 25-2024 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری------	741
	بدھ،26۔جون2024	
	جلد11: شمارہ9	
23۔	فہرست کارروائی -----------	863
24۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	865
25۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	866
	پوائنٹ آف آرڈر	
26۔	اراکین اسمبلی کو حاصل شدہ مشاہرہ اور مراعات کی درجہ بندی واضح کرنے کا مطالبہ -----------	867

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
	قانون مالیات پر غوروخوض و منظوری	
27۔	مسودہ قانون دی پنجاب فنانس 2024 کا زیر غور لایا جانا	877
28۔	منظور شدہ اخراجات کا گوشوارہ برائے سال 25-2024 کا ایوان میں پیش کیا جانا	879
29۔	انڈیکس	

413

فہرست کارروائی

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

ہفتہ،22-جون 2024

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

عام بحث

"سالانہ بجٹ برائے سال 25-2024 پر عام بحث"

415

صوبائی اسمبلی پنجاب

اٹھارہویں اسمبلی کا گیارہواں اجلاس

ہفتہ، 22۔جون 2024

(یوم السبت، 15۔ذوالحج 1445ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں دوپہر 2 بج کر 14 منٹ پر زیر صدارت ڈپٹی سپیکر ملک ظہیر اقبال چنڑ منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد بخش قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَکّٰی (14) وَ ذَکَرَ اسۡمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی (15) بَلۡ تُؤۡثِرُوۡنَ الۡحَیٰوۃَ
الدُّنۡیَا (16) وَ الۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ وَّ اَبۡقٰی (17) اِنَّ ہٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الۡاُوۡلٰی (18)
صُحُفِ اِبۡرٰہِیۡمَ وَ مُوۡسٰی (19)

سورۃ الاعلیٰ (آیات نمبر 14 تا 19)

بے شک جس نے خود کو پاک کر لیا وہ کامیاب ہو گا (14) اور اُس نے اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی (15) بلکہ تم دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو (16) اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے (17) بے شک یہ بات ضرور اگلے صحیفوں میں ہے (18) ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں (19)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبولﷺ ڈاکٹر سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

حضورﷺ ایسا کوئی انتظام ہو جائے
سلام کے لئے حاضر غلام ہو جائے
حضورﷺ آپ جو سُن لیں تو بات بن جائے
حضورﷺ آپ جو کہہ دیں تو کام ہو جائے
مزا تو جب ہے فرشتے یہ قبر میں کہہ دیں
صبیحؔ مدحتِ خیر الانامﷺ ہو جائے
میں صرف دیکھ لوں اِک بار صبحِ طیبہ کو
بلا سے پھر میری دُنیا میں شام ہو جائے

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

دعائے مغفرت

سابقہ ایم پی اے محترمہ کنیز فاطمہ اور حج کے موقع پر شہداء کے لئے دعائے مغفرت

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! ہماری فیصل آباد سے ایک سابقہ ممبر محترمہ کنیز فاطمہ انتقال فرما گئی ہیں۔ ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! حج کے موقع پر بھی پاکستانی شہید ہوئے ہیں۔ ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر ایوان میں سابقہ ممبر محترمہ کنیز فاطمہ اور حج کے موقع پر شہید ہونے والے حاجیوں کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

پوائنٹ آف آرڈر

اراکین کو استحقاق کے مطابق ادویات نہ ملنے کا معاملہ

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا صاحب!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ آپ Punjab Parliamentary Privileges کی کتاب لے لیں۔ اس کے صفحہ 122 پر چلے جائیں اس پر کلاز 8 ہے کہ:

Medical facilities: A Member shall be entitled, for himself and for his parents, spouse, real and step sons and daughters, wholly dependent upon him, to free indoor and outdoor medical facilities of the standard admissible to a Class-I Officer of the Government. Provided that an ex-member of the Assembly shall also be entitled to free indoor and outdoor medical facilities of the same standards.

جناب سپیکر! issue یہ ہے کہ آپ نے بڑا ambitious قسم کا پروگرام دیا تھا کہ جہاں پر آپ کہیں گے کہ یہ دیکھا جائے گا۔ مگر unfortunately جتنے بھی یہ ممبران ہیں، معلوم نہیں گورنمنٹ کے ممبران کو شاید میڈیسن ملی ہو۔ There is no positive response from either the Health Department or the Hospital to provide the medicines اگر میں نے میڈیسن لی تھی تو وہ مجھے غلط دے دی ہے۔ which could also failed my kidneys میرا دوسرا بڑا important issue ہے کہ یہ جو پیسے دیتے ہیں یہ زکوٰۃ کے پیسوں سے ہمیں دوائی دیتے ہیں۔ We are not entitled for that Zakat میرا یہ issue ہے کہ this matter is very serious اور یہ اس اکاؤنٹ سے دے رہے ہیں اور دوسرا میڈیسن نہیں مل رہیں۔ اگر آپ ممبران کو میڈیسن نہیں دے سکتے تو آپ غریب عوام کو صرف ڈسپرین بھی نہیں دے سکتے۔
This is an inefficient attitude of the Health Secretary.

جناب ڈپٹی سپیکر: راناصاحب! یہ بات آپ surety سے فرمارہے ہیں کہ یہ زکوٰۃ کے پیسوں سے دے رہے ہیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! اس کی انکوائری کریں۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! پچھلے پانچ سات سال سے یہ سارا پیساز کوٰۃ سے آرہا ہے۔ اس میں بالکل ایسی بات نہیں ہے۔ آپ کے عملہ والے ہی کہہ رہے ہیں کہ یہ زکوٰۃ کے پیسوں سے آتی ہیں۔ زکوٰۃ کے پیسے ختم ہوئے ہوئے ہیں۔ اب یہ رمضان میں ہی آئے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راناصاحب! آپ بات مکمل کریں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! ایک پروسیجر ہوتا ہے۔ یہ سرکاری آفیسر زکام ہو جائے تو علاج کے لئے لندن چلے جاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میرا بیٹا بیمار ہے تو اس کو لے جاتے ہیں۔ ہم تو یہ کہہ ہی نہیں رہے۔ ہم یہ کہہ رہے ہیں جو ہماری prescribed medicine ہے۔ اگر available نہیں ہے تو ہم اس کو لے لیتے ہیں۔ آپ reimburse کرتے ہیں۔ reimbursement کے لئے سیکرٹری صاحب یہاں سے allow کر کے بھیجتے ہیں تو وہ سیکرٹری نہیں دیتا۔ So, this matter should be referred to the Committee ہم وہاں ثابت کریں گے کہ یہ کر کیا رہے ہیں

اور یہ میڈیسن دے نہیں رہے۔ وہ سیکرٹری صاحب بھی شاید انگریزوں کی آخری نشانی ہیں۔ ان کا colonial attitude ہے۔ یہ بھی ادھر آئیں گے تو ہم بھی وہاں اپنا case plead کریں گے یہاں تو بات ہی ختم ہو جائے گی۔ I would request you to refer this matter to the Committee آپ نے جو کرنا ہے کریں۔ ہم وہاں اپنی بات کریں گے۔ اگر کسی ممبر کو میری بات پر اعتراض ہے تو وہ کھڑا ہو کر بتائے کہ میں غلط کہہ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر پارلیمانی امور! آپ زکوۃ والے issue پر وضاحت فرما دیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! آپ مجھے دس منٹ دیں تو میں سارا معاملہ چیک کر لوں گا۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں فنانس اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے معلومات لے لیتا ہوں۔ میں نے آج تک خود سرکاری میڈیسن نہیں لی ہے۔ اس لئے مجھے معلوم نہیں ہے کہ وہ کہاں سے ملتی ہے اور کیسے آتی ہے۔ اس لئے جو ممبران لیتے ہیں ان کو معلوم ہو گا۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ تو خود دوائیاں بناتے ہیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ہم خود دوائیاں بناتے ہیں تو اپنی دوائی استعمال کر لیتے ہیں۔ میں نے صرف یہ کہا ہے کہ مجھے دس منٹ دے دیں۔ میں ابھی ڈیپارٹمنٹ سے معلوم کر کے بتا دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم ابھی اس کا حل نکالتے ہیں۔ یہاں پر last time بھی یہ point رانا آفتاب احمد خان صاحب نے raise کیا تھا۔ ہم نے یہاں پر ruling دی اس کے باوجود یہاں پر اتنی negligence ہے تو یہ برداشت نہیں ہو گی۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ کسی بھی معزز ممبر کی جو entitlement ہے وہ ان کو ملنی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ جو point اٹھایا گیا ہے۔ یہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور Punjab Privileges Members Act, 1974 کے Section-8 کی واضح طور پر خلاف ورزی ہے۔ اس کے ذمہ داران کا تعین کیا جائے۔ یہ تعین ہر حال میں ہونا چاہئے لہٰذا میں اس پوائنٹ آف آرڈر کو بطور تحریک استحقاق

take up کرتا ہوں۔ میں اس معاملہ کو سپیشل کمیٹی نمبر۔1 کو refer کرتا ہوں۔ وزیر پارلیمانی امور! اس کی ایک ہفتہ میں رپورٹ آنی چاہئے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جی، ٹھیک ہے۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! یہ بہت بڑا issue ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ معاملہ سپیشل کمیٹی کو refer کر دیا گیا ہے۔ آپ ایک ہفتہ انتظار کر لیں۔

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! یہ جان بوجھ کر کرتے ہیں۔ اس میں ہمارے منسٹر صاحب کا گناہ نہیں ہے۔ یہ بہت بڑا issue ہے۔ یہ ہماری اور اس پورے ہاؤس کی بہت بڑی تضحیک ہے۔ یہ ایک ایک ممبر کی تضحیک ہے۔ ان کو سزا دی جانی چاہئے جنہوں نے یہ blunder کیا ہے۔ اگر ہم اپنا تحفظ نہیں کر سکتے اور ہمیں عزت نہیں مل سکتی تو پھر یہ بتائیں کہ یہ بیوروکریٹ ہمیں ذلیل و رسوا کرنے والے کون ہوتے ہیں۔ اس پر ایکشن لیں یہ بہت ضروری ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس پر ضرور ایکشن لیا جائے گا۔ جنہوں نے غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کیا ہے اس کے خلاف بالکل ایکشن لیا جائے گا۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا پوائنٹ آف آرڈر اسی سے related ہے؟ جی میاں صاحب!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! شکریہ۔ کل 21 تاریخ کو پورے پاکستان میں honest to God میں پوری ذمہ داری سے on the floor of the house کہہ رہا ہوں ہمارے political workers سب نے پرامن احتجاج کیا۔ کیونکہ ہم اس جماعت اور اس قائد کے follower ہیں جو اس پاکستان میں تعمیر و ترقی کا ضامن ہے۔ ہمارے تقریباً 100 سے زیادہ کارکن گرفتار ہوئے اور تقریباً 100 سے زیادہ ہمارے اوپر FIR ہوئی ہیں۔ اپنے ہی پاکستان میں ہمارے اوپر فلسطینیوں والا ظلم ڈھائے جا رہے ہیں کتنی خوفناک بات ہے۔ کیا ہم پاکستان کے شہری نہیں ہیں کیا ہمیں constitution کا article19 ہمیں یہ freedom نہیں دیتا article 16,17 ہمیں freedom نہیں دیتا ہم ہمیشہ یہ آپ سے بات کرتے ہیں یا تو declare کر دیں کہ یہ جو اپوزیشن اور پی ٹی آئی والے پاکستان کے شہری نہیں ہیں قیدی نمبر 804 پاکستان کا شہری نہیں ہے۔ یہ ظلم و ستم جو آج

ڈھائے جا رہے ہیں میں آپ کو پوری ذمہ داری سے on the floor of the house کہتا ہوں کہ یہ چند دن کی بات ہے ان شاء اللہ تعالیٰ یہ ادھر ہوں گے اور ہم ادھر ہوں گے۔ یہ روایت جو ڈالی جا رہی ہے یہ کوئی اچھی روایت نہیں ہے۔ ہم نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ two wrong not make one right عرض یہ ہے کہ ماضی میں غلطیاں ہوئی ہوں گی یہ پچھلے 40 سال سے اس پنجاب کے اوپر مسلط ہیں۔ خدا کا خوف کریں آج سوشل میڈیا کا دور ہے اگر پر امن احتجاج ہو رہے ہیں تو ان کو آپ bulldoze کر کے پوری دنیا کے اندر کیا massage دے رہے ہیں۔ آپ کا پرائم منسٹر چائنہ میں گیا ہے تو وہاں کے ایک ڈپٹی چیئرمین نے آپ کے پرائم منسٹر کو receive کیا انہی کے ڈپٹی چیئرمین نے کیوں receive کیا؟ کیونکہ آپ کے ملک کے اندر political stability نہیں ہے۔ تو اگر آپ یہ massage دے رہے ہیں تو اس massage سے آپ کے ملک میں investment کہاں سے آئے گی آپ کو loan کون دے گا یہاں آ کر کاروبار کون کرے گا؟ آپ یہاں dictatorship لانا چاہتے ہیں تو آپ کی مرضی ہے آپ سے صرف یہ عرض کروں گا کہ براہ مہربانی یہاں منسٹر صاحب بیٹھے ہیں ان رویوں سے اس ملک کی تباہی و بربادی ہو رہی ہے ان رویوں سے اس ملک کا پوری دنیا کے اندر image خراب ہو رہا ہے تو خدارا ہوش کے ناخن لیں اور اس طرح کے attitude اور ہمارے جو بے گناہ کارکن پکڑے ہوئے ہیں ان کے لئے آپ آرڈر کریں کہ ان کو رہا کیا جائے اور FIRs کو ختم کیا جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبرز حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ بازی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میاں صاحب آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ شیخ صاحب خاموشی اختیار کریں پلیز شیخ صاحب ہاؤس کے ڈیکورم کا بھی دھیان کریں۔ جی سجاد صاحب!

جناب سجاد احمد: جناب سپیکر! میں آپ کی اور ہاؤس کی توجہ دلوانا چاہتا ہوں کہ ہم جو اس بجٹ پر بحث کر رہے ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ ساؤتھ پنجاب میں پچھلی گورنمنٹ کی طرف سے وہاں پر آفس بنائے گئے۔ ساؤتھ پنجاب کو ڈویلپمنٹ میں کافی خاص حصہ ملا تھا میری گزارش یہ ہے کہ ہم یہ جو بجٹ کی کتابیں پڑھ رہے ہیں اس میں ساؤتھ پنجاب کا کوئی خاص حصہ نہیں رکھا جا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے کل بھی اس پر بات کی تھی۔

جناب سجاد احمد: جناب سپیکر! میں نے صرف دو منٹ اس پر بہت ضروری بات کرنی ہے آپ میری بات سن لیں۔ جیسے NFC Award آرہا ہے۔ آپ یہ دیکھیں کہ جو jobs کا حصہ ہے آبادی کے حساب سے ہر ضلع میں ان کو حصہ دینا چاہئے یہ صرف لاہور اور باقی اس کے surrounding میں jobs دیتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں اسی طرح جتنی jobs کا حصہ خواہ وہ وفاق میں ہو یا پنجاب میں ہمارے پنجاب کے جتنے بچے ہیں ان کو ہر ضلع کے حساب سے اور اس کی آبادی کے حساب سے ہمیں صوبائی جتنی بھی jobs ہیں اور CSS میں حصہ ملنا چاہئے۔ ہماری ساؤتھ کی صورتحال یہ ہے کہ ہمارے لوگ اپنے وڈیروں، اپنے نمبرداروں سے اپنے مخدوموں سے رئیسوں سے بڑے بڑے تمن داروں کے پاس جاتے ہیں ان کے گھٹنوں کو ہاتھ لگاتے ہیں پھر جا کے وہ کسی تھانے یا کسی جگہ پر ان کی بات سنائی دیتی ہے۔ جب تک ہمارے لوگوں کو اگر ڈویلپمنٹ نہیں دیتے تو ہمیں ہماری نوکریوں کا حصہ دیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ بازی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House please

جناب سجاد احمد: جناب سپیکر! صرف آخر میں ایک منٹ میں، میں اپنی بات مکمل کر رہا ہوں کہ اگر ہمیں jobs کا حصہ مل جائے گا تو ہمارا ان کے ڈیروں پر جانے کے بجائے ہمارے اپنے بچے فوج میں ہوں گے ہمارے اپنے بچے پولیس میں ہوں گے ہمارے اپنے بچے سی ایس پی آفیسر ہوں گے۔ یہ جتنے وڈیرے ہیں یہ نہ تو تعلیم کو آگے جانے دے رہے ہیں نہ ہی یہ سسٹم کو بدلنے دے رہے ہیں اگر ہمیں یہ صوبہ بنا کر دیا جائے تو آپ کا احسان ہو گا۔ یہاں پر پاکستان پیپلز پارٹی اور ن لیگ کے ممبرز اس ہاؤس میں موجود ہیں یہ ساری جماعتیں مل کر اس ہاؤس میں ایک قرارداد پیش کریں اور ساؤتھ کو ایک صوبہ بنایا جائے اگر وہ جلدی نہیں بن سکتا تو کم از کم ہمارے بچوں کے مستقبل کے لئے ہماری jobs میں تو کم از کم فی الفور حصہ دیا جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی بلال صاحب!

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ایک چیز clear کرنا چاہتا ہوں میں یہ بہت ذکر سنتا ہوں قیدی نمبر 804 تو میں نے اڈیالہ جیل سے اپنے ذرائع سے معلوم کیا وہاں پر قیدی نمبر 804 جو ہے وہ ایک پوڈری ہے ان سے میری گزارش ہے کہ ان کا نمبر پتا کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: No cross talk please

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! میں ان کی تصحیح کے لئے بات کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس طرح نہیں کریں آپ چیئر سے بات کریں۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہ رہا ہوں کہ جو اڈیالہ جیل کا قیدی نمبر 804 ہے وہ ایک منشیات فروش پوڈری جو اس وقت وہاں پر زیر حراست ہے یہ بار بار اسمبلی میں قیدی نمبر 804 کا ذکر کرتے ہیں ان کو کہیں پہلے اس کا نمبر تو پتا کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بلال صاحب آپ تشریف رکھیں۔ No cross talk please ملک وحید صاحب تشریف رکھیں جی وزیر پارلیمانی امور!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ بجٹ سیشن ہے اس پر میری درخواست ہوگی کہ پوائنٹ آف آرڈر نہ لئے جائیں آپ کی مہربانی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ ہمارے لوگ بجٹ ڈسکشن میں participate کر سکیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ point scoring کے لئے یہاں پر کھڑے ہو جاتے ہیں یہ جیلوں میں جانا ہم نے تو نہیں ان پر کوئی کیس بنایا ان کے اپنے 9۔ مئی کے کرتوت جو تھے جنہوں نے ان پر کیس بنایا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ شیخ صاحب ہر ایک منٹ بعد کھڑے ہو جاتے ہیں منسٹر صاحب بات کر رہے ہیں اس طرح نہ کریں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ان میں بات سننے کا حوصلہ نہیں ہے ان کی تربیت نہیں ہے۔ 9۔ مئی کو ان کے لوگ جو اندر گئے ہیں وہ کیس ہم نے نہیں بنائے جنہوں نے بنائے ہیں میں نے اس دن بھی بتایا تھا کہ ابا ابا ہی ہوندا ہے جد وا بے نال پنگا

لوگے ابادسے گا جرنل باجوہ نوں اسی نیں ابا کہیا، قیدی نمبر 804 نوں تے اے سارے ای ابا بنائے بیٹھے فیر ایناں نوں لگ پتا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House please

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! کوئی ان کی گرفتاری نہیں ہوتی صرف point scoring کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں یہاں پر اب یہ کہہ رہے ہیں کہ جی روایات ہم غلط ڈال رہے ہیں جو انہوں نے اس اسمبلی میں روایات ڈالی تھیں اس اسمبلی کے اس floor پر non members نے آکر ممبرز کو مارا ہوا ہے۔ آپ بھی اس اسمبلی کے ممبر تھے جو ان کے آج پارٹی کے president بنے ہوئے ہیں۔ پرویز الٰہی جو پنجاب کا سب سے بڑا ڈاکو اور لوٹا اس نے یہاں پر ہمارے ممبرز کو مار پڑوائی وہاں سے لوگ ٹاپ ٹاپ کر ان galleries سے اندر آئے اور انہوں نے یہاں پر آکر جو کچھ کیا سب جانتے ہیں۔ ہم تو روایات ٹھیک کرنے والے لوگ ہیں اور ہماری تربیت بھی ایسی ہے کہ ہم ان کے خلاف کوئی cases نہیں بنا رہے باقی ان کا کوئی شخص پکڑا نہیں جاتا بس یہاں آکر صرف کہتے ہیں جی ہمارے اوپر یہ ہو گیا اور ہمارے اوپر وہ ہو گیا تو میں انہیں کہنا چاہتا ہوں کہ "او پئی گل سنو!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ انہیں مخاطب نہ کریں بلکہ chair کو address کریں۔

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ پچھلے سالوں میں جو کچھ ہمارے ساتھ ہوتا رہا ہم ان کی طرح نہ روئے تھے اور نہ شور ڈالا۔ ہم نے ان کے عمران نیازی ڈاکو کی جو سویلین آمریت تھی اسے جوتی کی نوک پر رکھا ہوا تھا اور میں پھر انہیں کہہ رہا ہوں کہ ہم نے ان پر کوئی case نہیں بنوائے جنہوں نے بنائے ہیں ان سے جا کر معافی مانگ لو۔ جنہوں نے case بنائے ہیں معافی مانگو اور معافی مانگنا چاہتے ہو کیونکہ یہاں پر کئی لوگ معافی مانگ کر آئے بھی ہیں اور اسی اسمبلی میں اسی floor پر بیٹھے ہیں جو معافی مانگ کر آئے ہیں اور باقی بھی آئیں گے۔ جب معافی مانگیں گے تو باہر آئیں گے۔ بات یہ ہے کہ پنجابی میں کہتے ہیں ناں کہ "مینوں اینہاں دا کوئی پار نہی اے گا تے سانوں کوئی بھار نہیں۔ ایہہ ایتھے آکے بیٹھ جان تے جیہڑیاں اینہاں نیں

جیلاں ساڈے تے پانیاں نیں پادن۔ اسیں اینہاں دیاں ہتھ کڑیاں وی ویکھ لیاں اینہاں دیاں جیلاں وی ویکھ لیاں تے اسیں اونوں جوتی دی نوک تے رکھ دے آں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ان کا یہ کوئی طریقہ نہیں ہے جب اٹھتے ہیں point scoring, point scoring اب یہ چاہتے ہیں کہ ہم بھی ان پر case بنائیں جیسے انہوں نے ہمارے اوپر جھوٹے case بنائے، ہماری لیڈر شپ پر case بنائے۔ اب یہ بار بار ہمیں provoke کرتے ہیں کہ ہم ان پر case بنائیں اور انہیں اندر بھیجیں تو فی الحال ہمارا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے باقی بات یہ ہے کہ اگر یہ حدیں پار کریں گے تو ظاہر ہے کہ قانون حرکت میں آئے گا تو پھر قانون اپنا پورا راستہ لے گا۔ سپیکر صاحب آپ سے گزارش ہے کہ یہ بجٹ سیشن ہے تو اس ایجنڈے کے مطابق اجلاس کو چلایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل اسی طرح کرتے ہیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! I am on point of clarification

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ بات کو detract کرتے ہیں کہ ایک فاضل ممبر نے issue raise کیا ہے کہ ہمارے کارکنوں پر بے گناہ اور جھوٹے مقدمات درج کئے گئے ہیں۔ میرے پاس 22 ایف آئی آرز ہیں جو کل کی تاریخ کی ہیں اور گرفتاریاں کر رہے ہیں۔ آپ نے یہاں پر ruling دی تھی اور منسٹر صاحب نے assurance دی تھی کہ آپ پرامن احتجاج کر سکتے ہیں under the Constitution of Islamic Republic of Pakistan اور Articles کا بھی reference دیا تھا۔ ہمارے issues تھے کہ اگر کوئی untoward incident ہوا ہے تو اس پر یہی لکھا ہے کہ یہ اپنے ڈیرے پر نعرے لگا رہے تھے۔ ایک چار دیواری ہے اور اگر آپ بھی نعرے لگا رہے ہیں اور ہم بھی نعرے لگا رہے ہیں تو پھر آپ ادھر ہی پرچہ دے سکتے ہیں۔ اگر peaceful demonstration, peaceful assembly or peaceful association of members ہو جاتی ہے تو this is not a violation of the law آپ نے اس پولیس کو پولیس فورس کی بجائے پرائیویٹ فورس بنایا ہوا ہے جس کا نقصان کل آپ کو بھی ہو گا اس لئے آپ اپنے

راستے کا تعین کریں۔ میں یہ نہیں کہہ رہا بلکہ انہوں نے کہا کہ 9۔ مئی لے آتے ہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ یہ ایف آئی آرز تو 21۔ جون 2024 کی ہیں جو آپ نے درج کروائی ہیں اور سب پر دی ہوئی ہیں تو آپ اس کا proper جواب دے دیں۔ میرا سوال یہ نہیں ہے کہ اگر unlawful Assembly ہے ہمارے فاضل رکن بھٹی صاحب آج اُن کی bail confirm ہونی تھی تو وہاں 11 ایس ایچ اوز، 3 ڈی ایس پی، 6 ایس پی کھڑے ہیں۔ Bail confirm ہو گئی ہے اور پھر harass کرنے کے لئے یہ لوگ آئے ہیں تو یہ رویہ درست نہیں ہے۔ وزیر موصوف فرما رہے تھے کہ ہم نے بڑی جیلیں دیکھی ہیں تو میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے 13 دفعہ جیل دیکھی ہے۔ میں نے وزارت سے بھی استعفیٰ دیا ہوا ہے اور میں نے صدارت سے بھی استعفیٰ دیا ہوا ہے۔ میں political worker ہوں don't try to teach us that what is politics میں اپنے کسی بڑے دادا کے نام پر یہاں نہیں آیا تھا as a political worker ہم آئے ہیں, we stand with Imran Khan اور ان شاء اللہ ہم اس کے ساتھ کھڑے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! آپ کی بات اس حد تک بالکل ٹھیک ہے کہ being as a political worker پر امن احتجاج ہر political party کا اور worker کا حق ہے لیکن اگر اس میں کوئی انتشار پھیلانے والے شامل ہو جاتے ہیں تو پھر state اس کے اوپر ایکشن لیتی ہے۔ اگر انتشار پھیلانے والے ہوں تو state انہیں identify کرتی ہے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! رانا آفتاب صاحب محترم ہیں اور میرے بڑے بھائی ہیں اور یہ واقعی ایک political worker ہیں جو کہ political struggle کر کے یہاں تک آئے ہیں یہ اور بات ہے کہ یہ "لوٹے" ہیں۔ پہلے پیپلز پارٹی میں ہوتے تھے اور اب یہ پی ٹی آئی میں چلے گئے ہیں۔ رانا صاحب جو بات کر رہے ہیں کہ ایف آئی آرز ہوئی ہیں تو انہیں بھی پتا ہے کہ سیکشن 144 کا اطلاق ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن نے کیا تھا۔ اگر یہ ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن سے اجازت لے کر کہیں بھی اپنا جلسہ یا احتجاج کرنا چاہتے ہیں تو اگر انہیں اجازت ملتی ہے تو یہ بے شک کریں جس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 2024-25 پر عام بحث (۔۔۔جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: آج بڑا اہم دن ہے اور بجٹ کے اوپر discussion ہے تو آج تیسرے دن بھی سالانہ بجٹ 2024-25 پر بحث جاری رہے گی جو معزز اراکین اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں اور اپنے نام نہیں بجھوا سکے تو وہ اپنے نام تاریخ کے ساتھ سیکرٹری اسمبلی کو بجھوا دیں۔ میں اب دعوت دیتا ہوں میجر اقبال خٹک صاحب کو۔ جی، میجر صاحب!

جناب محمد اقبال: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ میں سب سے پہلے تو اپنے منسٹر صاحب کو جواب دوں گا کہ انہوں نے کہا کہ اگر آپ کو اجازت مل جائے تو اس صورت میں پر امن احتجاج کر سکتے ہیں۔ اس کا reference میں یہ دوں گا کہ 4 اپریل کو ہمارے پاس پوری اجازت تھی اور ہم پریس کلب میں گئے تو بغیر کسی activity کے تقریباً 17 بندوں پر پرچے ہو گئے تھے جن میں میرا نام بھی شامل تھا۔ یہ جس حساب سے بات کر رہے ہیں کہ ہماری پولیس اس حد تک بے لگام ہو چکی ہے کہ ان کا جس وقت دل کرے ایک پرچے کو seal کر کے آپ کے پاس لے آئیں گے کہ یہ آپ کے خلاف پرچہ درج ہو چکا ہے اور اب آپ اسے بھگتو۔ So this needs to be harnessed اگر یہ چلتا رہا تو یہ صرف ہمارے لئے نہیں ہو گا کیونکہ آج ہم اس طرف بیٹھے ہوئے ہیں اور اگلی مرتبہ آپ یہاں بیٹھے ہوئے ہوں گے اور یہ زیادتی ہمیشہ ہوتی رہے گی۔

جناب سپیکر! ہر سال بہت سارے لوگ اس انتظار میں ہوتے ہیں کہ بجٹ پیش ہو رہا ہے جس میں ہمیں کوئی ریلیف ملے گا۔ خاص طور پر غریب تنخواہ دار لوگ جن کا گزر بسر ہی اسی پر ہوتا ہے but unfortunately پچھلے سالوں کی طرح اس سال کے بجٹ کے متعلق میں یہی کہوں گا کہ یہ words کی jugglery ہے۔ یہ وقت ہے کہ ہم اپنے بجٹ کے اہداف اس کے مطابق رکھیں کہ جہاں پر ہمارا ملک پاکستان کشکول لے کر مختلف فورم پر جانے کی بجائے دینے والے ممالک میں شامل ہو جائے۔ ہم بات تو austerity measures کی کرتے ہیں لیکن اس کی طرف ہم ایک step بھی نہیں لیتے today is the time جس طرح ہم کہتے ہیں کہ A journey of a thousand miles begins with a single step. Now, let's take a step and

get the decision اور ہم اسی اسمبلی کے floor پر یہ decide کرتے ہیں کہ آج کے بعد ہم نے جتنے بھی پیسے بجٹ میں مختص کئے ہیں انہیں curtail کریں اور اس کے بعد اپنے قرضوں میں دے دیں۔ اگر آج بھی میرے گورنر صاحب کے گھر میں چار VVIP guest rooms بنانے کی ضرورت ہے تو مجھے سمجھ نہیں آتی۔ خیر مجھے تو کبھی موقع ہی نہیں ملا کہ میں گورنر ہاؤس کو دیکھ سکوں اور اللہ کرے کہ میں کبھی دیکھ سکوں۔ اگر اس کے اندر پہلے سے کوئی guest rooms موجود نہیں ہیں پھر تو بنائے جائیں۔ اگر پہلے سے موجود ہیں تو چار further guest rooms بنانے کی کیا ضرورت ہے جس کی مجھے سمجھ نہیں آتی اور اس کے لئے بھی 85 کروڑ روپے غالباً مختص کئے گئے ہیں۔ اس سے صوبے کے کم از کم 6/5 ہسپتالوں میں کوئی دو چار ایکسرے مشینیں اور باقی ساری چیزیں آ سکتی ہیں۔ میں اس اسمبلی سے request کروں گا کہ please sir ان کو address کیا جائے تاکہ لوگوں کو کوئی تھوڑی بہت سہولت ملے۔

جناب سپیکر! میری ایک suggestion ہے کہ اگر ممکن ہو تو ایسے کریں کہ ہمارے جو ڈپٹی کمشنر صاحبان ہیں اور اسسٹنٹ کمشنر صاحبان کو یہاں پر بٹھایا جائے اگر decisions انہوں نے لینے ہیں۔ میں اپنے میانوالی حلقے کی مثال دوں گا کہ ہم وہاں سے دو ایم این ایز اور چار ایم پی ایز جیت کر آئے ہیں وہاں پر جو ڈسٹرکٹ کمیٹی ہے اُس کے اندر انہوں نے اُن 5 فیصد لوگوں کو ڈال دیا جنہوں نے 5 فیصد ووٹ لئے ہیں۔ مجھے اس بجٹ میں جو تھوڑا بہت ملا ہے اُس کا وہی لوگ فیصلہ کریں گے، وہ فیصلہ ڈپٹی کمشنر کرے گا۔ ہم نے ان بیوروکریسی کو اس حد تک منہ زور کر دیا ہے کہ وہ آپ کو ملنے کے لئے بھی تیار نہیں ہوتے۔ میں دو مرتبہ ڈپٹی کمشنر تک approach کر چکا ہوں لیکن وہ مجھے نہیں ملا۔ اسی طرح DPOs کا حال ہے۔ ان تمام لوگوں کو اپنے اپنے دائرہ کار کے اندر insert کیا جائے۔ یہاں پر جو ہم ایک لفظ استعمال کر رہے ہوتے ہیں کہ "اس معزز ایوان کو" مجھے تو یہ معزز ایوان نہیں لگتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر سی اینڈ ڈبلیو! معزز ممبر تقریر کر رہے ہیں اور آپ interrupt کر رہے ہیں۔ جی، میجر صاحب!

جناب محمد اقبال: جناب سپیکر! اس بجٹ میں جو وسائل کی تقسیم ہوئی ہے اس میں مجھے سراسر ناانصافی نظر آ رہی ہے۔ جس طرح اس صوبے کو NFC ایوارڈ ملتا ہے وہ اس کی آبادی کے مطابق اور ڈویلپمنٹ کے وسائل کے حساب سے ملتا ہے۔ جب میں اپنے ضلع میانوالی اور اپنی تحصیل کو دیکھتا ہوں تو وہ شاید پاکستان کی سب سے پسماندہ تحصیل ہو گی اُس کے لئے جتنا بجٹ allocate کیا گیا ہے میرے خیال میں وہ آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ حالانکہ میری تحصیل سے اس وقت بھی کم از کم دس قسم کے mines نکل رہے ہیں۔ نہ تو اس کی مجھے کوئی royalty مل رہی ہے، نہ مجھے production bonus مل رہا ہے اور نہ مجھے اس کا CSR فنڈ مل رہا ہے۔ ہماری ایک پٹرولیم کمپنی ہے جنہوں نے پچھلے پانچ سالوں سے ایک پیسا بھی اس علاقے میں نہیں لگایا ہے۔ وہ سارے کا سارا فنڈ ڈپٹی کمشنر عزت مآب کے پاس پڑا ہوا ہے اور وہ اس پر سانپ کی طرح بیٹھا ہے۔ اس کے پاس بہانہ کیا ہے کہ ابھی میرے پاس ٹائم ہی نہیں ہے، ابھی representative نہیں ہے۔ اگر یہ تمام چیزیں خدانخواستہ قانون کے اندر hitch بھی ہے تو اس کو address کیا جائے بجائے آپ اس پیسے کے اوپر بیٹھ جائیں۔ میں حکومت سے گزارش کروں گا کہ میں لاہور کی یا بڑے شہروں کی بات کر رہا ہوں آپ نے جو یہاں بجٹ allocate کیا ہے same budget میرے پسماندہ علاقے کو بھی دیا جائے۔

جناب سپیکر! ٹرانسپورٹ کے لئے کافی سارا پیسا allocate ہو رہا ہے۔ لاہور میں کافی ساری بسیں چلی تھیں جس میں ملتان شامل تھا، راولپنڈی شامل تھا۔ میں کہتا ہوں کہ یہ سب شہر میرے ہیں اور یہ پورا پاکستان ہمارا ہے اس لئے ملک کے ہر حصے میں ترقی ہونی چاہئے لیکن کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ جو سرگودھا ہے، خوشاب ہے، بھکر ہے، میانوالی ہے اور اٹک ہے اُس کے اندر کوئی ایک بس بھی allocate ہوئی ہے؟ کیا وہاں کے لوگ اس ملک کے حصے دار نہیں ہیں؟ کیا وہاں کے لوگوں کا اس ملک کے وسائل کے اوپر کوئی حق نہیں ہے؟ کم از کم وہاں پر جو میری بچیاں ہیں خصوصی طور پر عیسیٰ خیل سے لے کر پپلاں والی سائیڈ سے لے کر یا واں بھچراں والی سائیڈ سے لے کر اُن کو کوئی سکول بسیں ہی دے دی جائیں تاکہ وہ بچیاں اس میں سفر کریں اور باعزت طریقے سے یونیورسٹی سے گھر چلی جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میجر صاحب! پلیز، wind up کریں۔ آپ کے آٹھ منٹ ہو گئے ہیں۔

جناب محمد اقبال: نہیں سر، کہاں آٹھ منٹ ہو گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میری تمام معزز ممبران سے یہ گزارش بھی ہے کہ جو بھی اس budget speech میں حصہ لیں گے وہ پانچ منٹ کی limit میں ہی بات کریں گے۔

جناب محمد اقبال: جناب سپیکر! مجھے دو منٹ دے دیں میں اسی میں بات مکمل کرتا ہوں۔ ایک بین الصوبائی روڈ ہے کالا باغ شکر درا وہ پچھلے دو اڑھائی سالوں سے اسی طرح پڑا ہے اور اس کا جو total undeveloped area ہے یا ongoing scheme ہے اس کے لئے ایک روپیہ بھی نہیں ملا۔ آئے روز اس روڈ پر حادثات ہوتے ہیں، یہ کل 6 کلو میٹر کا patch ہے۔ میں منسٹر سی اینڈ ڈبلیو سے گزارش کروں گا کہ اگر اس میں تھوڑے بہت پیسے رکھ سکیں، ابھی تک تو انہوں نے رکھے نہیں ہیں اگر کسی بھی وقت، کسی طریقے سے رکھ سکیں تو اس کے لئے کچھ کام کر لیں۔

جناب سپیکر! میرا علاقہ عیسیٰ خیل چونکہ پہاڑی علاقہ ہے۔ آگے مون سون کی بارشیں شروع ہو رہی ہیں تو اِن شاء اللہ آپ ہفتے دس دنوں کے بعد سنیں گے کہ وہاں کے آدھے سے زیادہ گاؤں پانی کے اندر بہہ گئے ہیں۔ وہاں ان کے لئے proper بند بنائے جائیں تاکہ لوگوں کو تکلیف نہ ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میجر صاحب! صرف آدھ منٹ میں اپنی بات مکمل کریں۔

جناب محمد اقبال: جناب سپیکر! میرے علاقے میں صاف پانی نہیں ہے، میرے ہسپتالوں میں ڈاکٹرز نہیں ہیں، میرے پاس ٹراما سنٹر نہیں ہے۔ عیسیٰ خیل انٹر چینج پر کام کیا جائے۔ ماڑی پٹرولیم جو وہاں کام کر رہی ہے وہ میرے لوکل افراد کو کسی بھی قسم کی ملازمت دینے کی اجازت نہیں دے رہی اور باہر سے لوگ رکھ رہی ہے جو کہ constitutional mistake ہے۔ بے نظیر انکم سپورٹس پروگرام جو زبردست چل رہا ہے اس کو ہونا چاہئے لیکن جس بے دردی سے بے نظیر انکم سپورٹس پروگرام کو اس کے ذمہ دار بہت برے طریقے سے استعمال کر رہے ہیں۔ پچھلی گورنمنٹ میں جتنے بھی پنجاب کے ملازمین تھے ان کی leave encashment کینسل کر دی تھی۔ سپیکر صاحب نے ان لوگوں کے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ اگلے بجٹ میں ہم آپ کی leave encashment آپ کو دیں گے لیکن یہ بجٹ بھی چلا گیا ابھی تک ان لوگوں کا مسئلہ حل نہیں ہوا۔ ان لوگوں کے ساتھ زیادتی نہ کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میجر صاحب! آپ کا بہت شکریہ۔ شعیب صدیقی صاحب!

جناب محمد شعیب صدیقی: نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو صحرا میں چلنے والی چیونٹی کی آہٹ کو بھی سنتا ہے اور درود و سلام حضرت محمد ﷺ پر جنہوں نے انسان کو انسان کی غلامی سے نجات دلائی۔

جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے 25-2024 کے بجٹ پر مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ اس سے پہلے کہ میں بجٹ کی تقریر شروع کروں میں چند الفاظ اپوزیشن کے دوستوں کے لئے کہنا چاہوں گا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو تم دنیا کے اندر بوگے وہ تم دنیا میں بھی کاٹو گے اور آخرت میں بھی۔ یہ صرف چند ماہ پہلے چلے جائیں جب انہوں نے اقتدار کے ایوانوں میں بیٹھ کر ایک مہینے کے اندر پانچ سے زیادہ دہشت گردی کے پرچے میرے اوپر کرائے، ہمارے کاروبار کو مسمار کیا اور ہمارے دفاتر کو توڑا۔ انہوں نے جو ظلم و ستم کا بازار گرم کئے رکھا۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صدیقی صاحب! آپ پلیز بجٹ پر ہی رہیں۔ صرف پانچ منٹ کا وقت ہے جب آپ left, right جائیں گے تو پھر آپ اپنے حلقے کی بات نہیں کر پائیں گے۔ آپ اپنے حلقے کی نمائندگی کریں۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! یہ جو انہوں نے شور مچایا ہے اور بار بار قیدی نمبر 804۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہے تھے لیکن آپ کی تو budget speech شروع ہو چکی ہے اس لئے پلیز آپ بجٹ پر ہی رہیں۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! میں بجٹ کی تقریر شروع کرنے سے پہلے صرف اِن کو یہ کہوں گا کہ:

ہم سے الجھو گے تو اس دنیا میں چلو گے کیسے
ہم تو ہر ظلم کی دیوار گرا دیتے ہیں
نہ سر جھکا کر جیئے ہم نہ منہ چھپا کر جیئے
ستم گروں کی نظر سے نظر ملا کر جیئے
اب اگر ایک رات کم جیئے تو کم ہی سہی
یہی بہت ہے کہ ہم مشعلیں جلا کر جیئے

(نعرہ ہائے تحسین)

میں وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف صاحبہ، وزیر خزانہ مجتبیٰ شجاع الرحمٰن صاحب اور اُن کی تمام ٹیم کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد اور خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس مشکل حالات میں بھی 5446 بلین روپے کا عوام دوست بجٹ پیش کیا اور اِن شاء اللہ تعالیٰ یہ عوام کی امیدوں اور امنگوں کا بجٹ ہوگا۔ میاں نواز شریف صاحب کی ہدایت پر وزیر اعلیٰ محترمہ مریم نواز شریف کی قیادت میں جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن نے جو ٹیکس فری بجٹ پیش کیا ہے اس سے اس انتشاری ٹولے پر بجلیاں گر گئی ہیں۔ ہم نے غیر ملکی دشمن ایجنٹوں اور قوتوں کو اس بجٹ کے اندر مسمار کیا اور میں یہ بات کروں گا کہ یہ ہاؤس پنجاب کے رکھوالوں کا ہاؤس ہے۔ کہاں گیا ان کا وہ وسیم اکرم پلس؟ جس کی بدولت پنجاب خزانے کو نقصان پہنچا۔ وہ تو منصور اختر بھی ثابت نہیں ہوا۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: .please no cross talk اس طرح نہ کریں۔

جناب محمد شعیب صدیقی: وہ جو پوری میٹنگ attend کرتا تھا جہاں پر فیصلے کی بات ہوتی اور نیسپاک کی بات ہوتی تو وہ اس میٹنگ کے اندر فیصلے سمجھتا رہتا تھا۔ ہم اسے وزیر اعلیٰ نہیں لے کر آئے تھے ہم نے صوبہ پنجاب کی ترقی کی بات کی ہے اگر ہم نے اپنی الیکشن speech میں فری یونٹس دینے کے لئے کہا تھا تو میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں مریم نواز شریف صاحبہ کو کہ پہلی دفعہ انہوں نے اس صوبے کی نہ بلکہ پاکستان کی تاریخ کے اندر 100 یونٹس تک بجلی فری دینے کے لئے کہا، سولر سسٹم لگانے کے لئے کہا، یہ کسانوں کی بات کرتے ہیں تو کسانوں پر سیاست کرنے کی بات کی تو 75۔ارب روپے کسان کارڈ کے لئے جاری کیا جا رہا ہے جو نہ صرف اس کسان کے مسائل کو حل کرے گا جو صوبہ پنجاب کے اندر کسان ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے ان شاء اللہ تعالیٰ صوبہ پنجاب ترقی کرے گا۔ اس کے بعد 3۔ارب روپے کی لاگت سے جو new garments city کا قیام لایا جا رہا ہے یہ پاکستان میں نئے پاکستان کی بنیاد رکھے گا۔ IT city کا قیام، جو مریم نواز صاحبہ نے اس کی بنیاد رکھی تو نوجوانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔

جناب سپیکر!میں یہاں پر استحکام پاکستان پارٹی کی نمائندگی کر رہا ہوں جو ملک میں انصاف جمہوری اقتدار کی ترویج چاہتی ہے۔

خوشبو کسی تشہیر کی محتاج نہیں
سچا ہوں مگر اپنی وکالت نہیں کرتا

جناب سپیکر!کیا یہ خوش آئند نہیں کہ ہم نے کھیلوں کے لئے پنجاب کی زمین کو ایک پھلتا، پھولتا پنجاب declare کیا اور 7۔ارب روپے سے یہاں سکیم متعارف کرائی گئی۔ میرا حلقہ اس شہر لاہور کا سب سے پسماندہ ترین حلقہ ہے جہاں پر کچی آبادیاں موجود ہیں میں on the floor of the House یہاں پر کھڑا ہو کر آپ سے گزارش کروں گا کہ یہاں پر دس سال پہلے کچی آبادیوں کو مالکانہ حقوق دینے کا process شروع کیا گیا تھا جو اب روک دیا گیا ہے جو کچی آبادیوں کے لوگ وہاں پر موجود ہیں ان کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔ڈی جی کچی آبادی ،منسٹر صاحب لوکل گورنمنٹ اور ڈی جی ایل ڈی اے کو کہا جائے کہ فوری طور پر اس عملدرآمد کریں تاکہ لوگوں کی دعائیں حاصل کریں اور ان شاءاللہ تعالیٰ یہ اس حکومت کی کامیابی اور کامرانی کا باعث بنے گی۔ میرے حلقے میں 60 فیصد ریلوے کی کالونیاں آتی ہیں۔ بیشک ریلوے جو کہ وفاق کا ایک ادارہ ہے مگر یہاں پر جو لوگ رہنے والے ہیں انہوں نے صوبہ پنجاب کی حکومت کو ووٹ دیئے ہیں۔ ریلوے کے مسائل ہیں وہاں پر ریلوے کے سٹیڈیم موجود ہیں،وہاں ریلوے کے گراؤنڈز موجود ہیں اور پارکس موجود ہیں نہ صرف ان کو سرسبز اور شادات بنایا جائے بلکہ ان کھیلوں کے میدانوں کو آباد کیا جائے تاکہ اس ملک کے اندر نوجوانوں سے یہاں پر players پیدا کئے جا سکیں۔

جناب سپیکر!وسائل کی کمی اور مشکل ترین اقتصادی صورتحال کے باوجود ADP کے لئے 842۔ارب روپے مختص کئے گئے جس میں سوشل سیکٹر کے لئے 280۔ارب 65 کروڑ روپے، تعلیم کے لئے 669۔ارب 74 کروڑ روپے، 539۔ارب 15 کروڑ روپے، زراعت کے لئے 64۔ارب 60 کروڑ روپے، لائیوسٹاک کے لئے 9۔ارب روپے، infrastructure کے لئے 143۔ارب روپے اور سڑکوں کی بحالی کے لئے 135۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ پنجاب کی

تاریخ میں پہلی دفعہ 25 فیصد تک ملازمین کی تنخواہوں میں بنیادی اضافہ کیا گیا، پنشنز میں پہلی دفعہ 15 فیصد اضافہ کیا گیا۔100 دن کی اس حکومت میں جس طرح مریم نواز شریف صاحبہ نے متحرک ہو کر اس پورے صوبے کے اندر اپنی قابلیت اور اہلیت کے مطابق پنجاب کے ترقیاتی منصوبوں کو پروان چڑھایا ہے جس میں مفت ادویات، جس میں فیلڈ ہسپتال، جس میں Clinic on wheels جس میں فری وائی فائی، جس میں IT ٹریننگ پروگرام اور اپنا گھر اپنی چھت پروگرام دیا ہے 100 دن کے قلیل عرصے میں اس کی مثال کہیں نہیں ملتی۔ یہ پنجاب حکومت کی کارکردگی ہے جو آتے ساتھ ہی مشکل ترین حالات کے اندر، وہ گورنمنٹ جو خزانہ خالی کر کے گئی تھی وہ گورنمنٹ جس نے خزانے پر شب خون مارے تھے نااہلی اور ناکامی کی وجہ سے اس خزانے کو لوٹا گیا۔ ہم نے کبھی نہیں کہا تھا کہ ہم IMF سے جا کر بھیک نہیں مانگیں گے، ہم IMF سے قرضہ نہیں مانگیں گے اور ہم IMF سے قرضہ مانگنے پر خودکشی کو ترجیح دیں گے۔ یہی ان کے وہ یوٹرن ہیں کہ جنہوں نے پہلے پورا ایک سال اس ملک کی معیشت کا بیڑہ غرق کیا اور پھر جا کر جوتے اور تلوے چاٹتے رہے۔ آپ نے معیشت کا بیڑہ غرق کیا جس کی وجہ سے آج کی تاریخ تک ملک اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہو سکا۔ اگر ان کے پاس وزیر خزانہ ہوتا، اگر ان کے پاس وزیر صحت ہوتا، اگر ان کے پاس وزیر داخلہ ہوتا تو شاید آج ملک کی یہ صورتحال نہ ہوتی۔ آج میاں شہباز شریف صاحب نے کہا ہے کہ ہم یہ آخری دفعہ IMF کے پاس جا رہے ہیں اس اقدام کے بعد ہم ان شاءاللہ تعالیٰ IMF کے پاس نہیں جائیں گے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، please no cross talk. آپ اس طرح نہ کریں۔ honourable member بات کر رہے ہیں۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! یہ حوصلہ کر کے سنیں جب یہ بات کرتے ہیں تو ہم یہاں پر خاموشی سے سنتے ہیں۔ ان کے پاس سچ سننے کی ہمت ہونی چاہئے یہ اپنے آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے یہاں پر صرف points scoring کرتے ہیں تاکہ یہ باہر جا کر اپنی videos دکھا سکیں، یہ دیکھیں کہ ہم نے تو جا کر ایوان کے اندر بات کی۔ یہ دعا کریں کہ 144 نافذ ہے اور یہ اس کے پیچھے چھپ رہے ہیں یہ 100 بندوں سے زیادہ کا کوئی احتجاج ریکارڈ نہیں کروا سکے۔ ان کو عوام نے

reject کر دیا ہے۔ اب لوگ نواز شریف صاحب اور مریم نواز شریف صاحبہ پر اعتماد کر رہے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ اس ملک کے اندر ایک جمہوری قوت اقتدار میں آچکی ہے جو اس ملک کو صحیح سمت میں ڈالے گی اور میں آخر پر صرف اتنا کہوں گا کہ:

کوئی ضبط دے نہ جلال دے مجھے صرف اتنا کمال دے
مجھے اپنی راہ پر ڈال دے کہ زمانہ میری مثال دے

بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جناب محمد شعیب صدیقی استحکام پاکستان پارٹی کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ جناب شہباز احمد!

جناب شہباز احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں اس رجیم چینج بجٹ سے باہر نہیں جاؤں گا اور میں 25-2024 کے بجٹ پر رہوں گا۔ بات چل رہی ہے تو سیدھا بجٹ پر آتا ہوں۔ 23-2022 میں جو بجٹ آیا، 2024 میں جو ایک منی بجٹ آیا اور یہ جو جون 2024 بجٹ آرہا ہے یہ اس بجٹ کی ایک copy paste ہے۔ آپ کو پتا ہے کہ جب پیپلز پارٹی نے قومی اسمبلی میں بجٹ کا بائیکاٹ کیا اور صوبہ پنجاب میں سید حیدر علی گیلانی صاحب نے بائیکاٹ کیا، جب بلاول بھٹو صاحب گئے اور انہوں نے وزیراعظم سے ملاقات کی تو انہوں نے گلہ کیا کہ آپ نے ہم سے پوچھ کر بجٹ نہیں بنایا اور ہمیں اس کی تیاری میں شامل نہیں کیا گیا تو انہوں نے بڑا اچھا جواب دیا کہ ہمیں بھی نہیں پوچھا گیا اور کہا کہ آپ کو پتا ہے کہ یہ وزیر خزانہ صاحب جہاں سے آیا وہاں سے بجٹ لے آئے ہیں۔ اس بجٹ میں سرکاری ملازمین اس رجیم چینج بجٹ میں 25 فیصد تنخواہ بڑھنے پر پہلے تو خوش ہوئے بعد میں انہیں پتا چلا کہ ہمیں بھی اس رجیم چینج کے چکر میں پھنسالیا گیا ہے۔ جتنی تنخواہ بڑھی ہے اس سے زیادہ ان پر ٹیکس کے نام پر ٹیکہ لگا دیا گیا ہے۔ فارم 45 والا ہر پاکستانی، فارم 47 والے پاکستانی کو کاروباری دشمن، کسان دشمن اور مزدور دشمن بجٹ سمجھ رہا ہے۔ حالیہ بجٹ IMF کی dictation پر بنایا گیا ہے اس بجٹ میں درمیانے طبقے کے لئے کچھ نہیں، کبوتر والے بابے اور سندھ کے ڈاکو کی ہمیشہ کے لئے جنگ ہے تو اپنی آنے والی نسلوں کو اس ملک پر مسلط کرنے کی جنگ ہے۔ imported مال، imported سرکار، imported وزیر خزانہ، imported

وزیر داخلہ، ہمیں اس وقت ان imported بچوں سے جان چھڑانا ہو گی اگر ہم نے اس ملک کو ترقی کی راہ پر لے کر جانا ہے۔ عمران خان نے مشکل حالات میں معیشت کو اٹھایا اور میرے کپتان کی دور اندیشی نے کورونا کے دوران معاشی طور پر بہتر رکھا، Economic Hitman نے پاکستان کے خلاف سازش کی۔ لندن پلان کے ذریعے معیشت کو ڈی ریل کیا گیا جس کے نتیجہ میں رجیم چینج قبضہ بجٹ کی صورت میں نکلا 50 سالہ دور میں سب سے کم سرمایہ کاری اس دور میں ہو رہی ہے، اس سے پہلے اتنی کم سرمایہ کاری پاکستان میں 50 سال میں نہیں ہوئی جو اس امپورٹڈ گورنمنٹ کی حکومت میں ہو رہی ہے۔ 6 growth rate فیصد پر معیشت چل رہا تھا جسے تباہ کر دیا گیا، سب مزدور کپتان کے لئے دعائیں کر رہے تھے، کسان دعائیں کر رہے تھے، آج ہر پاکستانی regime change والوں کے لئے جھولیاں اُٹھا اُٹھا کر بد دعائیں دے رہے ہیں۔ میرے کپتان عمران خان نے جب بھی بجٹ پیش کیا تو پہلی ترجیح عوام کو رکھا اور عوام کو فائدہ پہنچانے کے لئے بجٹ پیش کئے۔

جناب سپیکر! انسانیت بھوک سے، افلاس سے، مہنگائی سے، بد امنی سے مر رہی ہے خدا کے لئے انسانیت بچائی جائے۔ 16 روپے یونٹ پر بجلی تھی تو ہماری انڈسٹری چل رہی تھی اور 5۔ ارب ڈالر کی بر آمدات ہو رہی تھی۔ اب حالات یہ ہیں کہ 90 روپے کا یونٹ ہو گیا ہے اور 100 کا حاشیہ کراس کرنے والا ہے تو ایسے میں 37 ہزار روپیہ تنخواہ لینے والا کیسے 25 ہزار روپے کا بجلی کا بل بھرے گا؟ جتنی خود کشیاں امپورٹڈ حکومت کی گورنمنٹ میں ہو رہی ہیں 76 سال میں اتنی خود کشیاں نہیں ہوئیں کیوں کہ غربت کی لکیر یہ ہے کہ کسی کے پاس دینے کے لئے پیسے نہیں ہیں اور اُن کے بجلی کے بل آ گئے ہیں۔ 37 ہزار میں وزیر صاحب ایک گھر کا خرچہ بنا کر دکھائیں جو کہتے ہیں ہم نے کم از کم تنخواہ 37 ہزار روپے رکھی ہے۔

جناب سپیکر! فرعون نے 70 ہزار بچے مارے لیکن موسیٰ تو پیدا ہوا، یہ ظلم کی اندھیری رات ہے لیکن یہ ظلم مٹ جائے گا کیونکہ ظلم مٹنے کے لئے ہی ہے۔ اب یہ جو ہتک عزت کا بل آیا ہے تو میں وہ بات کروں گا جو ٹی وی کی خبر ہے جس میں ہمارے صوبائی وزیر رانا سکندر حیات صاحب بھی پیچھے کھڑے ہیں تو مریم نواز صاحبہ نے کہا گندم خریدنے سے کرپشن کے انبار لگتے تھے میں نے راستہ بند کر دیا۔

جناب سپیکر! میں اس پر کہوں گا اگر آپ کا 50 سال حکومت کر کے بھی ادارے بند کرنے کا طریقہ ہے تو سب سے پہلے پولیس کا ادارہ بند کیا جائے، اُدھر تو انبار سے بھی بات اوپر کی گئی ہوئی ہے، دوسرا اسابق وفاقی وزیر خزانہ محمد زبیر صاحب ٹی وی پر آئے ہیں انہوں نے کہہ دیا ہے کہ مجھے مریم نواز صاحبہ اور نواز صاحب نے بھیجا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راناصاحب! یہ بھی بجٹ کا حصہ ہے؟

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! بجٹ پر آ گیا ہوں۔ ٹی وی کے ایک پروگرام میں مریم نواز صاحبہ نے کہا مجھے پتا ہے کہ اِدھر راستہ کیسے جاتا ہے، ہاتھ جوڑنے پڑتے ہیں self-respect گنوانا پڑتی ہے، جوتے پالش کرنے پڑتے ہیں میں جانتا ہوں۔ یہ ٹی وی کی خبر ہے میری خبر نہیں ہے۔ اس حکومت نے سب سے زیادہ جو ظلم کیا وہ یہ کیا کہ کسان کی جو گندم تھی اُس کا تو راستہ بند کر دیا لیکن سب نے آنکھیں بند کی ہوئی ہیں۔ یہاں پر جب ہم نے کسانوں کے حق میں احتجاج کیا۔ جب کسان تنظیمیں یہاں پر پہنچیں، کسان پہنچے تو ان کو یہاں پر اس دہشتگرد پولیس نے، اس آئی جی نے کسانوں کو پٹوایا جو اپنی گندم کا ریٹ لینے آئے تھے جو آپ کی حکومت نے 3900 روپیہ فکس کیا تھا، وہ ریٹ لینے آئے تھے ان کو اس لاہور کے مال روڈ پر مارا گیا، گھسیٹا گیا، جیلوں میں بند کیا گیا اور آپ کے سپیکر کی مداخلت سے چار پانچ لوگ باہر نکل پائے باقی سب اندر ہیں۔ دوسرا ہر ضلع کے اوپر، تحصیل کے اوپر کسانوں کو احتجاج سے روکا گیا، جیلوں میں ڈالا گیا، کسان کے لئے کالی رات ہے۔ باہر سے گندم منگوائی جارہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راناصاحب wind up کریں۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! یہ غریب کی بات ہے، کسان کی بات ہے۔ وزیراعظم نے گندم کے حوالے سے ایک کمیٹی بنائی تھی۔ میں نے کہا تھا کہ اگر گندم آپ نے نہ لی تین مہینے میں اس ملک کی تمام economy بیٹھ جائے گی، آج دیکھیں بازاروں میں کوئی گاہک نہیں ہے، آپ کے کاروں کے کارخانے بند ہو رہے ہیں، ٹریکٹر مہنگے ہو رہے ہیں، آپ نے ٹیکسز اتنے لگا دیئے ہیں، یہ نظام چلنے کی طرف نہیں جارہا تو اب میں اپنی بات کو مختصر کرتا ہوں کیوں کہ آپ نے کہہ دیا ہے۔ جو باہر سے گندم منگوائی گئی اس میں ایک ارب ڈالر کا فراڈ ہے، اس پر وزیراعظم نے ایک کمیٹی

بنائی، اس کمیٹی نے کچھ نہ کیا صرف یہ کر دیا کہ تین افسران کو معطل کر دیا اور اُن کو اپنے خرچے پر باہر ٹریننگ کے لئے Korea بھیج دیا۔ یہ ایسی سزا ہے تو جناب مجھے بھی کسی ملک میں تین ماہ کے لئے بھیج دیں۔ آگے دیکھیں وہ جب باہر گئے ہیں تو وہ کہہ رہے ہیں کہ جب ہم واپس آئیں گے تو اسی ملک کے وزیر خزانہ لگیں گے، اور وزیر داخلہ لگیں گے۔

جناب سپیکر !اگر یہی سزائیں ہیں تو 1 ارب ڈالر کا کیا بنے گا؟ اب میں اپنے حلقے کی طرف آتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راناصاحب !please wind up کریں۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! صرف دو منٹ دے دیں۔ 12 روپے کی روٹی کی بات جو ہے وہ ہمارے سابق وزیر اعظم اور ان کی بیٹی جب 16 روپے کی روٹی ہوئی وہ تندور پر گئے انہوں نے کہا ہم نے روٹی 20 سے 16 روپے کی کر دی ہے لیکن دو تین دن بعد انہوں نے بتایا کہ کسان کی گندم ہی اتنی سستی ہو گئی ہے کہ روٹی 12 روپے کی ہو گئی ہے تو پھر اب 12 روپے کی جو روٹی ہے وہ اس پنجاب اسمبلی میں اوپر کنٹین میں جائیں تو 12 روپے کی روٹی نہیں ملتی تو اس لئے میں کہتا ہوں کہ گورنمنٹ credit نہ لے یہ کسان نے اپنے بچوں کا پیٹ کاٹ کر اپنے حق حلال کی کمائی سے یہ سستی کی ہے اس میں حکومت کا کوئی کردار نہیں ہے اور سب میرے حلقے تحصیل احمد پور سیال ضلع جھنگ کی سب سے پسماندہ تحصیل ہے پچھلے دور میں جب عثمان بزدار صاحب وزیر اعلیٰ تھے عمران خان صاحب کے کہنے پر مجھے 5۔ ارب روپے کی سکیم دی، جس میں سے ہمارے 10 گاؤں اُس سکیم میں چل رہے ہیں، اُن پر بڑا slow کام ہو رہا ہے۔ میری گزارش ہے کہ ان کاموں کو کچھ تیز کرایا جائے اور باقی جو گاؤں ہیں ان کے جلدی ٹینڈر کروائے جائیں اور دوسرا سابق وزیر اعظم عمران خان صاحب نے پنجاب اسمبلی سے ہی مجھ کو پوری تحصیل میں راجباہ پکے کرنے کے لئے 3۔ ارب کی گرانٹ دی تھی تو وہ کافی پکے ہو گئے ہو گئے کوئی 50 فیصد رہ گئے ہیں تو میری گزارش ہو گی اس پر بھی فنڈز جاری کئے جائیں اور دوسرا ہماری تحصیل کا جو ہسپتال تھا وہ 75 سال میں 40 بیڈ کا تھا تو میں نے جب عمران خان صاحب کو بتایا تو وزیر اعلیٰ عثمان بزدار تھے انہوں نے مجھے 50 بیڈ کا کا ئنی ہسپتال دیا تو میری گزارش ہو گی وہ مکمل ہو چکا ہے، سامان آچکا ہے اس کو مکمل کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راناصاحب! بہت شکریہ۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! ایک منٹ! آدھامنٹ کی بات رہ گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راناصاحب! آپ کے پاس آخری 30 سیکنڈ ہیں۔ آپ میری بات سن لیں۔ یہ 10 منٹ میں آپ نے 9 منٹ left right کی بات کی ہے اور ایک منٹ آپ نے اپنے حلقے کی بات کی ہے یہ آپ کا حلقہ دیکھے گا کہ آپ صرف ایک منٹ اپنے حلقے کی بات کر رہے ہیں۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! اس بجٹ میں ہمارے ضلع کے لئے کچھ بھی نہیں رکھا گیا میں بجٹ کے اوپر کیا بات کروں میں تو پچھلی سکیموں کی بات کر رہا ہوں کہ یہاں پر ہمارے ہسپتال میں صرف بجلی لگنے والی رہ گئی ہے اور یہ جتنے ہمارے منصوبے تھے اس میں ایک سکیم ڈالی گئی ہے اور میری گزارش ہو گی ہمارے جو اے سی صاحب ہیں وہ دوسرے لوگوں کو اُن کاموں پر لے کر جا رہے ہیں کہ یہ کام چیک کریں، یہ کام ہماری گورنمنٹ کے ہیں، ہم نے کیا ہوا ہے کسی کے بچے کو چومنے سے اس کے والد کے نام میں ہمارا نام ہی لکھا جائے گا کسی اور کا نہیں لکھا جائے گا۔

جناب سپیکر! خوشاب مظفر گڑھ روڈ ہے یہ پہلے Hassu Balail تک تھی اس میں 553 ملین تھا اب اس گورنمنٹ نے اس کو 20 کلومیٹر بڑھا دیا لیکن پیسے اُتنے ہی ہیں، یہ 60 سال میں سڑک مکمل ہو گی تو کیسے گزارہ ہو گا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راناصاحب! آپ کا point آ گیا ہے۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! آخری ایک کچا پکا روڈ ہے اس پر بھی 45 کروڑ روپیہ لگنا ہے، اس پر بھی ایک کلومیٹر کے پیسے لکھے ہیں تو وہ 45 سال میں مکمل ہو گی۔ میری گزارش ہو گی اُس کے لئے پیسے رکھے جائیں۔ یہ جو ہمارے بچے ہیں اُن کے بچے بھی نہیں دیکھ پائیں گے جیسے آپ پیسے دے رہے ہیں یہ پیسے آپ نے گھر سے نہیں دینے ہیں یہ حکومت کے پیسے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راناصاحب! بہت شکریہ۔ باقی آپ لکھ کر بھجوا دیں۔ جی، محترمہ سلمیٰ بٹ صاحبہ!

محترمہ سلمیٰ بٹ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ سب کو السلام و علیکم! پچھلے تین روز سے جو ہم یہاں پر بحث سن رہے ہیں، بجٹ پر تقریر سن رہے ہیں ان کو سن کر لگتا ہے کہ جو اپوزیشن کے بنچز پر بیٹھے ہوئے اراکین ہیں ایسا لگتا ہے کہ وہ بھول گئے ہیں کہ گذشتہ پانچ سالوں میں سے ساڑھے چار

سال صوبے میں حکومت ان کی تھی ان کو یاد دہانی کرانے کے لئے چند حقائق سامنے رکھنا چاہوں گی۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر:no cross talkاب ذرا سکون سے محترمہ کی بات سنیں۔

محترمہ سلمیٰ بٹ: جناب سپیکر! ان کو یاد دہانی کرانے کے لئے چند حقائق سامنے رکھنا چاہتی ہوں 2018 میں جو یہ نعرہ لگا کر اس ایوان میں آئے تھے وہ تھا100 دن میں نیا پاکستان، وہ تھا صوبہ جنوبی پنجاب، ایک کروڑ نوکری اور 50 لاکھ گھر لیکن اُس کے برعکس ان کا عمل یہ تھا کہ 2018 میں پنجاب کا جو 635۔ارب کا ترقیاتی بجٹ تھا اس کو انہوں نے آکر 238۔ارب روپے کر دیا۔ پہلے سال ہی صوبے 60 فیصد سے زائد ترقیاتی بجٹ کھا گئے، یہ ان کی ترجیح اور یہ ان کا عمل تھا۔ انہوں نے کہا تھاregional equalization کریں گے، انہوں نے 60 فیصد ترقیاتی بجٹ ختم کر کے پورے صوبے کو محرومی میں دھکیل دیا اس کے بعد 2019 آگیا اور 2019 کے بجٹ میں on the floor of the Houseانہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہم لوکل باڈیز کا ایک نیا نظام لے کر آئے ہیں مگر آتے ہی لوکل گورنمنٹ dissolve کر دی گئی اور ساڑھے چار سال تک سپریم کورٹ کے orders کے باوجود انہوں نے لوکل باڈیز کے الیکشن نہیں کروائے تو ان کا یہ عمل تھا۔ انہوں نے جو اختیارات کی منتقلی نچلی سطح تک کرنی تھی یہ وہ سسٹم ہی لپیٹ کر چلے گئے 2020-21 کے بجٹ میں انہوں نےon the floor of the Houseاس چیز کا دعویٰ کیا کہ ہم اس صوبے کو مظفر گڑھ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، قصور اور شیخوپورہ میں سات نئی یونیورسٹیاں دیں گے، یونیورسٹیاں دینا تو درکنار انہوں نے مسلم لیگ(ن) کے منصوبوں پر اپنی تختیاں لگا کر اپنے کارنامے بتاتے رہے، تب تک وہ دور آ چکا تھا اگر آپ کسی بھی منصوبے کی بات کریں ہمارا Violence Against Women Centerبند، ہماراPKLIبند، حتیٰ کہ ہمارے صوبے کی ہر چیز انہوں نے بند کر دی اور آج یہ تنقید اس صوبے پر کرتے ہیں جب یہ صوبہ 2024 میں وزیراعلیٰ مریم نواز شریف صاحبہ کے حوالے کیا گیا تو پہلے 100 دن میں تاریخی اور ترقیاتی بجٹ 842۔ارب روپے کا دیا گیا، ہم جب ان کو 2018 میں ایک اچھا چلتا ہوا صوبہ دے کر گئے تو انہوں نے اپنے دور میں ترقیاتی بجٹ میں 400۔ارب روپے کم کئے اور دوسری طرف جب

وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف صاحبہ کو ایک ڈوبا ہوا صوبہ ملا تو انہوں نے پہلے 100 دن میں ترقیاتی بجٹ میں 200۔ ارب روپے کا اضافہ کیا تو یہ فرق ہے ان کے وژن اور لیڈر شپ کا، دوسری بات انہوں نے چار سال تک ہیومن ڈویلپمنٹ اور سوشل پروٹیکشن کا ڈھول پیٹا، انہوں نے اپنے دور میں کہا کہ نوجوان ہمارا capital ہے اور ان کا عمل کیا تھا ان کا عمل یہ تھا کہ پٹرول بم، سوشل میڈیا کی ٹرولنگ، فیک پراپیگنڈا اور اس کا نتیجہ 9۔ مئی کی صورت میں نکلا ہے۔ ہیومن ڈویلپمنٹ کیا ہوتی ہے اس کے بارے میں 25-2024 کے بجٹ میں بتایا گیا ہے سوشل پروٹیکشن کے لئے 26۔ ارب روپے 65 کروڑ روپے کے ہیومن ڈویلپمنٹ منصوبے رکھے گئے ہیں۔ ہیومن ڈویلپمنٹ اس کو کہتے ہیں جہاں نوجوانوں کے لئے 10۔ ارب روپے کہ لیپ ٹاپ رکھے گئے ہیں اور اڑھائی ارب روپے کے انڈر گریجویٹ سکالرشپ متعارف کرائے گئے ہیں، جہاں پر سٹوڈنٹس کے لئے ایک ارب 90 کروڑ روپے کی ای۔ بائیکس رکھی گئی ہیں جہاں پر پاکستان کا پہلا آئی ٹی سٹی لایا جارہا ہے یہی نہیں بلکہ ہمارے جو دیہاتی نوجوان جو کہ کھیتی باڑی سے وابستہ ہیں ان کے لئے ایگریکلچر کی مد میں 75۔ ارب روپے کے کسان لان پیکج رکھے گئے ہیں جو کہ پانچ لاکھ کسانوں تک پہنچیں گے اس میں نوجوانوں کو حصہ دیا جائے گا۔30۔ ارب روپے کے گرین ٹریکٹرز میں بھی نوجوانوں کو حصہ دیا جائے گا اور یہی نہیں بلکہ وہ نوجوان جو ناخواندہ کم پڑھے لکھے ہیں ان کے لئے 2۔ ارب 97 کروڑ کی لاگت سے Skill Development Program لایا گیا ہے۔ ایک ارب روپے سے ٹرانس جینڈرز کے لئے Skill Development Program متعارف کرایا گیا ہے۔ یہ ہے ہیومن ڈویلپمنٹ۔ ہمارے بجٹ میں 3۔ ارب روپے کی گارمنٹس مارکیٹ متعارف کرائی گئی ہے جس سے تمام نوجوانوں کو روزگار کے مواقع فراہم کئے جائیں گے یہاں پر 8۔ ارب روپے سے ایک Aquaculture Shrimp Farming متعارف کرائی گئی ہے جس سے ناخواندہ نوجوانوں کو روزگار دیا جائے گا۔ یہاں پر پانچ ارب روپے کی لاگت سے لاہور میں ماڈل فش مارکیٹ لائی جارہی ہے جس سے نوجوانوں کو روزگار کے مواقع دیئے جائیں گے۔ جو نوجوان خواتین نوکریاں کرتی ہیں ان کے لئے ایک ارب روپے کی لاگت سے ڈے کیئر سنٹرز بنائے جائیں گے، وومن ڈویلپمنٹ کے لئے ایک ارب 40 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں، اڑھائی ارب روپے minorities کے لئے رکھے گئے ہیں تو یہ ہیومن ڈویلپمنٹ ہوتی ہے۔ میں اس سے آگے بھی مزید بہت ساری مثالیں دے سکتی ہوں لیکن آخر میں، میں صرف اتنا

کہنا چاہتی ہوں کہ جس طرح وزیر اعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف نے عید الاضحیٰ کے موقع پر آلائشوں کی گندگی مٹا کر عرق گلاب سے پورا صوبہ دھوڈالا اسی طرح گزشتہ پانچ سالوں کی آلائشوں کو ترقی اور خوشحالی کے عرق گلاب سے اگلے پانچ سالوں میں دھوڈالیں گی۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی محترمہ! آپ کا بہت شکریہ۔ اب جناب ندیم صادق ڈوگر اپنی بات کریں۔

جناب ندیم صادق ڈوگر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ جناب سپیکر! شکریہ۔

نہ زر کی نہ اہل زر کی سلامتی مانگو
جو ہو سکے تو بشر کی سلامتی مانگو
تیرے تیر ضائع ہوں خدا نہ کرے
تم ہمارے قلب و جگر کی سلامتی مانگو
امیر شہر کا بنگلہ کشادگی مانگے
غریب شہر کے گھر کی سلامتی مانگو

جناب سپیکر! یہاں اسمبلی میں آنے سے پہلے گورکھ دھندہ اور اعداد و شمار کا گورکھ دھندا کے الفاظ سنا کرتے تھے تو یہ جو بجٹ پیش ہوا ہے تو حقیقی معنوں میں سمجھ آگئی ہے کہ الفاظ کا گورکھ دھندا کیا ہوتا ہے۔ آپ ابھی میرے ایک فاضل دوست سے کہہ رہے تھے کہ آپ اپنے حلقے کی بات کریں کیونکہ آپ کے حلقے کی عوام آپ کو دیکھ رہی ہے تو میں on the floor of the House یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ عوام نے اگر ہمیں ووٹ دے کر اس ایوان میں اپنا نمائندہ منتخب کر کے بھیجا ہے تو ہمارے بلکہ پورے پاکستان کے حلقے کی عوام کی اپنے ہر امیدوار سے صرف ایک ہی ڈیمانڈ تھی کہ ہمیں ڈویلپمنٹ نہیں چاہئے بلکہ ہمیں صرف آپ سے ایک حلف چاہئے کہ آپ عمران خان صاحب کے ساتھ کھڑے تھے اور کھڑے رہیں گے اگر میں عوام کی نمائندگی کرتا ہوں تو سب سے پہلے میں اپنے کپتان عمران خان کی بات کروں گا اور عمران خان کے وژن کی بات کروں گا اور اس کی پارٹی کے کارکنان کے ساتھ ہونے والی زیادتیوں کا بھی ضرور ذکر کروں گا۔ بات صرف اتنی ہے کہ اگر ہم on the floor of the House اگر کوئی بات کرتے ہیں تو آج کا نوجوان بلکہ پورا معاشرہ اتنی آگاہی رکھتا ہے اور نوٹ بھی کرتا ہے کہ کون ممبر ہاؤس

میں جا کر کیا بات کرتا ہے؟ یہ جو مداح سراؤں کا گینگ ہے ان کا مقصد صرف اور صرف مداح سرائی کرنا ہے۔ خدا کے لئے کوئی حق کی اور اپنے ضمیر کی بھی کوئی بات کر لیں۔ یہاں بجٹ کے حوالے سے جو بات ہوئی ہے اور یہاں پر ابھی میرے بھائی نے جو بات کی ہے میں بھی بالکل ان کی بات سے agree کرتا ہوں کہ یہ بجٹ کاپی paste کیا گیا ہے۔ شاید منسٹر صاحبان کو اس کی تفصیل کا پتا نہیں ہوگا کہ اس میں کیا تفصیل لکھی گئی ہے، منسٹر صاحب نے جب یہاں آ کر اس بجٹ کو پڑھا ہے تب ان کو پتا چلا ہے کہ یہ بجٹ ہمیں ملا ہے؟

جناب سپیکر! میں اب بجٹ کی طرف آؤں گا اور سب سے پہلے میں اپنے حلقے کی بات کروں گا۔ اس بجٹ میں 75۔ ارب روپے کا کسان دوست پیکج متعارف کرایا گیا ہے اور اس کے آگے کسان دوست پیکج لکھا ہے۔ کسان دوستی کی بات ان لوگوں کے منہ سے اچھی نہیں لگتی کیونکہ کسان دوستی کا ثبوت انہوں نے wheat procurement پر دے دیا ہے۔ جتنی کسان دوستی اس حکومت کے دل میں ہے وہ آپ باہر جا کر کسانوں کو دیکھ لیں کہ وہ جھولیاں اُٹھا اُٹھا کر بد دعائیں دے رہے ہیں جن کی گندم ان کی کھیتوں اور ان کے گوداموں میں پڑی رل رہی ہے لیکن حکومت نے wheat procurement پر ban لگا دیا ہے لہٰذا وہ بات کی جائے جس پر عملدرآمد بھی کیا جاسکے۔ دوسری بات بجٹ میں ٹیکسٹائل صنعت کو فروغ دینے کی بات کی گئی ہے میرا تعلق فیصل آباد سے ہے، فیصل آباد کو ٹیکسٹائل سٹی کہا جاتا ہے آپ جا کر دیکھیں کہ تمام ٹیکسٹائل ملز بند پڑی ہیں اس دن لیڈر آف دی اپوزیشن نے نام لے لے کر اپنی تقریر میں کہا تھا کہ ٹیکسٹائل ملز بند ہونے کی وجہ سے ہزاروں لاکھوں مزدور بے روزگار ہو رہے ہیں اور یہ ٹیکسٹائل صنعت کو فروغ دینے کی باتیں کرتے ہیں تو کوئی تو ایسی بات کی جائے جس کا حقیقت سے کوئی تعلق ہو۔ ٹیکسٹائل صنعت کو فروغ دینا، کسان دوستی، آئین، جمہوریت اور عوامی مفاد کے پیش نظر تو یہ ساری کتابیں باتیں ہیں خدا کے لئے عملی طور پر بھی اس حوالے سے کچھ کوششیں کی جائیں اور واقعی ان باتوں پر عمل بھی کیا جاسکے۔ میں تعلیم کے حوالے سے بات کرتا ہوں کہ تعلیم کے لئے بجٹ مختص کیا گیا ہے میں فیصل آباد کی صرف بات نہیں کرتا بلکہ پورے پنجاب میں ٹوٹل 9 ایجوکیشن بورڈز ہیں جن میں سے 8 ایجوکیشن بورڈز بغیر چیئرمین کے چل رہے ہیں۔ منسٹر صاحب تعلیم کے حوالے سے کوشش ضرور کرتے ہوں گے لیکن حقیقت یہ ہے کہ فیصل آباد سمیت پنجاب کے 8 ایجوکیشن بورڈز بغیر چیئرمین کے چل رہے ہیں۔ ہائر ایجوکیشن کے لئے 17۔ ارب روپے کا بجٹ

رکھا گیا ہے، 70 فیصد سے زیادہ یونیورسٹیوں میں ریگولر کنٹرولر تعینات نہیں ہیں اور لوگوں کو oblige کرنے کے لئے انہیں وہاں پر کنٹرولر کا acting charge دیا گیا ہے وہاں پر acting charge ہوتے ہوئے recruitment ہو رہی ہے اور کرپشن ہو رہی ہے جو کہ میں ثابت کر سکتا ہوں۔ صحت کے حوالے سے بات کی گئی ہے کہ سرگودھا میں 8۔ ارب 84 کروڑ روپے سے نواز شریف کارڈیالوجی کا قیام کیا جا رہا ہے جو کہ بڑی اچھی بات ہے یہ سہولتیں ضرور ملنی چاہئیں۔ فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی فیصل آباد ہمارے صدر اور سابق وزیر اعلیٰ چودھری پرویز الٰہی کا اقدام تھا۔ میں FIC کی صورتحال کے حوالے سے آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ یہاں ایئر ایمبولینس کی بات ہوتی ہے، یہاں پر نواز شریف ہسپتال کے قیام کی منظوری کی بات ہوتی ہے لیکن فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، فیصل آباد اور سرگودھا ڈویژن کو cover کرتا ہے اور صورتحال یہ ہے کہ اس کے ICU میں صرف چھ بیڈ ہیں۔ آج میں یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہ رہا ہوں کہ FIC کا سنٹرا ایئر کنڈیشنڈ بند پڑا ہے۔ آپ جا کر دیکھ لیں OPD کے کیا حالات ہیں، آپ جا کر دیکھ لیں کہ ایمرجنسی کے کیا حالات ہیں؟ اور بات ہوتی ہے نئے کارڈیالوجی سنٹر کے قیام کی، bypass آپریشن کے لئے ایک ایک سال سے کم ٹائم نہیں ملتا، فیصل آباد میں الائیڈ ہسپتال ہے جو سات اضلاع کو cover کرتا ہے بھکر تک کے لوگ وہاں آتے ہیں لیکن وہاں پر جا کر سہولیات دیکھیں۔ میری گزارش ہے کہ جن اداروں کا پہلے قیام ہو چکا ہے جو already ہسپتال موجود ہیں خدا کے لئے ان کی سہولیات تو پوری کر لیں۔ آپ فیصل آباد کا نام کاٹ کر اپنے کسی کے نام پر رکھ لیں لیکن وہاں پر مریضوں کے لئے سہولیات کے لئے تو کچھ کر لیں۔

جناب والا! پولیس کے لئے 187۔ ارب روپیہ رکھا گیا ہے، ابھی تو کل ہی پولیس کے شیر جوانوں کا عملی مظاہرہ دیکھا ہے۔ ہماری لیڈرشپ نے احتجاج کال دی تھی، آئین اور جمہوریت میں احتجاج ہمارا جمہوری حق ہے۔ جب پاکستان تحریک انصاف کا کوئی کارکن احتجاج کی بات کرتا ہے تو کیوں تکلیف ہوتی ہے۔ آپ نے کہا ہے کہ شرپسند کیا ان کو پتا تھا کہ ریلیوں میں شرپسند عناصر شامل ہوں گے جو صبح 10.00 بجے سے ہر ممبر اسمبلی کے گھر کے باہر پولیس کی نفری کھڑی ہو گئی اور علاقے کو جرائم پیشہ افراد کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا۔ کیا ان کو الہام ہو گیا تھا کہ ان کی ریلی میں شرپسند عناصر شامل ہوں گے؟ یہاں پر ممبران اسمبلی بیٹھے ہیں جن پر کل ایف آئی آرز درج کی گئی ہیں۔ چار دیواری کے اندر یا جو کسی نے ریلی یا مظاہرہ کیا ہے اگر ایک گملا بھی ٹوٹا ہے تو ہم ذمہ دار

ہیں۔ خدا کے لئے اگر ہم یہاں بیٹھ کر بات کرتے ہیں تو اس پر تھوڑا سا خیال کریں۔ انہی کے لیڈر کہتے تھے کہ کوئی grace ہوتی ہے کوئی شرم ہوتی ہے کوئی حیا ہوتی ہے۔ میں ان کے لئے یہی الفاظ کہتا ہوں بات کرتے ہیں تو پھر اس کا عملی مظاہرہ بھی کر لیا کریں۔بات صرف اتنی ہے کہ قیدی نمبر 804 کے نام سے بہت تکلیف ہوتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈوگر صاحب! please wind up کریں۔

جناب ندیم صادق ڈوگر: جناب سپیکر! میں wind up کر رہا ہوں۔ بات یہ ہے کہ پر امن مظاہرے اور احتجاج ہر شہری کا، ہر پاکستانی کا بنیادی حق ہے وہ ہم کریں گے نہیں رکیں گے جب تک زیادتیاں ہوتی رہیں گی ان شاء اللہ تعالیٰ ہم احتجاج بھی کریں گے اور مظاہرے بھی کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔

جناب ندیم صادق ڈوگر: جناب سپیکر! یہ جو نئے تھانوں کی تعمیر کے حوالے سے پیسے لگائے گئے تھے میں آپ کے علم میں ایک اور بات لانا چاہ رہا ہوں کہ چار سے پانچ لاکھ روپے فی پولیس سٹیشن متعلقہ ایس ایچ او کو ملا ہے لیکن اس کی renovation پر بیس بیس، پچیس پچیس، تیس تیس لاکھ روپے لگے ہیں۔ آپ خود سوچ لیں کہ وہ کہاں سے آئے ہیں؟ اس کے بعد پچھلے سات آٹھ ماہ سے پولیس کی موبائلز کو پٹرول نہیں ملا۔ پولیس پٹرولنگ کرتی ہے آپ خود سوچیں، پھر بھتہ خوری، پھر دو نمبری، منشیات فروشی، قحبہ خانے کیوں نہیں چلیں گے جوئے خانے کیوں نہیں چلیں گے؟ یہاں سارے legislatures بیٹھے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈوگر صاحب! بہت شکریہ۔

جناب ندیم صادق ڈوگر: جناب سپیکر! میں گزارش کرنے لگا ہوں کہ یہ جو فرنٹ ڈیسک بنائے گئے ہیں یہ عام شہری کو نہیں چاہئیں، پینٹنگز لگی ہوں یہ نہیں چاہئیں، اے سی نہیں چاہئے، صوفے نہیں چاہئیں بنچز پر بٹھا دیں لیکن خدا کے لئے انصاف کریں۔ آپ انہیں سادہ پانی بھی نہ پلائیں لیکن انہیں انصاف دلائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈوگر صاحب! بہت شکریہ۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب ندیم صادق ڈوگر: جناب سپیکر! مجھے حلقے کی بات کرنے دیں پھر میں اپنی بات wind up کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈوگر صاحب کا مائیک on کیا جائے۔ ڈوگر صاحب! آٹھ منٹ ہو گئے ہیں۔

جناب ندیم صادق ڈوگر: جناب سپیکر! میں حلقے کی بات کر رہا ہوں میں اپنے مسائل کی ہی بات کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کے تمام معزز ممبران بیٹھے ہیں سب کو پانچ پانچ منٹ دیئے جا رہے ہیں۔

جناب ندیم صادق ڈوگر: جناب سپیکر! میں ایک منٹ میں اپنی بات ختم کر رہا ہوں۔ میں حلقہ پی پی۔113 کی بات نہیں کرتا بلکہ پورے فیصل آباد کی بات کرتا ہوں کہ پورے فیصل آباد میں سیوریج کا اتنا بڑا مسئلہ ہے کہ آپ جا کر visit کر لیں کہنے کو تو فیصل آباد پاکستان کا تیسرا بڑا شہر ہے لیکن واسا کی نااہلی کی وجہ سے نہ صرف میرے حلقہ پی پی۔113 بلکہ پورے فیصل آباد کی گلیوں میں، سڑکوں پر سیوریج کا پانی ہے جس کی وجہ سے وہ جوہڑ بنے ہوئے ہیں۔ ابھی مون سون کا سیزن آنا ہے تو پھر مون سون کے بعد کی کیا صورتحال ہو گی۔ انفراسٹرکچر کی بات کرتے ہیں سڑکوں کا اتنا بُرا حال ہے سڑکیں ٹوٹی ہوئی ہیں خدا کے لئے فیصل آباد میں سیوریج اور سڑکوں کا main مسئلہ ہے ہمیں اس کے لئے سپیشل فنڈز چاہئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈوگر صاحب! فنانس منسٹر صاحب آپ کے سارے points note کر رہے ہیں۔

جناب ندیم صادق ڈوگر: جناب سپیکر! فیصل آباد کا قصور صرف یہ ہے کہ فیصل آباد عمران خان کے چاہنے والوں کا شہر ہے اور فیصل آباد میں clean sweep کیا ہے۔ شاید اس بات کا بدلہ لیا جا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈوگر صاحب! بہت شکریہ۔ جی، جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اھدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔

آیئے عرض گزاریں کہ نگار ہستی
زہر امروز میں شیرینی فردا بھر دے
وہ جنہیں تاب گراں باری ایام نہیں
ان کی پلکوں پہ شب و روز کو ہلکا کر دے
جن کی آنکھوں کو رخ صبح کا یارا بھی نہیں
ان کی راتوں میں کوئی شمع منور کر دے
جن کے قدموں کو کسی راہ کا سہارا بھی نہیں
ان کی نظروں پہ کوئی راہ اجاگر کر دے
جن کا دیں پیروی کذب و ریا ہے ان کو
ہمت کفر ملے جرات تحقیق ملے
حرف حق دل میں کھٹکتا ہے جو کانٹے کی طرح
آج اظہار کریں اور خلش مٹ جائے

جناب سپیکر! تعریف اور تنقید ہر بجٹ کا مقدر ہوتی ہے۔ بجٹ ماہرین معاشیات کہتے ہیں کہ انسانی خواہشات لامحدود ہیں اور وسائل محدود ہیں۔ پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں تو یہ صورتحال اور بھی خراب ہو جاتی ہے جہاں مسائل کا ایک انبار ہے اور وسائل محدود ہیں۔ کسی نے کیا کہا ہے کہ:

ہر کوئی ہے دل کی ہتھیلی پہ صحرا رکھے
وہ کسے سیراب کرے کسے پیاسا رکھے

لیکن اس ساری صورتحال میں، اس مشکل معاشی صورتحال میں سو فیصد cash cover کے ساتھ بجٹ پیش کرنے پر یقیناً وزیر خزانہ مبارکباد کے مستحق ہیں اور ہر شعبہ ہائے زندگی میں تعلیم، صحت، زراعت، سوشل سروسز، انفراسٹرکچر یعنی ہر شعبے میں گزشتہ سال کی نسبت زیادہ پیسے مختص کئے گئے ہیں۔ اس سے بھی آگے بڑھتے ہوئے جو صوبہ پنجاب پر قرض کی رقم تھی اس میں management کرنے کے لئے ایک بہت بڑی کمی لائی گئی ہے۔ یہ ساری وہ چیزیں ہیں جن پر حکومت مبارکباد کی مستحق

ہے۔ میں تو اپنے اپوزیشن کے بھائیوں سے کہوں گا کہ ظالمو! ہم نے آپ کی محبت کا احترام کیا ہے، ہم اس بجٹ میں رمل کو نہیں بھولے، ہم نے تو transgender کی سہولتوں کے لئے بھی ایک ارب روپیہ رکھ دیا ہے۔ اس پر تو سارے دوستوں کے ڈیسک بجنے چاہئیں۔ میرے بھائیو! اب میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ اپوزیشن کے سارے دوست اور حکومتی بنچز کے دوست تمام اسی حوالے سے اپنی گزارشات پیش کرتے ہیں، اپنے اپنے حلقوں کے مسائل یہاں رکھتے ہیں لیکن ہمیں پچھلے آٹھ دس سال کا تجربہ بتا رہا ہے کہ یہ formality کی طرح نظر آتا ہے کہ چونکہ آئین اور رولز میں لکھ دیا گیا ہے کہ بجٹ پر چار دن بحث ہو گی اس لئے مجبوری ہے کہ یہاں بات کرنے کے لئے چار دن پورے کرنے ہیں۔ اپوزیشن کے دوست اور ہم لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم جو تقاریر کر رہے ہیں شاید ان کا کہیں اثر ہو رہا ہے یا کہیں note کی جا رہی ہیں لیکن مجھے تو نہ ماضی میں ایسا لگا ہے نہ اب لگ رہا ہے۔ وہ ہم پر تنقید کے نشتر برسا رہے ہیں اور ہم بھی اپنی گزارشات پیش کر رہے ہیں لیکن عملاً اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا اور جو بجٹ ہمارے سامنے پیش کیا گیا ہے اس کے قومے بھی کسی نے تبدیل نہیں کرنے۔ یہ پورا بجٹ as it is پاس ہو جانا ہے۔ ہماری مجبوری ہے کہ ہم نے آخری دن اپنے پارلیمانی لیڈر کے پیچھے ہاتھ کھڑے کرنے ہیں تو ہم نے ہاتھ کھڑے کر دینے ہیں۔ حزب اختلاف کے معزز ممبران نے اس کے خلاف نعرے لگانے ہیں اور وہ نعرے لگاتے رہیں گے۔ میں نے یہ دیکھا ہے کہ اپوزیشن کا پچھلے چار مہینوں میں جو کردار رہا ہے وہ سیاپا کرنے والوں جیسا ہے۔ سرحد پار ایک علاقے کا کلچر ہے کہ جب ان کے ہاں کوئی مرگ ہو جاتی ہے تو وہ professional سیاپا کرنے والے لوگوں کو بُلواتے ہیں۔ وہ سیاپا کرنے والے لوگوں کو سیاپا کرنے کے لئے hire کرتے ہیں۔ میں اپنے حزب اختلاف کے دوستوں سے کہوں گا کہ یہ سیاپے والا کردار ختم کریں اور ہاؤس کے اندر positive باتیں کریں۔ ہم مل کر اس ہاؤس کو strengthen کرنے کے لئے کام کریں تاکہ جو بات یہاں پر کی جاتی ہے حقیقی معنوں میں اس کی اثر پذیری ہو سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! مہربانی کر کے wind up کر لیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! مہربانی کر کے مجھے آج بات کر لینے دیں۔ میں بہت relevant ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! 20 معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے اور 20 معزز ممبران حکومتی benches کی طرف سے بات کریں گے۔ اب رات کے ایک بجے تک تو اجلاس نہیں چل سکتا اس لئے آپ wind up کر لیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں ایک سیاسی کارکن کے طور پر یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت کوئی بھی ہو اور کسی جماعت کی ہو حکمران یہ کوشش کرتے ہیں کہ وہ اپنے ووٹرز کو زیادہ سے زیادہ relief فراہم کریں۔ ہماری بدقسمتی ہے کہ جو ہمارے implementation کرنے والے ہیں اور جو ہماری بیوروکریسی ہے وہ بہت اچھے ideas کو جب عملی شکل دیتی ہے تو اس شکل کو اس طرح بگاڑتی ہے کہ اس منصوبے کی ساری روح ہی ختم ہو جاتی ہے۔

جناب سپیکر! ہماری وزیر اعلیٰ صاحبہ نے مختلف محکمہ جات کی restructuring or downsizing کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ وقت کی آواز ہے۔ جب 2001 کا بلدیاتی قانون آیا تو اُس وقت یہ کہا گیا کہ اس قانون کا فائدہ یہ ہوگا کہ اس سے افسران کی تعداد میں کمی ہوگی لیکن عملاً ایسا نہیں ہوا بلکہ ایک کی جگہ تین تین افسر تعینات ہو گئے۔ اسی طرح مختلف companies and authorities بنائی جاتی ہیں۔ ان کے حوالے سے تاثر یہ دیا جاتا ہے کہ اس سے نظام میں بہتری آئے گی جبکہ بہتری کوئی نہیں آتی بلکہ ایک معاشی بوجھ لاد دیا جاتا ہے۔ ان companies and authorities کے ذریعے اپنے لوگوں کے لئے jobs create کی جاتی ہیں۔ آج جب restructuring and downsizing کی بات ہو رہی ہے تو یہ بہت احسن اقدام ہے۔ ہم اس وقت اس عیاشی کے متحمل نہیں ہو سکتے لہٰذا ایسی وہ تمام companies and authorities ختم کی جائیں اور جو محکمہ در محکمہ layers بنائی ہوئی ہیں ان کو ختم کیا جائے۔

جناب سپیکر! اب میں شعبہ تعلیم کے حوالے سے بات کروں گا۔ ایجوکیشن وہ محکمہ ہے کہ جس میں remarkable کام ہو رہا ہے۔ سکولوں کی restructuring and reorganization کے نام پر جو منصوبہ شروع کیا گیا ہے وہ ایسا انقلابی منصوبہ ہے کہ جس کے اثرات آپ آنے والے سالوں میں دیکھیں گے۔ پہلی مرتبہ سکولوں کی بنیادی خامی اور کوتاہی کو address کیا گیا ہے اگر اس

منصوبے پر اس کی روح اور سوچ کے مطابق عملدرآمد ہو گیا تو ان شاءاللہ تعالیٰ ہمارے out of school بچے سکولوں میں آجائیں گے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! بہت شکریہ۔ اب تشریف رکھیں۔ آپ تقریباً آٹھ منٹ بات کر چکے ہیں۔ ابھی بہت سے معزز ممبران نے بات کرنی ہے۔ ہر معزز ممبر نے اپنے اپنے حلقے کے حوالے سے یہاں پر بات کرنی ہوتی ہے تو میں پانچ منٹ سے زیادہ وقت نہیں دے سکتا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں بجٹ پر بات نہیں کرتا بلکہ صرف اپنے حلقے کی بات کر لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! آپ آٹھ منٹ بات کر چکے ہیں اور آٹھ منٹ sufficient ہوتے ہیں۔ آپ کے پاس آخری ایک منٹ ہے۔ آپ ایک منٹ میں wind up کر لیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اگر ایک منٹ ہے تو پھر میں ایک واقعہ سُنا کر اپنی تقریر ختم کر دیتا ہوں۔ میں بجٹ پر بات ہی نہیں کرتا۔ مجھے یاد آرہا ہے کہ جب سرد جنگ کا زمانہ تھا تو اُس وقت "ڈان" اخبار میں ایک کارٹون چھپا تھا۔ اس کارٹون میں سرحد دکھائی گئی تھی۔ اس سرحد کے ایک طرف Communist Block تھا اور دوسری طرف دوسرا بلاک تھا۔ وہاں پر ایک موٹا تازہ کتّا سرحد پار کر رہا تھا اور دوسری طرف سے ایک بڑا کمزور اور سوکھا سڑا کتّا اِس طرف آرہا تھا۔ وہ موٹا تازہ کتّا کمزور اور لاغر کتّے سے پوچھتا ہے کہ تم Communist Block سے اس طرف کیوں آرہے ہیں؟ تو اس نے کہا کہ یہاں کھانے پینے کو کچھ نہیں ہے اس لئے میں ادھر جا رہا ہوں۔ اب وہ کمزور اور لاغر کتّا موٹے تازہ کتّے سے پوچھتا ہے کہ تم موٹے تازے ہو اور اس طرف کھانے پینے کے لئے بہت کچھ ہے تو پھر تم ادھر کیوں آرہے ہو؟ اس نے جواباً کہا کہ یہاں بھونکنے کی آزادی نہیں ہے اس لئے میں ادھر جا رہا ہوں۔ اگر اسمبلی کے اندر ہم نے اپنے حلقوں کے حوالے سے بات نہیں کرنی، ہمیں بولنے کی اجازت نہیں دی جا رہی اور ہمیں پانچ منٹ کا قیدی بنا دیا گیا ہے تو پھر ہم یہاں کیا کر رہے ہیں؟ میرا مدعا یہ ہے کہ جب 1937 کا قانون بنا تو عام بحث کے لئے چار دن رکھے گئے تھے اور اُس وقت اسمبلی کے 37 ممبران تھے۔ آج اس اسمبلی کے 371 ممبران ہیں اور آج بھی ہمیں چار دن تک محدود رکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک منٹ کے اندر اپنے حلقے کے حوالے سے بات کر لیتا ہوں۔ میرا حلقہ دو موٹرویز کے اندر اور ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہے۔ میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ اگر پورے صوبہ پنجاب کو ایک ہی طرح کی health facilities مہیا کرنی ہیں اور چھوٹے شہروں سے بڑے شہروں کی طرف آبادی کا بہاؤ روکنا ہے تو پھر ہمیں ہر ضلعی ہیڈکوارٹر میں ایک میڈیکل کالج قائم کرنا ہوگا۔ میرے شہر کو بھی ایک میڈیکل کالج کی ضرورت ہے۔ جب وہاں میڈیکل کالج بنے گا تو ہسپتال automatically upgrade ہو جائے گا، وہاں لوگوں کو صحت کی وہی سہولتیں ملیں گی جو کہ لاہور میں مل رہی ہیں اور وہاں کے لوگوں کو پھر لاہور نہیں آنا پڑے گا۔

جناب سپیکر! ہماری وزیر اعلیٰ محترمہ مریم نواز صاحبہ نے I.T Universities بنانے کا اعلان کیا ہے۔ لاہور میں تو پہلے ہی بہت سی یونیورسٹیاں موجود ہیں جبکہ میرے ضلع میں کوئی یونیورسٹی نہیں ہے تو میں یہ گزارش کروں گا کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ایک I.T University قائم کی جائے۔

جناب سپیکر! میرے شہر کا زیر زمین پانی انتہائی کڑوا ہے۔ میرا علاقہ brackish zone ہے۔ وہاں پر پانی کی زیر زمین لائنیں 60 یا 70 سال پُرانی ہیں اور ان کی وجہ سے ہیپاٹائٹس کا مرض تیزی سے پھیل رہا ہے۔ میری گزارش ہے کہ ان زیر زمین لائنوں کو تبدیل کرنے کے لئے خصوصی طور پر funds مختص کئے جائیں۔

جناب سپیکر! میرے حلقے کا ایک گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چک نمبر 318 اور دوسرا گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چک نمبر 388 ہے۔ میری گزارش ہے کہ ان دونوں سکولوں کو ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ دیا جائے۔ اگر ہم نے چھوٹے شہروں میں روزگار مہیا کرنا ہے تو وہاں پر سمال انڈسٹریز کے لئے رقبہ مختص کیا جائے اور اس بجٹ میں اس کے لئے funds مہیا کئے جائیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! آپ اپنی باقی تجاویز فنانس منسٹر صاحب کو لکھ کر دے دیں۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ اب جناب احمر بھٹی بات کریں گے۔

جناب احمر بھٹی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O جناب سپیکر! امجد علی جاوید صاحب نے جہاں سے بات ختم کی ہے میں وہیں سے شروع کروں گا۔ پہلی بات یہ ہے کہ Finance Bill کسی بھی جمہوری

ملک میں اسمبلی کا اہم ترین bill سمجھا جاتا ہے۔ بجٹ پر چار دن عام بحث کے لئے مختص ہیں۔ معزز اراکین بجٹ پر یا اپنے حلقے کے حوالے سے مختصر بات کرتے ہیں کیونکہ ان کو کھل کر بات کرنے کا موقع یا وقت نہیں دیا جاتا۔ میری آپ اور حکومت سے درخواست ہے کہ اس وقت کو بڑھایا جائے۔ چار دن کی بجائے بجٹ پر عام بحث کے لئے کم از کم دس دن مخصوص کئے جائیں کیونکہ Finance Bill اور بجٹ دونوں بہت اہم ترین documents ہیں۔ میں دوسری بات یہ کرنا چاہوں گا کہ Rules of Procedure کے Rule-94 کے اندر یہ لکھا ہوا کہ سپیکر صاحب Finance Bill کو کسی Standing Committee کو refer نہیں کر سکتے۔ کیا یہ civilian supremacy پر ایک ڈاکا نہیں ہے؟ اسمبلی کے سب سے اہم ترین بل کو آپ سٹینڈنگ کمیٹی کی طرف refer ہی نہیں کر سکتے۔ ہم یہاں پر روز یہ راگ آلاپتے رہتے ہیں کہ اس ملک کا پارلیمان سب سے supreme ادارہ ہے اور اس کی supremacy یہ ہے کہ سب سے اہم ترین بل کو اپنی سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیج ہی نہیں سکتے تو ہمیں ان چیزوں کو دیکھنا چاہئے کہ جہاں پر ہماری supremacy undermine ہو رہی ہے ہم اسے بہتر کریں۔

جناب سپیکر! میں دوسری بات یہ کروں گا کہ ابھی چند روز پہلے مجھے اپنے حلقے میں ایک فوتیدگی پر جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں پر بجٹ پر بات ہونا شروع ہو گئی تو وہاں پر بیٹھے ہوئے ایک بڑے زیرک بزرگ نے سمجھانے کے لئے ایک مثال دی کہ پاکستان میں بجٹ کیسے بنایا جاتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ کسی گاؤں کے سرکاری سکول میں ایک نئے ہیڈ ماسٹر کا تبادلہ ہوا تو انہوں نے دیکھا کہ سکول میں کرسیاں، میز، بنچز وغیرہ بڑے خستہ حال تھے تو ہیڈ ماسٹر صاحب نے ایک اُستاد کو بلا کر کہا کہ آپ اپنی کلاس میں بچوں سے کہیں کہ کل ہر بچہ دس روپے لے کر آئے گا۔ اُستاد صاحب کلاس میں واپس گئے تو انہوں نے بچوں سے کہا ہیڈ ماسٹر صاحب نے کہا ہے ہم نے فرنیچر کی مرمت کروانی ہے تو آپ کل گھر سے 20/20 روپے لے کر آئیں گے۔ بچے جب گھر گئے تو انہوں نے اپنی والدہ سے کہا کہ ہیڈ ماسٹر صاحب نے حکم دیا ہے کہ آپ نے فرنیچر کی مرمت کے لئے 30/30 روپے لے کر آنے ہیں۔ رات کو جب بچوں کے والد گھر آئے تو بچوں کی ماں نے اُن سے کہا کہ اتنی مہنگائی کا دَور ہے لیکن پھر بھی ہیڈ ماسٹر صاحب نے ہم پر ایک اور بوجھ ڈال دیا ہے کہ بچوں سے کہا ہے کہ فرنیچر کی مرمت کے لئے 50/50 روپے لے کر آنا ہے تاکہ فرنیچر کی

مرمت کرائی جاسکے۔ ہمارے ملک کا عام آدمی یہ سمجھتا ہے اس میں ہر شخص عوام کی جیب سے اپنا حصہ نکالنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے تو یہ بھی ایک بڑا غلط تاثر ہے جس کو زائل کرنے کے لئے اس ایوان میں بیٹھے ہوئے اراکین کو اپنا کردار ادا کرنا پڑے گا اور کرنا ہو گا ورنہ عوام پہلے ہی اس ایوان پر اتنا اعتماد نہیں کرتے۔ اگر ہم اپنی روش نہیں بدلیں گے تو جو تھوڑا بہت اعتماد باقی ہے وہ بھی ہم کھو دیں گے۔

جناب سپیکر! بجٹ میں جو figures and numbers دیئے جاتے ہیں جب تک ان کو کسی تناظر میں نہ دیکھا جائے اُن کی سمجھ نہیں آسکتی۔ ان کا موازنہ آپ کو سابقہ بجٹ سے کرنا پڑے گا یا کسی اور ملک یا کسی اور صوبے سے کرنا پڑے گا۔ پنجاب تقریباً 13 کروڑ آبادی کا صوبہ ہے میں نے کل رات کو جب دیکھا کہ دنیا کے باقی ممالک کی آبادی کتنی ہے تو رُوس کی لگ بھگ 14 کروڑ آبادی ہے، میکسیکو کی 12 کروڑ آبادی ہے صوبہ پنجاب کی آبادی ان دونوں ممالک کے درمیان میں آتی ہے۔ رُوس کی GDP 2 Trillian سے زائد ہے، میکسیکو کی GDP بھی 2 Trillian سے زائد ہے اور اگر ہم اپنے ملک پاکستان کی GDP دیکھیں تو 2023 میں تقریباً 338۔ ارب روپے تھی تو پنجاب چونکہ پاکستان کا لگ بھگ آدھے کے قریب ہے تو 338 کا آدھا بھی کر لیں تو 170 / 160 ارب روپے بنتا ہے۔ ہماری آبادی دنیا کے اُن ممالک کے قریب ہے جن کی GDP 2 Trillian کے قریب ہے اور ہماری GDP 1.5 hundred million کے قریب ہے تو ہم یہاں پر بیٹھ کر بڑے دعوے کرتے ہیں کہ ہم نے بہت بڑا بجٹ پیش کر دیا ہے۔ اگر ہم تقابلی جائزہ لیں تو ہم نے کوئی بڑا بجٹ پیش نہیں کیا ہم نے ایک بہت چھوٹا سا بجٹ پیش کیا ہے لیکن جب آپ اس کا موازنہ کرتے ہیں تب آپ کو سمجھ آتی ہے۔

جناب سپیکر! بجٹ میں بہت سی block allocations کی گئی ہیں۔ یہاں پر بیٹھے ہوئے معزز اراکین کو یہ نہیں سمجھ آتی کہ بجٹ میں کیا لکھا گیا ہے اور کون سے پیسے کہاں پر استعمال کئے جائیں گے تو اس سے عام آدمی کو کیا سمجھ آئے گی۔ block allocations کر دیتے ہیں ڈیڑھ سو ارب روپے فلاں محکمہ کو دے دیا جائے گا لیکن یہ بتایا ہی نہیں جاتا کہ یہ پیسے کس مد میں اور کہاں پر استعمال کئے جائیں گے۔ یہ بہت ضروری ہے کہ کم از کم اس ایوان کو تو بتایا جائے کہ voting کر

کے جن پیسوں کی خرچ کرنے کی حکومت کو اجازت دے رہے ہیں وہ پیسے استعمال کہاں پر ہونے ہیں کیونکہ اس ایوان کو یہ چیز بتائی ہی نہیں جاتی اور نہ ہی اس پر کوئی بات کرتا ہے۔

جناب سپیکر! اکنامکس میں subsidies ایک ایسا concept ہے جس کو failure تصور کیا جاتا ہے۔ subsidy وہاں پر دی جاتی ہے جہاں پر مارکیٹ اور حکومت دونوں فیل ہو جاتے ہیں میں جب سے دیکھ رہا ہوں بجٹ میں سبسڈی در سبسڈی، سبسڈی در سبسڈی دیتے رہتے ہیں۔ آپ کو چاہئے کہ آپ جو پیسے سبسڈی میں دے رہے ہیں اس سے کوئی کارخانے اور فیکٹریاں کھڑی کر دیں یعنی کوئی ایسے کام کریں جن سے employment generate ہو تاکہ لوگوں کو خودداری سے اپنا روزگار کمانے کے مواقع ملیں، نہ کہ آپ لوگوں کو بھکاری بناتے جائیں۔ ہم نے سبسڈی کی ایک ایسی عادت ڈالی ہوئی ہے آپ کوئی محکمہ دیکھ لیں یا کوئی شعبہ ہائے زندگی دیکھ لیں ہم اُس میں سبسڈی دیتے جا رہے ہیں لیکن employment generate ہی نہیں کرتے۔ ایک چائنیز کہاوت ہے Feed a man a fish, you feed for a day. Teach a man to fish, you feed him for life. اگر اس کہاوت کی گہرائی کو سمجھنا چاہیں تو میں آپ کو بتاؤں کہ ہم نہ صرف پنجاب بلکہ پورے پاکستان میں سبسڈیز دے دے کر ہر محکمے اور ہر ادارے کا بیڑہ غرق کر دیا ہے۔ کسی محکمے یا کسی ادارے کو آج تک خودمختار کیا ہی نہیں ہے ہم نے employment generate کرنے کی کوشش ہی نہیں کی تو اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا صوبہ اور ہمارا ملک آگے بڑھے اور ہم ترقی کریں تو ہم پچھلی کئی دہائیوں سے جس غلط روش پر چل رہے ہیں اس کو بدلنا ہو گا۔

جناب سپیکر! یہاں پر کافی دوستوں نے کہا کہ یہ ایک عوامی بجٹ ہے۔ یہ عوامی بجٹ نہیں ہے جب سے میں دیکھتا آ رہا ہوں یہاں پر ٹھیکیداروں کے لئے بجٹ بنتے آ رہے ہیں۔ اس ADP کو اس ایوان کے ممبر اتنے غور سے نہیں پڑھتے، جتنے غور سے اس ADP کو اس ملک کے ٹھیکے دار پڑھتے ہیں۔ جس دن یہ بجٹ پاس ہو گا ان Treasury Benches کے اراکین کے گھروں اور ان کے ڈیروں پر ٹھیکیداروں کی لائنیں لگ جائیں گی۔ ہر بندہ اپنی اپنی پرچی لے کر کھڑا ہو گا کہ مجھے یہ ٹھیکہ مل جائے گا، مجھے یہ ٹھیکہ مل جائے گا تو یہ بجٹ ٹھیکیداروں کے لئے بن رہا ہے یہ عوام کے لئے نہیں بن رہا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں پچھلے 76 سالوں میں یہ جاننا چاہوں گا کہ کوئی ایک گلی، کوئی ایک محلہ، کوئی ایک شہر ایسا دِکھا دیں جس میں آپ نے ضرورت زندگی مہیا کی ہوں۔ ہم 76 سالوں میں ہزاروں ارب روپے اُڑا چکے ہیں ہم نے آج تک کوئی گلی ایسی نہیں بنائی، کوئی ایک محلہ ایسا نہیں بنایا جہاں پر 24 گھنٹے بجلی ملتی ہو، جہاں پر 24 گھنٹے uninterrupted گیس کی سپلائی ملتی ہو، کوئی اسی جگہ نہیں ہے جہاں پر آپ کو پینے کا صاف پانی مہیا ہو، کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں پر سیوریج کا نظام بالکل ٹھیک ہو تو ہم نے 76 سالوں میں کیا achieve کیا ہے؟

جناب سپیکر! آپ اپنے ملک اور اپنے صوبے کا تعلیم کا نظام دیکھ لیں آج بھی out of school children 26 million ہیں پھر بھی آپ نے ایجوکیشن کو emergency declare نہیں کیا لیکن وفاق نے ایجوکیشن کو emergency declare کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! کل یہاں پر دوستوں نے بات کی کہ پنجاب کا سارا بجٹ لاہور شہر پر لگ جاتا ہے میں اُن کی تصحیح کرنا چاہوں گا اُن کی بات کافی حد تک درست ہے۔ لاہور پر بجٹ لگتا تو ضرور ہے لیکن لاہور شہر سے پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کو اگر ختم کر دیا جائے تو یہاں پر صرف slums ہی بچتے ہیں اور میرا حلقہ بد بختی سے اُن slums پر مشتمل ہے جہاں پر آپ کی وزیر اعلیٰ محترمہ مریم نواز شریف صاحبہ کی رہائش ہے، وزیر اعظم میاں محمد شہباز شریف صاحب کی رہائش ہے اور اسی حلقے میں میاں محمد شہباز شریف صاحب MPA بھی منتخب ہوئے تھے جب وہ پچھلی دفعہ وزیر اعلیٰ پنجاب رہے تھے۔ اس کے باوجود آج بھی رائیونڈ شہر میں ایک سرکاری ہائی سکول بھی نہیں ہے۔ رائیونڈ کو 2012 میں تحصیل کا درجہ دے دیا گیا لیکن آج بھی وہاں پر تحصیل کے کوئی دفاتر نہیں ہیں، نہ وہاں پر عدالتیں پہنچائی گئیں، نہ وہاں پر ہسپتال ہے حتیٰ کہ رائیونڈ یونین کونسل میں سرکاری ہائی سکول تک نہیں ہے۔ وہاں سے وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم ہونے کے باوجود یہ حالات ہیں اور Treasury Benches پر بیٹھے ہوئے کچھ دوست claim کرتے ہیں کہ رائیونڈ ان کا لاڑکانہ ہے یہ کیسا لاڑکانہ ہے؟ جہاں پر آج تک آپ نے نہ پینے کا صاف پانی مہیا کیا یہاں تک کہ لوگوں کو دفنانے کے لئے قبرستان کی جگہ تک نہیں ہے۔ آج تک جتنی اموات ہو رہی ہیں قبروں کے اوپر قبریں بن رہی ہیں۔ آپ لاہور میں میانی صاحب قبرستان کو دیکھ لیں یہاں قبروں کی منزلیں کھڑی کر دی گئی ہیں تو یہ کیا planning کر رہے ہیں؟ ایک محکمہ آتا ہے وہ سڑک بناتا ہے دوسرا محکمہ آتا ہے وہ گیس

کا پائپ بچھانے کے لئے سڑک توڑ دیتا ہے، تیسرا محکمہ آتا ہے وہ سیوریج لائن بچھانے کے لئے سڑک توڑ دیتا ہے۔ ہم 70 سالوں میں آج تک یہ ہی طے نہیں کر سکے کہ ہم نے planning کیا کرنی ہے۔ پوری Planning Division بنی ہوئی وہ اتنے سالوں سے کیا کر رہی ہے؟ 20 سال کا plan بنا کر دے دیں کہ ہم نے اس علاقے میں یہ کام کرنا ہے محکمے آئیں، بیٹھیں اور planning کر کے بتائیں کہ ہم نے آج سڑک پر کام شروع کرنا ہے تو سیوریج والے آئیں وہ سیوریج کا کام شروع کریں اور دوسرے محکمے بھی اپنا اپنا کام کریں۔ ہوتا یہ ہے کہ ایک محکمہ سڑک بناتا ہے دوسرا محکمہ اُس کو توڑنا شروع کر دیتا ہے اور اگلے سال کے ADP میں وہی سڑک پھر سے کروڑوں روپے کھا جائے گی۔ demo dictatorship ایک concept ہے یہ لفظ democracy and dictatorship کا combination ہے۔ یہاں پر کافی دوست بات کر رہے تھے اس ملک کے اندر پچھلے کئی مہینوں سے ہم ظلم و بربریت دیکھتے آ رہے ہیں یہ حکومت بنے ہوئے آج لگ بھگ 4 مہینے ہو چلے ہیں اس سے پہلے کا الزام ہم آپ پر نہیں لگاتے۔ جی، ٹھیک ہے اس وقت نگران حکومت تھی لیکن چار ماہ سے آپ کی حکومت میں جو ظلم و بربریت ہو رہی ہے جمہوریت کی آڑ میں آمریت یہاں پر پنپ رہی ہے۔ اس کو اگر آج نہ روکا گیا تو کل کو یہ پھندا کسی کے گلے میں بھی fit ہو سکتا ہے۔ اس میں آپ بھی آ سکتے ہیں اور ہم بھی آ سکتے ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ رانا افضال حسین!۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، جناب محمد نعیم صفدر!

جناب محمد نعیم صفدر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں سب سے پہلے اپنی قائد وزیر اعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف، وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن اور ان کی جملہ ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک ایسا متوازن بجٹ پیش کیا ہے جو نہ صرف پنجاب کے عوام کی امنگوں کے مطابق ہے۔ ہماری حکومت نے جس طرح کام کیا ہے خصوصی طور پر وزیر اعلیٰ صاحبہ کی 100 دن کی کارکردگی کو آپ دیکھتے ہیں تو الحمدللہ آپ جس بھی شعبے میں جائیں اور جس بھی ادارے کو دیکھیں وہاں پر اصلاحات کا کام بڑی تیزی سے شروع ہے۔ ابھی چند دن پہلے عید الضحیٰ کا تہوار گزرا ہے۔ یہ وہی پنجاب ہے اور یہ وہی پنجاب کے اضلاع ہیں جہاں پر عید کے بعد قربانی کے جانوروں کی آلائشیں دنوں میں نہیں ہفتوں اور مہینوں تک پڑی رہتی

تھیں۔ ان سے غلاظت، بدبو اور بیماریاں پھیلتیں تھیں لیکن میں اپنی قائد اور ان کی ٹیم کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جن میں ہم اور آپ بھی شامل ہیں۔ ہم نے الحمدللہ دن رات محنت کی کام کیا اور آج آپ کو اور ہمیں یہ کہنے کی ضرورت یا دکھانے کی ضرورت نہیں ہے کہ ہم نے یہ کیسے کیا ہے۔ یہ آپ کے اور ہمارے احباب اس بات کے معترف ہیں کہ جو تبدیلی کا نعرہ تھا تو وہ باتوں اور تقریروں میں تھا عملی طور پر مثبت تبدیلی کا مظاہرہ آج پنجاب میں عوام دیکھ رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اس بات پر اپنی ہی گورنمنٹ کو ان کے رفقاء کو اور اپنی ٹیم کو مبارکباد بھی دیتا ہوں۔ میں وقت کی کمی کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی بات کو points میں convert کروں گا۔ اس بجٹ میں جس طرح ایجوکیشن، ہیلتھ اور خصوصی طور پر سوشل سیکٹر پر توجہ دی گئی ہے۔ یہ بڑا زبردست قدم ہے۔ آپ نے جو اعدادوشمار اور جو سکیمیں بجٹ میں دکھائی ہیں اور بتائی ہیں مجھے یقین ہے کہ ہم ان پر عمل کر جائیں تو ان شاءاللہ یہ پنجاب کی تقدیر بدلنے میں اہم قدم ہو گا۔ آپ نے یہاں پر دیکھا کہ زراعت کے حوالے سے بہت سی تقاریر ہوئیں اور کسان کے مسائل پر بات ہوئی۔ ہمیں اس بات پر کوئی شک نہیں ہے اور اس بات پر کوئی اعتراض بھی نہیں ہے کہ ان کے مسائل کو حل کیا جائے اور ان کو فوری طور پر دیکھا جائے لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہاں پر انڈسٹری کو بھی دیکھا جانا ضروری ہے۔ میرا تعلق چونکہ قصور شہر سے ہے وہاں پر جو دو بڑی انڈسٹریز ہیں جن کا پاکستان میں بڑا بھرپور عمل دخل رہا ہے ان میں ایک لیدر انڈسٹری اور ایک کپڑے کی انڈسٹری ہے۔ یہ گورنمنٹ کی نااہلی کہہ لیں، بین الاقوامی حالات کہہ لیں، کورونا جیسی وبا کو دیکھ لیں بہت سے مسائل جڑتے گئے اور آج یہ دونوں انڈسٹریز انتہائی down stream پر ہیں۔ یہاں ایک ایسا کسان پیکج دیا گیا ہے۔ میں بجٹ کی کتابوں میں دیکھ رہا تھا کہ گارمنٹ سٹی کا قیام بہت ضروری ہے اس کو بھی بڑھائیں اور اس کے ساتھ ساتھ انڈسٹری کے ان دو شعبوں کو بھی لے کر چلیں۔ زراعت ہمارے ملک کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے تو یہ بھی اس کے ساتھ major elements ہیں۔ ان پر توجہ دینا بھی بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے عرض کروں گا کہ میاں شہباز شریف صاحب کے دور سے Laptop کی ایک سکیم چلتی آ رہی تھی۔ اس کو دوبارہ سے شروع کیا گیا ہے۔ اس سکیم کا

یقینی طور پر فائدہ ہے۔ ہمارے نوجوان بچے اور بچیاں اس سے فائدہ لیتے ہیں لیکن میری اس کے context میں ایک گزارش ہو گی کہ ہمارے جو ادارے IT سے متعلقہ ہیں، وہ ٹیکنیکل ادارے ہیں، وہاں پر جو online influencers ہیں ان کے حوالے سے جدید کورسز کرائے جائیں۔ ابھی سندھ میں ایک چھوٹی سی practice کی گئی تو یقین مانیں کہ وہاں پر بڑا ریونیو بھی آیا ہے اور نوجوان نسل کو آگے بڑھنے کا موقع بھی ملا ہے۔ ہمیں ان Laptops کا فائدہ اس sense میں بھی لینا چاہئے۔ ہمیں آج Master کئے بہت سے بچے ملیں گے جو بے روزگار ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب جو وقت ہے اور جو وقت آ رہا ہے وہاں پر skilled persons کی ضرورت ہے اور انہیں جگہ ملے گی۔ ہمارے پاس skilled labour کی unfortunately کمی ہے۔ اس کو cover کرنے کے لئے ہمیں اس چیز کا فائدہ لینا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں اس کے ساتھ ساتھ تعلیم کے حوالے سے عرض کروں گا کہ جو PEEF کا ادارہ ہے۔ یہ بات جب اپنے دور کی کریں گے تو پھر شاید یہ بُرا مانیں گے۔ اس ادارے کو الحمدللہ میاں شہباز شریف صاحب نے بطور وزیر اعلیٰ بنایا تھا۔ اس وقت بہت تنقید ہوئی لیکن جب اس کے نتائج آئے تو آپ نے دیکھا کہ یہ صرف پنجاب کی حد تک نہیں ایک layman کے بچے کی حد تک بھی اس کے فوائد پہنچے تھے۔ اس چیز کو درمیان میں سیاست کی نذر کر دیا گیا۔ میری آج آپ کے توسط سے گزارش ہو گی کہ بجٹ میں جو فنڈز رکھے گئے ہیں ان کو بھی استعمال کیا جائے اور اس پراجیکٹ کو مزید آگے بڑھایا جائے تاکہ اس کے فوائد عام آدمی تک پہنچیں۔

جناب سپیکر! میں اپنے حلقہ کے حوالے سے چند گزارشات آپ کے ذریعے کرنا چاہوں گا۔ الحمدللہ یہ پنجاب اسمبلی کا وہی ایوان ہے۔ میں نے یہیں پر کھڑے ہو کر اپنے حلقہ کے لئے گرلز کالج مانگا تھا، الحمدللہ وہ وہاں بنا اور موجود ہے۔ میں نے سپورٹس کمپلیکس مانگا وہ بھی بنا۔ میں نے روڈ انفراسٹرکچر کے حوالے سے باتیں کیں وہ ساری باتیں مکمل ہیں۔ الحمدللہ مجھے آج بھی یقین ہے کہ میاں مجتبیٰ صاحب موجود ہیں ہماری باتیں لکھ بھی رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اب وقت اور حالات کے مطابق ہمیں بلھے شاہ IT یونیورسٹی کی اشد ضرورت ہے۔ میرے قصور سے تعلق رکھنے والے ساتھی بھی یہاں پر بیٹھے ہیں۔ میرے خیال میں وہ بھی یقینی طور پر اس بات کی تائید کریں گے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کالجز ضروری ہیں، سکولوں کو upgrade کرنا ضروری بھی ہے

لیکن جدید تعلیم اور بچوں کی سہولت کے لئے یونیورسٹی کا قیام بھی ضروری ہے۔ یہاں ابھی میاں صاحب نے کہا کہ میڈیکل کالج across the board کسی سیاسی وابستگی کے بغیر آپ ہر ضلع میں اگر ہر ضلع نہیں تو ہر ڈویژن لیول پر ایک میڈیکل کالج اور ٹیکنالوجی کالج کا قیام ممکن بنائیں۔ اس سے ہمارے پاس ایک ایسی force تیار ہو گی جس کو ہم ایک direction دیں اور جو ہمارے ملک کی ترقی میں کارآمد ثابت ہو۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے آخر میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ لاہور اور قصور تقریباً connected ہیں لیکن بدقسمتی ہے کہ وہاں پر پبلک ٹرانسپورٹ کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ اس کو دیکھا جائے۔ اس الیکشن کی مہم میں وزیراعظم میاں شہباز شریف صاحب نے یہ اعلان کیا تھا کہ میٹرو بس جو گجومتہ تک ہے اس کو قصور تک لے کر جائیں گے۔ اس منصوبے کو consider کیا جائے۔ میٹرو بس قصور تک جانے سے لاہور اور قصور کا فاصلہ مزید سمٹ جائے گا اور عوام کو بہت سہولت ہو گی۔

جناب سپیکر! میں ایک آخری بات اپنے DHQ ہسپتال کے حوالے سے آپ کے توسط سے ضرور کروں گا کہ ہماری یہ خواہش اور کوشش رہی ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ ہم کوشش کرتے رہیں گے۔ ہمارا DHQ ہسپتال 1976 میں دو سے اڑھائی سو بستروں کا ہسپتال بنا تھا۔ آج وہ تین سے ساڑھے تین سو بستروں پر مشتمل ہے۔ آپ یقین مانیں کہ 55 /50 سالوں کے جو حالات ہیں وہ آپ کے سامنے ہیں۔ ہماری مودبانہ گزارش ہے کہ آپ اس ہسپتال کو ٹیچنگ ہسپتال declare کریں اور اس کے بستروں کی تعداد ساڑھے تین سو سے بڑھا کر کم از کم چھ سو یا سات سو بستروں تک کا ہسپتال بنائیں۔ اس طرح یہ ہسپتال پورے ضلع کو cover کرلے گا۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب اویس ورک!

جناب محمد اویس: جناب سپیکر! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللھم صلی علی محمد و علی ال محمد۔ میں اپنی تقریر سے پہلے کیونکہ ہمارے کچھ دوست جو ہیں جنہوں نے غالباً بجٹ کو دیکھا بھی نہیں اور جس طرح تعریف کر رہے ہیں اس میں ایک شعر کہنا چاہوں گا کہ:

کتنے بے درد ہیں سر سر کو صبا کہتے ہیں
کیسے ظالم ہیں ظلمت کو ضیا کہتے ہیں
جبر کو میرے گناہوں کی سزا کہتے ہیں
میری مجبوری کو تسلیم و رضا کہتے ہیں
غم نہیں گر لب اظہار پر پابندی ہے
خاموشی کو بھی ایک طرز نما کہتے ہیں
کل بھی حق بات کل بھی حق بات

یہ جناب سپیکر عمران خان کی طرف سے قیدی نمبر 804 کی طرف سے۔

کل بھی حق بات جو کہنی تھی سردار کہی
آج بھی پیش بتا نام خدا کہتے ہیں

جناب سپیکر! میں نے جب وزیر صاحب کی تقریر سنی تو تقریر کے آغاز میں اس کو کسان دوست بجٹ کہا گیا اس کے اندر کہا گیا کہ ہمارا ایگریکلچر 23 فیصد GDP کو سپورٹ کرتا ہے 37 فیصد ہمارا human resource ایگریکلچر سے منسلک ہے۔ تو یہ اس ٹائم پر کیوں نہیں یاد تھا جس ٹائم پر گندم خریدنے کا وقت آیا تھا۔ اس ٹائم پر یہ کیوں نہیں یاد تھا جب کسان پُر امن احتجاج کرنے آئے تھے تو ان کو مال روڈ سے گرفتار کیا گیا تھا ان کا مذاق اڑایا گیا ان کے اوپر لاٹھی چارج کیا گیا ان پر تیزاب پھینکے گئے یہ کسان اس ٹائم پر کیوں نہیں یاد تھا۔ پانچ لاکھ کسان خاندانوں کے لئے 75۔ارب روپے قرضے کا اعلان کیا ہے۔ ایک بلین ڈالر کا نقصان ہوا ہے اور یہ اب 75۔ارب روپے کا package کسانوں کو دے رہے ہیں۔ اگر آپ نے گندم خریدی ہوتی تو یہ پنجاب کا کسان اتنا محنت کش ہے کہ شاید اس حکومت کو قرضہ دے دیتا۔ آپ اس کسان کو محنت کرنے دیں آپ نے جو ان سے گندم کا وعدہ کیا اور بعد میں جو 3900 روپے کے ریٹ کے حساب سے ان کے ساتھ زیادتی کی گئی۔ اور پھر ایک اس میں وزیراعلیٰ صاحبہ کی طرف سے one billion special meal program for the schools announce کیا گیا ہے۔ تو اس میں ایک ارب روپے پنجاب کے سکولوں کے بچوں کی خوراک کے لئے announce کیا گیا ہے۔ 40 لاکھ بچے ہیں جو خوراک کی کمی کا شکار ہیں 34 فیصد اس صوبے کے جو بچے ہیں ان کا قد اپنی عمر سے کم رہ گیا ہے 10 فیصد under weight ہے۔

سی ایم آفس کے کچن کے لئے اربوں روپے اور ان غریب بے سہارا بچوں کے لئے صرف ایک ارب روپے یہ ظلم کی انتہا ہے زیادتی ہے اس قوم کے حال کے اوپر رحم کھایا جائے۔ اگر ایجوکیشن کی بات کی جائے تو آج تین کروڑ سے زیادہ بچے جو ہیں وہ سکولوں سے باہر ہیں پوری دنیا میں ہمارا پہلا اور دوسرے نمبر میں میچ چلتا رہتا ہے جو بچے جن کو سکول جانا چاہئے سکولوں سے باہر ہیں کبھی ہم پہلے پر آجاتے ہیں کبھی ہم دوسرے پر آجاتے ہیں لیکن اس کی بھی وجہ ہے کیسے ماں باپ اپنے بچوں کو سکول بھیجیں کہ جب کہ 24 فیصد خواتین کا اگر صرف دیکھا جائے تو 24 فیصد خواتین جنہوں نے ماسٹر کی ڈگری حاصل کی ہے آج وہ بھی unemployed ہیں۔ تو وہ کیسے اپنے بچوں کو سکولوں میں بھیجیں نہ employment کے معاملے کو ایڈریس کیا جارہا ہے نہ ہیلتھ کے معاملے کو ایڈریس کیا جارہا ہے۔ یہ میں ابھی دیکھ رہا تھا 40 کروڑ روپیہ رکھا گیا ہے ہیلی کاپٹر کے لئے یہ ہیلی کاپٹر اگر لاہور میں آپ کھڑا کر دیں گے تو یہ ساؤتھ پنجاب سے کیسے مریض کو لے کر آئے گا۔ میرے حلقے کے لئے تین ہیلی کاپٹر چاہئیں ایک آپ مجھے شرقپور میں، ایک شیخوپورہ میں دیں اور ایک مجھے کوٹ عبدالمالک میں ہیلی کاپٹر دے دیں۔ ایک ہیلی کاپٹر ساڑھے 13 کروڑ کے صوبے کے اندر کیسے پورا ہو گا یہ صرف مذاق ہے یہ وہی ٹک ٹاک کے اوپر گورنمنٹ چلانے والی بات ہے۔ یہ اجلاس شروع ہوئے کتنی دیر ہو چکی ہے ہر ایک منٹ میں کسی نہ کسی پاکستانی کو ہارٹ اٹیک ہو رہا ہے ہمارے تین کروڑ سے زیادہ مریض شوگر کے مرض میں مبتلا ہیں۔ آج میں یہ ریسرچ پڑھ رہا تھا جو رات کو شائع ہوئی تھی کہ اگر اس پر قابو نہ پایا گیا تو آئندہ ایک دو سال میں یہ مریض تین کروڑ سے چھ کروڑ ہو جائیں گے اور شوگر کی وجہ سے ہر روز کی بنیاد پر 300 سے زیادہ مریضوں کے جسم کے مختلف اعضاء کو کاٹا جاتا ہے۔ لیکن اس میں کہیں پر نظر نہیں آرہا کہ ہیلتھ ایمرجنسی نافذ کی گئی ہو ہسپتالوں میں بیڈ نہیں مل رہے ڈاکٹر مریضوں کو غلط دوائیں دے رہے ہیں خسرے کی بیماری کے اوپر ایک واقعہ بھی پیش آیا۔ ہم نے ہمیشہ سنا تھا کہ ایسٹ پنجاب ویسٹ پنجاب کا موازنہ۔ جنوں اسی چڑھدا تے لہندا پنجاب کہندے آں جناب سپیکر! اللہ جاندا اے وڑدہ پنجاب پہلی واری ویکھ رے آں۔ اتنے ظلم کی انتہا ہے اتنی زیادتی ہے نہ لوگوں کو روٹی مل رہی ہے نہ علاج مل رہا ہے نہ عزت مل رہی ہے۔ میں بات نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن چودھری پرویز الٰہی صاحب پر جس طرح بات کی گئی چودھری پرویز الٰہی صاحب کی

یہاں پر ہر روز بات کی جاتی ہے کیا یہ نہیں یاد کروایا گیا کہ حمزہ شہباز کی production order کے لئے ان کی فیملی کو ملوانے کے لئے چودھری صاحب سپیشل اجلاس بلایا کرتے تھے اور یہاں چیمبر میں ان کی فیملی کو ان سے ملواتے تھے۔ کیا ہم کسی کی اچھی بات کا ذکر نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر! میں نے یہ نظم پڑھنی نہیں تھی لیکن میں یہ نظم پڑھ رہا ہوں وزیر موصوف نے جس طرح آج بجٹ کا آغاز کیا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ نظم پڑھنا بھی ضروری ہے۔جی میں بس ایک دو منٹ اور لوں گا۔ ایک SL4 کا میں نے پچھلی دفعہ بھی ذکر کیا تھا میرے حلقے کے کچھ مسائل ہیں اور وہاں پر بالکل infrastructure پانی کا، سیوریج کا، ہسپتال کا، ابھی کچھ دن پہلے وہاں پر ہسپتال میں ایک جوان لڑکا اس کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا اور وفات پا گیا تھا اور ڈاکٹر نے اس کی ECG تک نہیں کی اور وہ مریض کو کہتے رہے کہ اس کو معدے کا مسئلہ ہے اس کو یہاں سے لے جائیں اور وہ ECG کرنے سے بھی قاصر تھے۔ یہ نظام اس ٹائم چل رہا ہے۔ یہ ایک آخری نظم پڑھوں گا کیونکہ اس ملک میں بہت ظلم اور زیادتی ہو رہی ہے ایک ہی شخص رہ گیا ہے وہ ایک ہی شخص ہے جس کو اڈیالہ جیل میں اس حکومت نے بند کیا ہے ناجائز جھوٹے کیسوں کے اندر جس کے فیصلے وہ ہر عدالت سے بری ہو رہا ہے اور وہ 50 روپے کے اشٹام پیپر کے اوپر اس ملک کو چھوڑ کے نہیں جا رہا وہ اس قوم کے فیصلے کا انتظار کر رہا تھا میں ان لوگوں کو ملا ہوں، خدا کی قسم میں نے ان لوگوں کو دیکھا ہے جنہوں نے 8۔ فروری کو عمران خان کو ووٹ ڈالے اور ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے کہ انہوں نے سمجھا کہ ہم نے اس قوم کا جو ایک قرض تھا وہ ادا کیا آٹھ فروری کو ووٹ ڈال کر میں صرف دو منٹ لوں گا میں اللہ کو حاضر ناظر جان کر آپ سے ایک بات کہتا ہوں میں اپنی ذاتی بات آپ سے کرتا ہوں میں نے شاید ایک یا دو بار الیکشن کے دنوں میں اللہ سے ضرور دعا مانگی ہو گی کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامیابی دے دے۔ یہ اتنی بڑی ذمہ داری ہے کہ میں اللہ کو حاضر ناظر جان کے کہہ رہا ہوں کہ میں نے اپنے حق میں ایک یا دو بار کے علاوہ شاید کبھی دعا نہ کی ہو گی کہ اللہ مجھے اس ایوان کے اندر لے کر آئے کیونکہ یہ اتنا بڑا امتحان ہے اور مجھے ترس آتا ہے ان لوگوں کے اوپر جو جعلی فارم 47 کے اوپر یہاں آکر بیٹھ گئے وہ کیسے جواب دیں گے اور ایک ہمارے قیدیوں کو دیکھیں آپ میں میاں محمود رشید صاحب کو مل کے آیا ہوں میں رسول خدا ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ سنانے جا رہا ہوں کہ آپ کے پاس کچھ قیدی لائے گئے ان قیدیوں کو جب رسیاں باندھی گئیں اور ان کو جب وہاں رکھا گیا تو صبح کچھ اصحاب نے دیکھا کہ نبی پاک ﷺ کے چہرے پر ایک عجب تاثر ان کو نظر آیا تو انہوں نے آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو آپ

نے ان کے ہاتھوں پر رسیاں باندھی ہیں ان رسیوں کو جب آپ نے tight کیا تو جب وہ ہلتے ہیں تو ان کو تکلیف ہوتی ہے تو اس تکلیف سے مجھے بے چینی ہو رہی ہے۔ ادھر میاں محمود رشید کو ٹانکے لگے ہوئے ہیں اور اس کو آپ ہسپتال سے لے کر چلے گئے ہیں۔ یہ انسانیت پر ظلم ہے یہ قوم جب تک اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق زندگی نہیں گزارے گی یہ ملک نہیں چل سکتا:

جس دیس سے ماؤں بہنوں کو
اغیار اٹھا کر لے جائیں
جس دیس سے قاتل غنڈوں کو
اشراف چھڑا کر لے جائیں
جس دیس کی کورٹ کچہری میں
انصاف ٹکوں پر بکتا ہو
جس دیس کا منشی قاضی بھی
مجرم سے پوچھ کے لکھتا ہو
جس دیس میں حاکم ظالم ہوں
سسکی نہ سنیں مجبوروں کی
جس دیس میں آٹے چینی کا
بحران فلک تک جا پہنچے
جس دیس کے عہدیداروں سے
عہدے نہ سنبھالے جاتے ہوں
اس دیس کے ہر اک لیڈر پر
سوال اٹھانا واجب ہے
اس دیس کے ہر اک حاکم کو
سولی پہ چڑھانا واجب ہے

آج ہمارے ساتھ جو کرنا ہے کر لو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترم زبیر خان بلوچ!

جناب محمد زبیر خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ تمام تعریفیں اس ذات کے لئے جو تمام تعریفوں کے لائق ہے اور سلام ہے ان ہستیوں پر جن کو پیدا کرنے والا پیدا کرتے ہی درود میں مصروف ہو گیا۔ میں اپنے قائدین میاں نواز شریف صاحب، میاں محمد شہباز شریف اور اپنی ہر دلعزیز بڑی بہن محترمہ مریم نواز صاحبہ کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے اس سال 25-2024 کا عوام دوست اور ٹیکس فری بجٹ پنجاب کے عوام کے لئے پیش کیا۔

جناب سپیکر! لودھراں کے حوالے سے میں چند گزارشات آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ آپ لودھراں کو بہتر جانتے ہیں کیونکہ آپ میرے ملحقہ حلقہ سے ہیں۔ ہمارا شہر ریلوے gates کی زد میں ہے اور دو حصوں میں بٹا ہوا ہے جس کے لئے پچھلے کئی ادوار سے میں بھی کوشش کر رہا ہوں کہ ہمیں کوئی ایک دو fly overs یا انڈر پاس دیئے جائیں جس سے ہمارا شہر connect ہو جائے۔ 2016 میں ایک بہت بڑا حادثہ وہاں پر ہوا تھا جس کی وجہ سے خواجہ سعد رفیق صاحب اس وقت وزیر ریلوے کی حیثیت سے وہاں پر گئے اور انہوں نے وہاں پر جا کر 11 بچوں کی ایک ریلوے پھاٹک پر اموات ہوئی تھیں، فاتحہ خوانی کی اور وہاں پر انڈر پاس یا fly over کا اعلان کیا لیکن ہماری شومئ قسمت کہ وہ نہ بن سکا۔ آپ سے اور محکمہ سے گزارش کروں گا کہ ہمیں وہ انڈر پاس یا fly over فی الفور دیا جائے کیونکہ ہمارے لودھراں کے عوام کا بڑا دیرینہ مطالبہ ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے پاس ہیلتھ میں DHQ ہسپتال لودھراں بہت ہی خوب صورت ہسپتال ہے۔ ہمارے ہاں تھیلیسیمیا کی شرح بھی پنجاب میں قدرے زیادہ ہے تو ہمیں وہاں پر ایک تھیلیسیمیا سنٹر دیا جائے کیونکہ بہاولپور مریضوں کو refer کیا جاتا ہے جہاں پر کافی رش ہوتا ہے اور ہمارے ضلع لودھراں کے بچوں کو 15 دنوں کے بعد خون کی جو بوتل لگنی ہوتی ہے اس کے لئے ایک ایک مہینہ لگ جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں ریکروٹمنٹ کے حوالے سے بات کروں گا کہ ہمارے لودھراں میں کافی seats پچھلے کافی عرصہ سے خالی پڑی ہوئی ہیں اور بہت سارے مسائل ہیں تو اس حوالے سے بھی خالی اسامیوں کو fill کیا جائے اور ہمارے مسائل حل کئے جائیں۔ میں آپ سے گزارش

کروں گا کہ ہمارے دیرینہ مطالبات خدارا! صرف کارروائی کا حصہ نہ رہ جائیں بلکہ جو آواز یہاں اٹھائی جا رہی ہے وہ آواز پایہ تکمیل تک پہنچنی چاہئے۔ وقت کی قلت کی وجہ سے میں آخر میں صرف ایک شعر کہہ کر اجازت چاہوں گا کہ:

مر جاتے ہیں جو دنیا سے کردار کے ساتھ
نام ان کا کبھی مٹتا نہیں آ دیکھ
اے دوست میں ہارا تو نہیں
میرا سر بھی پڑا ہے میری دستار کے ساتھ

پاکستان مسلم لیگ(ن) پائندہ باد اور پاکستان زندہ باد۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ، بلوچ صاحب! جناب غلام سرور ۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ محترم تشکل عباس وڑائچ صاحب!

جناب تشکل عباس وڑائچ: السلام علیکم۔ جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے اس اہم موقع پر بات کرنے کا وقت دیا۔ اس اسمبلی کی جتنی کارروائی ہے اس میں سب سے ضروری اور سب سے بڑا کام بجٹ کا ہے کہ اس بجٹ نے اگلے پورے سال کا اس عوام کا جو اس پر خرچ ہونا ہے اور جو آپ کو اس نے دینا ہے اس کا تمام حساب کتاب اس میں ہے۔ اس بجٹ کا اثر کم از کم اگلے دو سال تک رہتا ہے۔ بجٹ ہمیشہ balanced بنایا جاتا ہے کہ جس میں اخراجات اور ریونیو ایک جیسے رہیں۔ اس دفعہ جو بجٹ پیش کیا گیا ہے اور منسٹر صاحب نے بڑے جوش و خروش میں کہا کہ یہ پہلی دفعہ surplus budget ہے کہ ہمارے expenses کم ہیں اور ہمارا ریونیو زیادہ ہے۔ میں آپ سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ صوبہ پنجاب میں پہلے کون سی دودھ اور شہد کی نہریں بہہ رہی ہیں کہ جہاں پر صحت کے شعبہ کے لئے مزید پیسوں کی ضرورت نہیں ہے؟ منسٹر صاحب یہاں پر موجود نہیں ہیں اور وہ یہاں سے چلے گئے ہیں تو ہماری حکومت کی یہ seriousness ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وڑائچ عباس! منسٹر صاحب آ رہے ہیں اور ان کے واپس آنے تک منشاء اللہ بٹ صاحب آپ کے points note کر رہے ہیں۔

جناب تشکل عباس وڑائچ: جناب سپیکر! پہلے کون سی دودھ اور شہد کی نہریں بہہ رہی ہیں کہ آپ کا بجٹ surplus ہو گیا اور آپ کو کہیں spend کرنے یا خرچ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کو ہیلتھ پر spend کرنے کی ضرورت نہیں ہے، آپ کو کسان پر spend کرنے کی ضرورت نہیں، آپ کو ایجوکیشن پر spend کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور آپ کو جسٹس پر spend کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ جو کچھ آپ نے اس بجٹ میں دیا میں اس میں سے کچھ چیزیں گوش گزار کرنا چاہوں گا کہ آپ نے 271۔ارب روپے کا ہیلتھ اور 129۔ارب روپے ایجوکیشن کے لئے بجٹ allocate کیا ہے لیکن اس بجٹ میں ایک بھی پراجیکٹ گوجرانوالہ کے لئے نہیں ہے۔ میرا تعلق گوجرانوالہ سے ہے تو ہمارے ضلع کے DHQ ہسپتال کو پچھلے سال renovate کیا گیا تو ہم نے منسٹر صاحب سے پوچھا کہ آپ نے ایک ارب 27 کروڑ روپے اس ہسپتال کی renovation پر لگایا ہے تو آپ بتا سکتے ہیں کہ کس چیز پر لگایا گیا ہے تو منسٹر صاحب نے تب بھی آئیں، بائیں اور شائیں کیں اور کہنے لگے کہ پچھلی حکومت نے کچھ نہیں کیا۔ ہمارا سوال یہ ہوتا ہے کہ آپ نے یہ پیسے کہاں لگائے اور کیا آپ نے یہ پیسے صرف پتھر اور ٹائل پر لگا دیئے ہیں تو ہمیں یہ جواب ملتا ہے کہ پچھلے چار سالوں میں کچھ نہیں ہوا۔ ہم بھی تو آپ سے پوچھتے ہیں کہ پچھلے 35 سالوں میں آپ نے کیا کیا ہے کیونکہ 1985 سے لے کر 2024 تک 35 سال آپ کی حکومت رہی ہے۔ ہمارا یہ سوال کرنا نہیں بنتا اور آپ بار بار چار سال سناتے ہیں۔ آئیں ہمارے ساتھ چار سال کی حکومت کا حساب کر لیں اور آپ اپنے 35 سالوں کا حساب ہمیں دیں۔

جناب سپیکر! تقریباً 857۔ارب روپے کی disbursement through local governments ہو رہی ہے۔ بات یہ ہے کہ آپ اپنی local governments کا حال دیکھ لیں کہ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ کامونکی کے اندر ایک الیکٹریشن بھرتی ہوا تھا جس کے پاس اب انسپکٹر بلڈنگز کا اضافی چارج ہے تو آپ اس قسم کے لوگوں کے ذریعے آگے funding disburse کروانا چاہتے ہیں؟ اگر تو یہی صورتحال رہی تو آپ 857۔ارب روپے میں سے شاید صرف 57۔ارب روپے بھی

کسی ٹھیک جگہ پر نہ لگا سکیں۔ میرے شہر گوجرانوالہ کے اندر اس بجٹ میں کوئی road نہیں دیا گیا اور صرف تین سے چار roads ہیں جو کہ کامونکی کے اندر ہیں۔ 60 لاکھ کی آبادی کا میرا شہر ہے تو کیا اس شہر کو آپ نے دو سے تین roads دینے تھے؟ 143 ۔ ارب روپے میں سے آپ چند کروڑ روپے بھی میرے شہر کو نہیں دے سکے۔ میرے حلقے کی صرف ایک سڑک ADP میں ہے اس کے لئے بھی فنڈ جاری نہیں کئے گئے۔ میرا 5 لاکھ آبادی کا حلقہ ہے قلعہ دیدار سنگھ لدھے والا وڑائچ دو بڑے شہر ہیں۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز، آپ wind up کریں۔

جناب تشکل عباس وڑائچ: جناب سپیکر! مجھے تھوڑا سا ٹائم دیجئے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو بات کرتے ہوئے چھ منٹ ہو گئے ہیں۔

جناب تشکل عباس وڑائچ: جناب سپیکر! کوئی دس منٹ تو دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کے پاس بس آخری منٹ ہے آپ بات کر لیں۔

جناب تشکل عباس وڑائچ: جناب سپیکر! میرے حلقے میں ایک کالج ہے جس کی باہر کی باؤنڈری بھی نہیں ہے۔ آپ نے ایجوکیشن میں میرے ضلع گوجرانوالہ کو کچھ نہیں دیا میرا حلقہ تو بہت دور کی بات ہے۔ کیا یہ سارے کا سارا بجٹ صرف لاہور اور اس کے ارد گرد ان کی مرضی کے اضلاع کے لئے ہے؟ کیا ہمارا قصور یہ ہے کہ ہم لاہور سے تھوڑا دور بیٹھے ہوئے ہیں؟ کیا گوجرانوالہ والوں کا قصور یہ ہے کہ انہوں نے ہمیشہ (ن) لیگ کو ووٹ دیا ہے؟ اب جا کر پہلی دفعہ ہمیں ایک ٹیچنگ ہسپتال ملا ہے وہ بھی پچھلی گورنمنٹ کے دور میں ملا۔ میں کل پیپلز پارٹی کے دوستوں کی بات سن رہا تھا اُن کی ساری شکایتیں اپنی جگہ پر تھیں لیکن وہ ایک ٹکٹ میں دو مزے لینا چاہتے ہیں۔ وہ اپوزیشن میں بھی بیٹھنا چاہتے ہیں اور گورنمنٹ کا بھی حصہ بننا چاہتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آخر میں آپ کو ایک شعر عرض کروں گا۔ دوسری عالمی جنگ میں جب UK کی ہر چیز تباہ ہو گئی تو ونسٹن چرچل کے قریبی لوگ اُس کے پاس گئے اور کہا کہ آپ declare کر دیں کہ ہماری state ختم ہو گئی۔ اُس نے پوچھا کہ جب آپ لوگ عدالت جاتے ہیں تو کیا آپ لوگوں کو انصاف ملتا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ ہاں انصاف ملتا ہے۔ اُس وقت ونسٹن چرچل نے کہا تھا کہ اگر آپ کو انصاف ملتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ state قائم ہے۔ آپ اپنی

ایمانداری سے بتائیں کہ کیا ہماری state قائم ہے، کیا ہمیں انصاف مل رہا ہے؟ میں اپنی بات ایک شعر کے ساتھ ختم کرتا ہوں:

کچھ اصولوں کا نشہ تھا کچھ مقدس خواب تھے
ہر زمانے میں شہادت کے بس یہی اسباب تھے

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب احسن رضا خان!

جناب احسن رضا خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ماشاءاللہ اشعار کی بھرمار ہے تو میں بھی قصور کے ہمارے بلے شاہ کے چند اشعار سے اپنی تقریر کا آغاز کروں گا:

پیا ملن دی رُت آوے تے نچے من دا مور
بیلے دی خوشبو مچایا ویہڑے ویہڑے شور
تے گھنگرو ٹُٹ گئے دل نہ ٹُٹا گھنگرو سن کمزور
بلھے شاہ اساں مرنا ناہیں گور پیا کوئی ہور

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہاں پر کافی رونا دھونا ہے تو میں اپنے اپوزیشن کے ممبران سے پوچھوں گا کہ میاں نواز شریف صاحب کو اگر آپ ایک سائیڈ پر رکھیں تو پاکستان کی جو ترقی ہے، پاکستان کی جو ڈویلپمنٹ ہے وہ کس دور میں ہوئی اور کس نے کروائی؟ اصل میں ان کو نواز شریف کا فوبیا ہو چکا ہے۔ میاں نواز شریف وہ لیڈر ہے کہ جس نے پاکستان کو ایٹمی طاقت بنایا، کیا آپ کے اندر جرأت ہے؟ آپ تو ایک منٹ لگاتے اور یوٹرن لے کر لیٹ جاتے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میاں محمد نواز شریف جس نے پاکستان میں دہشت گردی کا خاتمہ کیا۔ میاں محمد نواز شریف وہ لیڈر ہے کہ جس نے تاریکی میں ڈوبے ہوئے پاکستان کو روشنیوں میں داخل کیا۔ میاں محمد نواز شریف اتنا mature اور ایک برداشت رکھنے والا لیڈر ہے جو پرائم منسٹر کا oath لینے کے بعد وہ آپ کے غلیظ لیڈر کے گھر بنی گالہ جاتا ہے۔ پھر وہ میاں نواز شریف صاحب سے کیا کہتے ہیں کہ ہمیں یہ بنی گالہ کی سڑک دے دو۔ پھر وہ سڑک میاں نواز شریف کے کہنے پر بنتی ہے۔ میاں نواز شریف وہ ہے کہ جب during campaign آپ کا لیڈر جب زخمی ہوتا ہے

تو وہ شوکت خانم ہسپتال جاتے ہیں۔ آج اُن جیسا کوئی جگرا لے کر آئے۔ آپ ابھی میاں نواز شریف کی جوتی کے بھی برابر نہیں ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج کا جو بجٹ ہے اس میں مریم نواز کی کاوش سے بہتری آئے گی اور آ رہی ہے۔انہوں نے تو چار سال اِن اداروں کا اور اِن شعبہ جات کا بیڑہ غرق کیا ہوا تھا۔مریم نواز نے صرف چار ماہ میں انہیں active کر کے دکھایا ہے۔ آپ ایجوکیشن لے لیں، ہیلتھ لے لیں انہوں نے چار سالوں میں ہمارے ہسپتالوں کو بوسیدہ کر دیا تھا۔ آج مریم نواز کی قیادت میں ہسپتالوں کی revamping،rehabilitation کی جائے گی اور BHU سے لے کر RHC تک پورا کام ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! اب میں اپنے حلقہ ضلع قصور کی طرف آتا ہوں۔ ہم لاہور کے نزدیک ضرور ہیں لیکن ہمارا ڈسٹرکٹ بہت backward ہے۔ اُس کی وجہ یہ ہے کہ اِن کے دو، دو منسٹر تھے۔اُس وقت ایک C&W کا منسٹر تھا جو پانچ سال اس پنجاب پر مسلط رہا اور 20,20 percent اور 30,30 percent کمیشن لیتا رہا۔ ایک اور منسٹر تھا جو بعد میں اِن کو ہی چھوڑ کر چلے گئے۔ میرے بھائی نے ایک بات کی کہ ہمارا DHQ کوئی چالیس سال پہلے بنا تھا اور ابھی تک جوں کا توں ہے۔ ہمارا ڈسٹرکٹ ہسپتال یہاں وزیر موصوف بیٹھے ہوئے ہیں میں اُن سے گزارش کروں گا کہ اِس کو upgrade کیا جائے۔ یہاں پر چھ بڑے شہروں میں ٹرانسپورٹ کا ذکر کیا گیا ہے۔ میری گزارش ہے کہ آپ ہر ڈسٹرکٹ لیول پر اِن کی پریکٹس کریں دیہات میں بسنے والے لوگوں کا بھی حق اتنا ہے جتنا ایک بڑے شہروں میں بسنے والے لوگوں کا ہے۔

جناب سپیکر! میری constituency میں بوائز کالج نہیں ہے میری گزارش ہے کہ اس کو ADP میں ڈالا جائے۔ میں میڈم مریم نواز شریف صاحبہ کا بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے ہمارے علاقے میں ایک روڈ چونیاں سے کنگن پور کو rehabilitation کے لئے اس ADP میں رکھ دیا ہے۔ میرا پورا علاقہ اور ہم میڈم کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ رانا اورنگزیب!

رانا اورنگزیب: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ جو حکومت تین چار ماہ سے آئی ہے۔ آپ یقین جانیں کہ اسی طرح ان کی طرف سے تین اور چار عذاب بھی نازل ہوئے ہیں۔ سب سے پہلے فارم 45 ختم کر کے فارم 47 لے کر آئے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! آپ بجٹ پر رہیں۔

رانا اورنگزیب: جناب سپیکر! اُس نے بجٹ پر تقریر کی ہے۔ انہوں نے totally نواز شریف صاحب پر تقریر کی ہے۔ اگر آپ نواز شریف کے کئی ماہ دیکھ لیں تو ہاتھ پر کبوتر تھا یا تندور والی سرکاری مشہور۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بجٹ پر رہیں۔

رانا اورنگزیب: جناب سپیکر! میں بجٹ پر آرہا ہوں، آپ پلیز مجھے پانچ منٹ دیں۔ ان کا جو دوسرا کارنامہ تھا انہوں نے کسانوں کو ذلیل کیا، کسانوں سے گندم نہیں خریدی اور انہوں نے جو یہ تیسرا بجٹ پیش کیا ہے۔ ہمارے اوپر ٹیکس دیکھ لیں تو ایسے لگے گا کہ USA والے ٹیکس لگائے ہیں اور جو ہمیں سہولیات دی جاتی ہیں وہ صومالیہ کے برابر ہیں۔ اگر ہم پنجاب میں دیکھ لیں تو یہ totally tax لاہور میں شفٹ کر دیں گے۔ یہ totally budget لاہور میں لگائیں گے۔ کیا ہم ماچس پر، صابن پر، تیل پر ٹیکس نہیں دیتے؟ آپ ہمارے روڈز دیکھ لیں اور ہمارے ہسپتال دیکھ لیں۔ میری تحصیل سرور شہید، آپ وہاں کا THQ ہسپتال دیکھ لیں۔ وہاں پر گردے واش کرنے والی مشین نہیں ہے۔ 200 مریض ہیں جب وہ مظفر گڑھ جائیں گے تو وہ سب سے پہلے ایمبولینس لیں گے اس کا کرایہ بھریں گے اس کے بعد جب وہ گردے واش کروا کر آئیں گے تو ان کی حالت کیا ہوگی؟ کیا وہ 60 کلومیٹر سفر کرنے کے قابل ہوگا لیکن انہوں نے لاہور کے علاوہ نہ تو کوئی شہر دیکھنا ہے اور نہ ہی کوئی علاقہ دیکھنا ہے۔ ہماری تحصیل سرور شہید جو چوہدری پرویز الٰہی نے بنائی تھی وہاں پر عدالتیں قائم ہو چکی ہیں لیکن ہم چاہتے ہیں کہ جو دفاتر باقی ہیں وہ بھی فعال کئے جائیں۔ اس کے بعد کل ہمارے ایم این اے میاں شبیر علی قریشی صاحب کے حکم پر ایک احتجاج ہوا تو آپ footages دیکھیں کہ ان کے ڈیرے پر پولیس گردی ہوئی ہے وہاں جو ورکرز تھے ان کو اٹھایا گیا، ان کے چھوٹے بھائی میاں احسن علی قریشی جو ایم پی اے ہیں ان پر FIR ہوئی ہے ابھی تو وہ اپنے ڈیرے سے باہر نہیں نکلے تھے اور وہ روڈ پر نہیں آئے تھے اگر روڈ پر بھی احتجاج کرتے تو پر

امن احتجاج کرنا تھا ابھی وہ ڈیرے کی چار دیواری سے باہر نہیں نکلے تھے لیکن آج جو ان پر دفعات لگی ہیں اور جن ورکرز کو اٹھایا گیا ہے یہ قابل مذمت ہے۔ آپ نے پولیس کے لئے 187۔ارب روپے رکھے ہیں لیکن ہمیں پتا ہے کہ آپ نے یہ ہماری خدمت کے لئے رکھے ہیں۔ وہ ہماری خدمت کرے گی وہ پی ٹی آئی والے ایم پی اے ہیں ان کی خدمت کے لئے رکھے ہیں لیکن ہم نے بھی اس کا حل ڈھونڈ لیا ہے ان شاءاللہ یہ جو تمام ایم پی اے بیٹھے ہیں ان کو ایک مشورہ دیتا ہوں کہ فی ایم پی اے دو خواجہ سرا اپنے ساتھ گن مین رکھ لیں ان شاءاللہ پولیس ان کے سامنے نہیں آئے گی۔ یہ ہر وقت نواز شریف کی بات کرتے ہیں تو میرا عمران خان جو لیڈر ہے وہ پانچ دہائیوں سے ہیرو ہے اگر پچاس سال سے پاکستان نے کوئی ہیرو پیدا کیا ہے تو صرف اور صرف عمران خان ہے اس نے اپنی آخرت بنالی ہے۔ آپ اقوام متحدہ کی speech اٹھالیں یا شوکت خانم کا اس کا کارنامہ دیکھ لیں تو اس کے ساتھ آپ جو یہ فارم 47 والے ہیں کبھی ان کو غدار بولیں گے میں یہ کہتا ہوں کہ ایک معذور آدمی اپنی ویل چیئر پر کے ٹو پہاڑی پر چڑھ سکتا ہے تو میرا ایمان ہے واللہ باخدا عمران خان غدار نہیں ہو سکتا۔ میں مان جاؤں گا کہ میرا قائد عمران خان غدار ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راناصاحب! آپ بجٹ پر تو بات کریں ناں۔ آپ بجٹ پر بات کریں۔

رانا اورنگزیب: جناب سپیکر! اگر آپ ہمیں بھی دائیں آنکھ سے دیکھ لیں۔یہ جو بات کریں آپ سنتے ہیں آپ کے جو یہ منسٹر مجتبیٰ شجاع الرحمٰن صاحب ہیں یہ جو بات کریں ہم سنتے ہیں یہ ہمارے بڑے لیڈر کے خلاف بولتے ہیں لیکن کیا ہم تھوڑی سی بات نہیں کر سکتے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راناصاحب! آپ wind up کریں۔

رانا اورنگزیب: جناب سپیکر! یہ جو ہمارے ممبرز اقتدار میں بیٹھے ہیں یہ شعر ان کے لئے ہے اور میں جلدی ہی اپنی speech ختم کروں گا:

تمھارے چہرے بتاتے ہیں تم نہیں جیتے
ورنہ جیت کہاں سوگوار ہوتی ہے

شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ محترمہ شازیہ رضوان!

محترمہ شازیہ رضوان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آج اپنے پارلیمنٹیرین کی طرف سے ایک شعر عرض کرنا چاہتی ہوں کہ:

میں حق پرستوں کے اک قبیل سے ہوں
جو حق پر ڈٹ گیا اسی لشکر قلیل سے ہوں
میں یوں دست و گریباں نہیں زمانے سے
میں جس جگہ کھڑا ہوں کسی دلیل سے ہوں

جناب سپیکر! میں اپنی CM محترمہ مریم نواز شریف صاحبہ کا ذکر کروں گی کہ انہوں نے ثابت کر دیا کہ وہ super iron lady ہیں جس طرح موجودہ ترقیاتی منصوبوں کے لئے وہ دن رات ایک کر کے کام کر رہی ہیں تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ واقعی حقیقی نمائندہ اور حقیقی لیڈر ہیں۔ جس طرح وہ ہر جگہ پہنچ کر عوام کے ساتھ گھل مل رہی ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے انہوں نے عوام کے دلوں میں اپنا گھر کر لیا ہے۔ مسلم لیگ (ن) کے دور حکومت میں ہمیشہ مخالفین کے ضمیر جاگ جاتے ہیں اور یہی مسلم لیگ (ن) کے پہلے چار ماہ کی جو کارکردگی ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ میری CM نے پانچ ماہ میں پانچ سے دس برسوں کا کام کر دیا ہے وزیراعلیٰ ان شاءاللہ پنجاب بھر کو دنیا میں ایک مثالی صوبہ بنائیں گی۔ مسلم لیگ (ن) ہی ملک کی ترقی اور خوشحالی کی ضامن ہے اور مسلم لیگ (ن) کے دور حکومت میں ترقی اور خوشحالی آئی ہے۔ ان شاءاللہ ہماری CM کو عام آدمی کے مسائل کا ادراک ہے چار مہینے کے دور حکومت میں صرف منصوبوں کا اعلان نہیں ہو رہا بلکہ ان کو عملی اقدامات پہنانے کے لئے ایک باقاعدہ منصوبہ سازی بھی ہو رہی ہے میری CM بطور وزیراعلیٰ ان کی کارکردگی مثالی ہے ایک اعلیٰ منتظم کا کام صرف فیصلہ سازی نہیں ہوتا بلکہ ان فیصلوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے عمل کی نگرانی کرنا بھی ہوتا ہے اور میری CM ان تمام امور کو بخوبی سرانجام دے رہی ہیں۔ یہ ہر پنجاب کی بیٹی کے اعزاز کی بات ہے میری CM کا مشن عام آدمی کو زیادہ سے زیادہ ریلیف دینا ہے اور وزیراعلیٰ کے وژن کے مطابق تمام اراکین اسمبلی عوام کے فلاح بہبود کے لئے کام کر رہے ہیں تمام پنجاب میں جو فیصلے ہیں وہ میرٹ کی بنیاد پر ہوں گے اور پنجاب میں پنکی پیرنی، فرح گوگی اور بزدار سرکار کے فیصلے نہیں ہوں گے۔ چار سال میں پنجاب میں

جو کرپشن کا بازار گرم رہا اور جنہوں نے چار سال میں کرپشن کا واویلا مچایا اور ڈھنڈورا پیٹا ان کے دور حکومت میں سب سے زیادہ کرپشن رہی۔ اس دور حکومت میں کرپشن کا جو واویلا ان لوگوں نے مچایا اور رونا روتے رہے کہ کرپشن ہوئی تو سب سے زیادہ کرپشن ان کے دور حکومت میں ہوئی۔ میری CM نے کرپشن کو redline قرار دیا اور ان شاءاللہ ہماری جو تعیناتیاں ہیں وہ جنوں اور بھوتوں پر نہیں ہوں گی بلکہ میرٹ کی بنیاد پر ہوں گی۔ پنجاب میں آٹے کی قیمت میں ریکارڈ کمی ہوئی اور آج روٹی اور نان سستا ہے آج عام آدمی کی پہنچ میں ہے بنیادی صحت مراکز کی تزئین و آرائش اور اس کے علاوہ ادویات کی مفت ترسیل عوام کے گھروں تک اس کے علاوہ فیلڈ ہسپتالوں کا اجراء آپ کے سامنے ہے۔ اگر IT کی بات کریں تو میری CM نے فری وائی فائی اور ٹیکنالوجی پارک بنانے کا وعدہ کیا ہے جس کا کام ابھی سے شروع ہو چکا ہے۔ آج ماحول دوست اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ نوجوانوں کو الیکٹرک بائیک دیئے جا رہے ہیں مہنگائی میں واضح کمی ہو رہی ہے۔ میری CM نے اپنی حکومت کے بجٹ میں کئی تاریخی ریکارڈ قائم کئے۔ تاریخ میں پہلی بار ایسا ہوا کہ بجٹ 5466۔ ارب روپے کا ریکارڈ بجٹ پیش کیا گیا جس کا کریڈٹ میری CM کو جاتا ہے۔ پنجاب کا سب سے بڑا 842۔ ارب روپے کا ترقیاتی بجٹ کیا گیا جو ایک نئی تاریخ رقم ہوئی۔ پنجاب کی تاریخ میں سب سے بڑے ترقیاتی پروگرام کے آغاز کے باوجود پہلی بار ٹیکس فری بجٹ پیش کیا گیا اور اس بجٹ میں صحت، تعلیم، زراعت، IT، ہنر مندی، حیوانات، موسمیاتی تبدیلی، ماہی گیری، فش فارمنگ، جنگلات اور جنگلی حیات کے شعبوں کو ترقی کے لئے سب سے بڑا اضافہ کیا گیا۔ کسانوں اور زراعت کے 30۔ ارب روپے سے سب سے بڑی ٹریکٹر سکیم شروع کی جا رہی ہے، کسانوں کو بلا سود قرض کی فراہمی کے لئے 10۔ ارب روپے کا سب سے بڑا پروگرام لانچ کیا جا رہا ہے اور ترقی کا سفر ان شاءاللہ بہت جلد شروع ہو گا۔

جناب سپیکر! اپوزیشن نے بجٹ کو عوام دشمن بجٹ قرار دیا، اپنے ساڑھے تین سالہ دور حکومت کا مجھے ایک پراجیکٹ بھی ایسا بتا دیں جو انہوں نے عوام کے لئے کچھ بہتر کیا ہو۔ ہمارے دور حکومت میں، مسلم لیگ نون کے دور حکومت میں لوڈ شیڈنگ کا خاتمہ ہوا، دہشت گردی کا خاتمہ ہوا، بے روزگاری کا خاتمہ ہوا، خود کو وزیراعظم کہنے والے نوجوانوں اور بچوں کو سڑکوں پر لے آئے، انہوں نے نوجوانوں کے ذہنوں پر پتھر باندھ دیئے ہیں۔ اگر ہم 9۔ مئی کا واقعہ یاد کریں تو ہمارے سر شرم سے سے جھک جاتے ہیں، وہ ہمارے لئے ندامت کا دن ہے اور دشمنوں کے لئے

خوشی کا دن ہے۔ میں آج آخر میں ستھرا پنجاب کے بارے میں ذکر ضرور کروں گی، اپنی چیف منسٹر صاحبہ کے بارے میں کہ میری چیف منسٹر نے جس طرح ستھرا پنجاب کی مہم لانچ کی جس طرح عید کا دن بہت بڑا تہوار کا دن تھا اور آلائشوں کو ٹھکانے لگانے کا ایک بہت بڑی ذمہ داری کا دن تھا میری چیف منسٹر صاحبہ نے خود اس کی نگرانی کی اور یقین کریں پنجاب کی گلی گلی، کوچہ کوچہ اور سڑک سڑک ایسی صاف ستھری دکھائی دی کہ میں خود اس کی چشم دید گواہ ہوں۔ میں راولپنڈی کے حوالے سے اتنا بتاتی چلوں کمشنر راولپنڈی، ڈی سی صاحبان اور چیئر مین ویسٹ مینجمنٹ کے ساتھ میں نے خود اس کی نگرانی کی اور راولپنڈی کا چپا چپا میں نے صاف دیکھا میں سپیشل سب کو appreciate کرتی ہوں اور آج کے دن کے حوالے سے میں بتانا چاہتی ہوں کہ میری سی ایم نے ان شاءاللہ یہ بتادیا کہ پنجاب کو آیا سُکھ کا سانس۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ۔ جی، جناب حافظ محمد طاہر صاحب!

جناب محمد طاہر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

زمانہ آیا ہے بے حجابی کا، عام دیدارِ یار ہو گا
سکوت تھا جو پردہ دار جس میں، وہ راز پھر آشکار ہو گا
چلا گیا وہ دَور ساقی کہ چھُپ کے پیتے تھے پینے والے
بنے گا سارا جہان مے خانہ، ہر کوئی بار خوار ہو گا
نکل کے صحرا سے جس نے روما کی سلطنت کو اُلٹ دیا تھا
سُنا ہے قُدسیوں سے مَیں نے، کہ وہ شیر پھر ہوشیار ہو گا
تمھاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خود کشی کرے گی
جو شاخِ نازک پہ آشیانہ بنے گا، ناپائیدار ہو گا

جناب سپیکر! بجٹ کے حوالے سے کچھ بات چیت کرنی تھی، تعلیمی حوالے سے اس وقت جو بجٹ رکھا گیا ہے وہ انتہا درجے کا کم ہے، میری وزیر موصوف سے request ہے کہ تعلیمی بجٹ میں اضافہ کیا جائے۔ میرے بہت سے تونسہ کے ایسے علاقہ جات، بستیاں آج بھی ہیں جہاں اس وقت بھی سکول موجود نہیں ہے اور زراعت کے حوالے سے مختلف پراجیکٹ ہر دفعہ بات

چیت میں کہا جاتا ہے لیکن گراؤنڈ پر اس طرح کی کوئی صورتحال نظر نہیں آتی۔ میرے حلقے میں اس وقت سی آر بی سی ایک بہت بڑا نہری سسٹم ہے جو بہت عرصے سے چل رہا ہے لیکن پچھلے دو سال سے وہ اس وقت عوام کو متعلقہ پانی نہیں دے رہا جس کی وجہ 2022 کے سیلاب میں وہ نہری سسٹم مکمل تباہ ہو گیا تھا اور اس کے بعد دو چار دفعہ اس کو بنایا گیا لیکن اس کے بعد اب بھی وہاں پانی موجود نہیں ہے جس گراؤنڈ پر یہ کسان دوست بجٹ کا نعرہ لگایا گیا ہے لیکن حقیقت کیا ہے، گراؤنڈ پر اگر کسان اپنے لئے کہیں پر بھی اپنے لئے ٹیوب ویل لگاتے ہیں تو واپڈا والے اُن کے ٹرانسفارمر اُٹھا لیتے ہیں، اگر وہ نہر میں پانی موجود نہ ہونے کی وجہ سے کم پانی کو میسر کرنے کے لئے اگر وہ petter engine لگاتے ہیں تو ان کے petter engine اُٹھا لئے جاتے ہیں، نہر میں پانی موجود نہیں ہے وہ پانی آتا ہے اُس کی صحیح طریقے سے تقسیم کار نہیں ہے تو میں اس پر درخواست کرتا ہوں زراعت کے پراجیکٹ کو لانچ کرنے سے پہلے جو سابق بنے ہوئے ہیں خدارا اُن پر توجہ دیں۔ اُنہی کو پہلے بہتر کیا جائے۔

جناب سپیکر! لمبے عرصے سے ایک چیز کو محسوس کیا جا رہا ہے تمام ترسکیورٹی اداروں میں ہر سال بھرتیاں ہوتی ہیں، اُن میں نئے لوگوں کو شامل کیا جاتا ہے لیکن اس وقت ہمارے حلقے میں بلکہ پنجاب بھر کے اندر یونین کونسلوں کے سیکرٹریوں کی نئی بھرتیاں نہیں ہو رہی ہیں جس کی وجہ سے عوام اس وقت مارے مارے پھرتی ہے۔ ایک سیکرٹری پانچ پانچ یونین کونسلوں کو چلاتا ہے پورا دن عوام اپنے کاغذات کا اُن سے کام کروانے کے لئے گھومتے رہتے ہیں اُن کو سیکرٹری میسر نہیں ہوتے ہیں۔ میں منسٹر صاحب سے درخواست کروں گا کہ اس حوالے سے یونین کونسل میں بھرتیوں کے setup جاری کئے جائیں۔ اس وقت بہت عرصے سے تعلیمی سسٹم کے اندر، ایجوکیشن کے اندر بھی بھرتیاں نہیں ہوئی ہیں تو لوگ اس وقت اس حوالے سے انتہائی پریشان ہیں۔ اب صحت کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں رورل ہیلتھ سنٹر مختلف بستیوں میں، علاقوں میں قائم ہیں لیکن وہاں کسی قسم کی سہولیات میسر نہیں ہیں۔ ہماری محترمہ مریم نواز صاحبہ کے یہاں نظر آنے میں تو بہت سے پراجیکٹ نظر آتے ہیں اور وہ مشفقانہ چہرے کے ساتھ تصاویر میں نظر آتی ہیں لیکن خدارا دیہی علاقوں کی ترقی کے لئے بھی وہ کسی قسم کی تھوڑی سی توجہ دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، حافظ صاحب please wind up کریں۔

جناب محمد طاہر: جناب سپیکر! یہ مشفقانہ چہرہ صرف لاہور کے لئے نہیں ہونا چاہئے دیہی علاقوں کے لئے بھی ہونا چاہئے۔ ساتھ ساتھ میں تونسہ ضلع کے حوالے سے توجہ دلوانا چاہتا ہوں تونسہ ضلع ایک عرصے سے ضلع منظور ہونے کے باوجود بھی فنکشنل نہیں کیا گیا۔ میری درخواست ہے کہ تونسہ ضلع کو فنکشنل کیا جائے تمام تر ادارے وہاں قائم ہو چکے ہیں، عمارتیں موجود ہیں لیکن اس کے باوجود بھی ان کو فنکشنل نہیں کیا جا رہا ہے۔ ایک درخواست کرتا ہوں ہماری زبان میں ایک مثال کرتے ہیں، اُونٹ لنگ گیا ہے اُس کی دُم پھنسی ہوئی ہے۔ یہ جہاں جہاں دُمیں پھنسی ہوئی ہیں اُن دُموں کو نکال دیں۔ تمام تر ادارے عمارتیں سب کچھ موجود ہونے کے باوجود ان پر کسی قسم کا کام نہیں کیا جاتا۔ وہ عمارتیں جو حکومت اور ریاست کا اثاثہ ہیں کھنڈرات کا منظر پیش کر رہی ہیں۔ ساتھ میں تونسہ لیہ پل کے حوالے سے میں request کرتا ہوں کہ تونسہ لیہ پل ایک عرصے سے چل رہا ہے یہ مسلم لیگ (ن) کے ہمارے لوگ بیٹھے ہیں میں ان سے درخواست کرتا ہوں، یہ آپ کا کریڈٹ ہے خدارا ہمارے لئے تونسہ لیہ پل کو چلا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حافظ صاحب بہت شکریہ۔

جناب محمد طاہر: جناب سپیکر! ایک آخری request ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، حافظ صاحب!

جناب محمد طاہر: جناب سپیکر! فاضلہ اور گنگیالی پل بہت عرصہ سے تیار ہو چکا ہے لیکن اس کو چالو نہیں کیا جا رہا، منسٹر صاحب تشریف فرما ہیں میں درخواست کرنا چاہتا ہوں 2022 کے سیلاب میں ہمارے علاقے میں انڈس ہائی وے سے ملنے والی رابطہ سڑکیں تمام ترٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی ہیں اب اڑھائی سے تین سال گزرنے والے ہیں اُن پر کسی قسم کا کام نہیں کیا گیا۔ کچھ سڑکیں اس بجٹ میں آئی ہیں تو میں درخواست کرتا ہوں کہ اُن سڑکوں کی دوبارہ repairing کروائی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔

جناب محمد طاہر: جناب سپیکر! آخری درخواست کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حافظ صاحب! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔

جناب محمد طاہر: جناب سپیکر! صرف ایک پوائنٹ۔ کوہ سلیمان میں ایک روڈ بنایا گیا رنگ چاڑی کا روڈ جس کا فیز۔I ایک عرصہ سے مکمل ہو چکا ہے میری منسٹر صاحب سے درخواست ہے کہ اُس کا فیز۔II بھی مکمل کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ملک واصف مظہر صاحب اپنی بات کریں۔

ملک واصف مظہر: جناب سپیکر! شکریہ۔ آج اس ایوان میں بجٹ 25-2024 پر بحث ہو رہی ہے پنجاب کا یہ بجٹ تقریباً 5446 بلین روپے کا ہے، جس پر ہم بات کر رہے ہیں۔ اس بجٹ میں 4600۔ارب روپے کے ریونیو دکھائے گئے ہیں۔ اب مجھے سمجھ نہیں آتی حکومتی بنچز سے ابھی میرے دوست کہہ رہے تھے کہ پاکستان پیپلز پارٹی سے تعلق رکھنے والے ممبران ایک ٹکٹ میں دو مزے لے رہے ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ مثبت تنقید کی جائے اس صوبے اور اس ملک کو آگے لے جانے کی بات کی جائے تو پاکستان پیپلز پارٹی اس میں اپنا مثبت کردار ادا کرے گی۔ ادھر میرے اپوزیشن کے دوست بیٹھے ہیں یہ ضرور اپنے لیڈر کی بات کریں اور ان کو اپنے لیڈر کی بات کرنی بھی چاہئے، مگر آج جب کہ بجٹ پر بحث ہو رہی ہے تو کسی دوست نے یہ نہیں کہا کہ یہ آٹھ سو بلین کا deficit budget ہے۔ یہ خسارے کا بجٹ پیش کیا گیا ہے اس میں جو صوبائی وصولیاں ہیں میں اُن کا ذکر کروں گا 24-2023 میں estimate کیا گیا کہ صوبائی وصولیاں 625۔ ارب روپے کی ہوں گی لیکن 479 بلین روپے کی ہوئیں کیونکہ یہ بجٹ assume کیا جاتا ہے تو ہمارے ڈیپارٹمنٹ ہمارے منسٹر صاحب نے assume کیا کہ 960 بلین روپے کی وصولیاں ہوں گی جو 54 فیصد اضافہ assume کیا گیا ہے نہ ہی اس پر نئے ٹیکس لگائے گئے ہیں تو میرا سوال یہ ہے کہ بغیر ٹیکس لگائے جیسا کہ بجٹ میں کہا گیا ہے کہ یہ پنجاب کا ٹیکس فری بجٹ ہے تو پھر اس میں کیا ایسی جادو کی چھڑی چلائی گئی ہے جس سے وصولیات میں 54 فیصد اضافہ ہو گیا ہے تو میرا سوال ہے کہ اس پر ضرور روشنی ڈالی جائے کہ یہ صرف الفاظ ہی کا گورکھ دھندا نہ ہو یہ صرف اس ایوان اور پنجاب کی عوام کو بے وقوف نہ بنایا جائے بلکہ actual صورتحال پر بات کی جائے۔ بجٹ آپ کے revenue and expenses کا composition ہوتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ ہم ریونیو پر ضرور بات کرتے ہیں، ہم taxation پر بات کرتے ہیں مگر کبھی ہم

نے اپنے خرچے کم کرنے کی بات نہیں کی، یہ جو ہم نے آخری سپلیمنٹری بجٹ منظور کیا اس میں بھی میں نے گزارش کی تھی کہ یہ پنجاب کے غریب کی رگوں سے خون کا آخری قطرہ تک نچوڑا جا رہا ہے خدارا اس ملک پر بیوروکریسی کے ناجائز خرچے ختم کرنے چاہئیں اور جو کروڑوں روپے کی گاڑیاں دی گئی ہیں ان کو بھی ختم کرنا چاہئے، اپنے خرچے کم کرکے ہم اس ملک اور پنجاب کی غریب عوام کو خوشحال کر سکتے ہیں۔842۔ارب روپے کا ڈویلپمنٹ بجٹ پیش کیا گیا ہے تو اس میں کوئی شک کی بات نہیں کہ یہ ایک تاریخی ڈویلپمنٹ بجٹ پیش کیا گیا ہے میں اس پر وزیر خزانہ صاحب کی توجہ چاہوں گا کہ بجٹ میں جو جنوبی پنجاب کا 34 فیصد تھا اس کو بالکل ہی نظر انداز کیا گیا ہے اگر کسی بھی حکومت یا کسی بھی پارٹی کی اچھی بات ہے تو اس کو appreciate کرنا چاہئے، اگر کوئی پارٹی اس کو نظر انداز کر رہی ہے تو میرا پاکستان پیپلز پارٹی کا ممبر ہونے کے ناتے میرا فرض بنتا ہے کہ میں اس کو پوائنٹ آؤٹ کروں، اگر سابقہ حکومت میں 34 فیصد بجٹ جنوبی پنجاب کو دیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کو appreciate کرنا چاہئے تھا اور میرا مطالبہ ہے کہ جنوبی پنجاب کو نہ صرف اس کا حصہ دیا جائے بلکہ اس کو ring-fencing کیا جائے تاکہ اس کی سکیموں کو re-appropriate کرکے صرف لاہور یا اپر پنجاب میں ہی سارا بجٹ نہ لگایا جائے۔ پنجاب میں 90 لاکھ نوجوان بے روزگار ہیں۔ یہاں میرے دوستوں نے زراعت کے حوالے سے بات کی ہے تو میں بھی زراعت پر بات کروں گا زراعت کا حکومتی statistics کے مطابق 6.35 فیصد کے حساب سے growth کر رہی تھی اور پنجاب کی overall economy 2.35 فیصد پر تھی تو کیا وجہ تھی کہ جو پنجاب کا سیکٹر ترقی کر رہا تھا اس کو دبایا گیا، آج کسان پنجاب کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے اس کے گلے کو کاٹا گیا، آج یہاں پر میری ایک بہن نے بات کی ہے کہ آٹے کی قیمت کم ہو گئی ہے اگر کسان کا گلا کاٹ کر آٹے کی قیمت کم کی گئی ہے تو یہ اس کسان کے ساتھ زیادتی ہے۔ حکومت کو ڈیزل کی قیمت کم کرنی چاہئے، حکومت کو کھاد کی قیمت کم کرنی چاہئے، میں سمجھتا ہوں کہ وہ کھاد مافیا جب DAP کھاد کی ضرورت ہوتی ہے اس وقت اس کی قیمت 16 ہزار روپے ہو جاتی ہے اور آج وہ کھاد 9 ہزار روپے میں بک رہی ہے تو اس کی کیا وجہ ہے کہ یہ جو 7 ہزار روپے کا فرق ہے تو یہ صرف اور صرف بلیک مارکیٹنگ ہوتی ہے لہٰذا حکومت کو اس بارے میں سوچنا چاہئے، اپنے کسان کے لئے سوچنا چاہئے۔ میں گزارش کروں گا کہ میرے حلقے میں جو ongoing schemes قادر پوراں ٹراما سنٹر کے نام سے ایک سکیم تھی اس پر 90 فیصد

spending ہو چکی ہے، صرف 10 فیصد باقی رہتی ہے لیکن مجھے نہیں پتا کہ کس وجہ سے وہ 10 فیصد spending ختم کر دی گئی اور موجودہ بجٹ میں اس ongoing schemes کے لئے کوئی فنڈ نہیں رکھا گیا، اسی طرح ملتان کی ایک پیر اں غیب روڈ سے ایک entry ہے وہ سڑک بھی بُری طرح ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے تو میں وزیر خزانہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ پیراں غیب روڈ کے لئے پیسے دیئے جائیں، اسی طرح خانیوال سے ملتان میں جنگل مڑیالہ روڈ entry ہے اس کو بھی مکمل کیا جائے۔ میں گزارش کروں گا کہ نشتر میڈیکل یونیورسٹی، ملتان کی ایک پرانی یونیورسٹی ہے آج بھی اس کو ایک independent university کا درجہ نہیں دیا گیا لہٰذا اس یونیورسٹی کو مکمل independent university کا درجہ دیا جائے۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ آپ سے اجازت چاہوں گا اور میں گزارش کروں گا کہ جو اچھی اور مثبت تنقید ہے اس کو بھی حکومتی اور اپوزیشن بنچز کی طرف سے برداشت کیا جانا چاہئے اور جو ہمارے ممبران بجٹ کے حوالے سے گزارشات کر رہے ہیں تو میں وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ ان کو بھی بجٹ میں شامل کیا جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی اب محترمہ زرناب شیر اپنی بات کریں۔

محترمہ زرناب شیر: جناب سپیکر! مجھے بڑے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ میں پچھلے چار ماہ کی اسمبلی کی کارکردگی سے انتہائی مایوس ہوں، جب میں نے حلف اٹھایا تو مجھے سب سے پہلے Rules of Procedure and Constitution books دی گئیں جن کو پڑھنے کے بعد مجھے محسوس ہوا کہ میں پنجاب کی بالعموم اور بالخصوص اپنے ضلع منڈی بہاؤ الدین کی آواز بن سکتی ہوں، میں نے پچھلے چار ماہ میں متعدد بار اپنے ضلع کے مسائل ایوان میں discuss کئے لیکن ان مسائل کا تاحال کوئی حل نہیں نکالا جا سکا، مگر آج میں یہ بات برملا کہتی ہوں کہ میں اپنے حلقے کی عوام کے سامنے شرمندہ ہوں۔ یہ ایک ربڑ سٹمپ اور بے اختیار اسمبلی ہے، پنجاب کے فیصلے کہیں اور کئے جاتے ہیں۔ میرے حلقے کی عوام نے مجھے 75 ہزار ووٹ دے کر کامیاب کروایا اور پاکستان بھر کی صوبائی اسمبلیوں میں سب سے زیادہ ووٹ دے کر خواتین امیدواران میں پہلے نمبر پر لائے۔ میری دلی تمنا ہے کہ میں اپنے حلقے کے شہریوں کی زندگیوں میں کچھ بہتری لا سکوں لیکن یہ بجٹ میرے حلقے کی عوام کے حقوق چھین رہا ہے۔ ان کے لئے ماسوائے ٹیکسز کے یہ کچھ نہیں لایا۔ موجودہ بجٹ

میں میرے حلقہ PP-40 کے لئے صرف چار سے پانچ نئی چھوٹی چھوٹی سکیمز رکھی گئی ہیں ستم ظریفی یہ ہے کہ میرے تین لاکھ کی آبادی کے شہر کے لئے صرف تین کروڑ روپے سیور یج اور ڈرینج کے لئے رکھے گئے اس کے علاوہ ایک بھی سکیم میرے شہر کے لئے نہیں رکھی گئی جبکہ دیہاتی ایریا میں سڑکوں کی مد میں صرف تین سکیمیز رکھی گئی ہیں جو کہ ناکافی ہیں میں اس 842۔ارب روپے کے ڈویلپمنٹ بجٹ کو مسترد کرتی ہوں اور مطالبہ کرتی ہوں کہ آبادی کے تناسب سے میرے حلقے کی عوام کے لئے ساڑھے تین ارب روپے کی ڈویلپمنٹ سکیمیز کا share ہونا چاہئے جبکہ موجودہ بجٹ میں میرے حلقے کے لئے 50 کروڑ روپے بھی نہیں رکھے گئے۔میرے حلقے کا کیا قصور ہے؟ کیا وہ اس صوبے کے شہری نہیں ہیں؟ کیا ہم ٹیکسز ادا نہیں کرتے؟ میرے لئے یہ بات باعث تشویش اور باعث ندامت ہے کہ میں اس ایوان میں اپنے حلقے کی آواز نہیں بن سکی۔

جناب سپیکر! میں یہ بات دل سے کہتی ہوں کہ اگر حکومت نے یہی وتیرہ رکھنا ہے تو اس اسمبلی ہال کو بند کیا جائے تا کہ اس غریب عوام کے ٹیکسز کا پیسا ضائع نہ ہو اسے بچایا جا سکے۔ میں پانچ لاکھ آبادی کی عوام کی نمائندہ ہوں میں نے یہاں پر نوشکی جیسے اندوہناک دہشت گردانہ واقعہ پر بات کی جس میں ایک ہی گاؤں کے چھ نوجوانوں کی شہادت ہوئی اور غریب ماؤں کی گود اجاڑ دی گئی ان کا واحد ذریعہ معاش وہی چھ نوجوان تھے ان کی مالی امداد اور پنجاب کے شہریوں کے تحفظ کے لئے Call Attention Notice جمع کرایا گیا جسے ہاؤس میں take up نہیں کیا گیا۔ اس کے بعد دوبارہ سے گوادر میں پنجابی مزدوروں کو قتل کیا گیا اور اس کے بعد پرسوں ہی بلوچستان میں دس مزید پنجابی اغوا کر لئے گئے۔ میری استدعا ہے کہ میرے Call Attention Notice کو take up کرایا جائے۔

جناب سپیکر! میں نے یہاں پر اپنے ہسپتال، غیر قانونی ہاؤسنگ سوسائٹیز اور اپنے شہر کے پانچ ہزار تاجروں کے بڑھتے ہوئے کرایوں کی بات کی مگر حکومت کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔ ان کی ستم ظریفی دیکھیں کہ اس ہاؤس نے متفقہ طور پر میری قرارداد منظور کی مگر اتنا عرصہ گزرنے کے باوجود اس سکیم کے لئے آئندہ بجٹ میں ایک روپیہ تک نہیں رکھا گیا۔ میں نے یہاں پر تحریک التوائے کار جمع کرائی کہ حکومت نے غیر قانونی طور پر میرے شہر کے سٹی ہسپتال اور چلڈرن ہسپتال کو DHQ ہسپتال میں merge کر کے ان کا status ختم کر دیا ہے جن کا آپس کا فاصلہ صرف دس کلومیٹر تھا، مگر اس پر تا حال کوئی جواب نہیں مل سکا۔ میں یہاں پر وزیر صحت کو تجویز دینا چاہوں گی

کہ ضلع منڈی بہاؤالدین کے DHQ ہسپتال کے لئے مزید فنڈز رکھے جائیں اور اس کے ساتھ ساتھ ہمارے سٹی ہسپتال اور چلڈرن ہسپتال کا status بحال کیا جائے۔ ہمیں وہاں پر ٹراما سنٹر اور کارڈیک سنٹر کی اشد ضرورت ہے وہ تعمیر کئے جائیں ان کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں۔ میرے ضلع کو تعلیم کے مسائل درپیش ہیں، میرا ضلع یونیورسٹی جیسی نعمت سے محروم ہے جبکہ پاکستان بھر میں دو سو سے زائد یونیورسٹیز ہیں اور پنجاب میں سو کے قریب یونیورسٹیز ہیں۔ میرے ضلع سے چھوٹا ضلع حافظ آباد جس میں یونیورسٹی قائم کی جاچکی ہے جبکہ دونوں اضلاع میں۔۔۔

(اذان عصر)

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین جناب سمیع اللہ خان کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ زرناب شیر: جناب چیئرمین! میرے ضلع کو تعلیم کے مسائل درپیش ہیں، ضلع قائم ہوئے عرصہ تیس سال سے زیادہ گزر چکا ہے لیکن میرا ضلع یونیورسٹی جیسی نعمت سے محروم ہے۔ پاکستان بھر میں دو سو سے زائد یونیورسٹیز قائم ہو چکی ہیں اور ان میں سے سو کے قریب یونیورسٹیز صرف پنجاب میں ہیں۔ حافظ آباد جیسے چھوٹے ضلع میں بھی یونیورسٹی قائم ہے جبکہ دونوں اضلاع میں سب کیمپس ایک ہی وقت میں قائم کئے گئے تھے۔ میری استدعا ہے کہ زمین کی خریداری کے لئے مختص فنڈز کو فوری طور پر استعمال کیا جائے اور زمین کی خریداری کا مرحلہ مکمل کر کے اس کے ساتھ ساتھ اس کا Charter منظور کر کے بلڈنگ کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں تاکہ اسی سال اس پر کام شروع ہو سکے۔ میں سکولز کی پرائیویٹائزیشن کی مخالفت کرتی ہوں ان سکولز کو بہتر facilities دینے کی بجائے آپ انہیں ٹھیکے پر دینے جا رہے ہیں۔ میں پنجاب کے بچوں کے مستقبل کی خاطر اس کی مخالفت کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین! میں نے پہلے بھی استدعا کی کہ میرے شہر میں ماڈل قبرستان کے لئے زمین درکار ہے لیکن اس بجٹ میں اس کے لئے ایک پیسا بھی نہیں رکھا گیا۔ پنجاب حکومت کا دعویٰ کہ ٹیکس فری بجٹ کیسے سچ ہے؟ جبکہ ان کی جماعت مسلم لیگ (ن) نے، وفاقی حکومت نے 3700۔ ارب سے زائد نئے ٹیکسز لگائے ہیں اور موجودہ ٹیکسز میں اضافہ کیا۔ آٹا، دال، چینی، بچوں

کا دودھ ، بچوں کی کتابیں اور ادویات سمیت ہر چیز میں ملک میں پہلی دفعہ 18 فیصد سیلز ٹیکس لگا دیا گیا ہے۔ بجلی کی بنیادی قیمت تقریباً چھ روپے بڑھا دی گئی، پٹرولیم لیوی میں مزید 60 سے 80 روپے اضافہ کر دیا گیا۔ تو کیا یہ ٹیکس پنجاب کی عوام نے نہیں دینا؟ ساتھ ہی ساتھ وفاق نے تنخواہ دار طبقے پر ٹیکسز لگا دیئے۔ اس ایوان سے میرا یہ سوال ہے کہ جب وفاق یہ ٹیکس لگا رہا ہے اور اگر پنجاب میں ٹیکس فری ہے تو پنجاب میں تنخواہ دار طبقہ کیا یہ ٹیکس ادا نہیں کرے گا؟

جناب چیئرمین! پنجاب کے بجٹ میں ہائی کورٹ کے ججز کے لئے بلا سود ایک ارب روپے کی خطیر رقم رکھی گئی ہے جو اقربا پروری اور ججز پر نوازشات کے زمرے میں آتی ہے۔ پنجاب کی سات کروڑ آبادی اس وقت دو وقت کی روٹی کھانے سے قاصر ہے لہٰذا یہ پیسا ان غریبوں کو دیا جائے۔ میں آخر میں پنجاب میں انسانی حقوق کی بات کرنا چاہتی ہوں۔ پنجاب میں سیاسی آزادی مکمل ختم ہو کر رہ چکی ہے، عوامی اجتماعات تو دور پی ٹی آئی کا جھنڈا نظر آ جائے تو ڈی پی او موقع پر پہنچ جاتا ہے اور ضلع میں ایمرجنسی لگ جاتی ہے جیسا کہ کل پی ٹی آئی کے پرامن احتجاج کی صرف کال پر دفعہ 144 نافذ کر دی گئی۔ خان احتجاج کی کال دیتا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! پلیز wind up کریں۔

محترمہ زرناب شیر: جناب چیئرمین! صرف ایک منٹ۔ خان احتجاج کی کال دیتا ہے تو یہ لوگ تین تین دن نہیں سوتے۔ کیا تھا 9۔ مئی؟ کیا نقصان ہوا؟ کیا کوئی زخمی ہوا؟ شرم نہیں آتی ایک ایٹمی ملک so called دنیا کی سب سے طاقتور فورس جو صرف تین خواتین کے ہاتھوں 9۔ مئی کو یرغمال ہوئی دنیا کو کیا پیغام دیا جا رہا۔ اس آئی جی سے کیوں نہیں پوچھا جاتا کہ کدھر تھی یہ ساڑھے تین لاکھ فورس؟ کون ہے یہ شخص؟ اس کی کیا کارکردگی ہے؟ نگران دور سے اب تک یہی آئی جی چلا آ رہا ہے۔ یہ تو نہیں بولیں گے لیکن میں آپ کو بتاتی ہوں۔

جناب والا! میں نے ایک منٹ مانگا تھا لیکن ابھی 30 سیکنڈ بھی نہیں ہوئے۔ میں آپ کو بتاتی ہوں کہ یہ فارم 47 بنانے والوں کو سکیورٹی فراہم کر رہے تھے۔ اس لئے اس غنڈہ فورس کا بجٹ 163۔ ارب روپے سے 190۔ ارب روپے کر دیا گیا۔ ہم کس نظام میں رہ رہے ہیں؟ ایک انسان سال سے جیل میں ہے ضمانت ہوئی تو پھر دوسرے مقدمے میں گرفتاری کر لی۔ میں تو ججز سے بھی سوال

کرتی ہوں کہ کیا وہ اس معاشرے کا حصہ نہیں ہیں؟ ان کو کچھ نظر نہیں آرہا۔ایک ایک ماہ کا ریمانڈ دے رہے ہیں اور جب کوئی انصاف کرنے لگتا ہے تو آپ سرگودھا اور راولپنڈی کے ججز کے لکھے گئے خطوط سے اندازہ لگا لیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! بہت شکریہ۔

محترمہ زرناب شیر: جناب چیئرمین! پلیز ایک منٹ Only last line

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کے تقریباً 12 منٹ ہو گئے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، آپ کے پاس 30 seconds ہیں اور آپ 30 seconds میں اپنی بات مکمل کر لیں۔

محترمہ زرناب شیر: جناب چیئرمین! آپ سرگودھا اور راولپنڈی کے judges کے لکھے ہوئے خطوط سے اندازہ لگا لیں۔ یہ فورس اس قدر corrupt اور بے ایمان ہے کہ میں تو ان کے بجٹ میں کٹوتی کے حق میں ووٹ دوں گی اور میں اس ایوان سے بھی کہوں گی کہ یہ غریب عوام کے tax کا پیسا ہے لہٰذا ان کے بجٹ میں اضافے کو رد کریں تاکہ ان کی ہوش ٹھکانے آسکے۔ میں مطالبہ کرتی ہوں میرے لیڈر، مسلم اُمہ کے لیڈر عمران خان، بشریٰ بی بی، شاہ محمود قریشی اور محمد خان بھٹی سمیت ہر پی ٹی آئی ورکر کو fair trial کا موقع فراہم کیا جائے۔ Thank you very much.

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ اب محترمہ عظمیٰ کاردار بات کریں گی۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں اپنے معزز ممبران حزب اختلاف سے کہوں گی کہ خدا کے لئے فارم 45 اور 47 کا رونا دھونا بند کر دیں کیونکہ قوم بڑی تنگ آگئی ہے۔ ان کے کہنے پر جو بھی حلقہ کھولا جاتا ہے اور اس کی دوبارہ گنتی ہوتی ہے تو ان کے امیدوار recounting میں ہار جاتے ہیں اور وہ seat بھی ہمیں مل جاتی ہے۔ ان کو یہ باور کروا دینا بہت ضروری ہے کہ اب NRO نہیں ملے گا اور قوم 9۔ مئی کے سانحہ کو کبھی معاف نہیں کرے گی۔

جناب چیئرمین! انہوں نے شہباز سپیڈ تو دیکھی ہے اور اب یہ مریم سپیڈ بھی دیکھ رہے ہیں۔ یہ مریم سپیڈ دیکھ کر بوکھلا گئے ہیں، ان کے چھکے چُھوٹ گئے ہیں اور ان کو سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ کیا کریں۔ انہوں نے سمجھا تھا کہ مریم نواز آئیں گی، ڈرائنگ روم میں بیٹھ کر ایک دو باتیں کریں گی اور پھر فارغ ہو جائیں گی۔ محترمہ مریم نواز صاحبہ نے تو performance and delivery کے ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔ ان کے وزیر اعلیٰ بزدار سرکار پہلے 100 دنوں میں خود ہمیں بتاتے تھے کہ میں تو ابھی فائلیں پڑھنی سیکھ رہا ہوں جبکہ محترمہ مریم نواز صاحبہ نے اب تک کم از کم 25 سے 30 نئے projects کا اجراء بھی کر دیا ہے۔ انہوں نے صرف نئے projects کا اجراء نہیں کیا بلکہ وہ ان کو monitor بھی کرتی ہیں کہ جو کچھ کہا گیا ہے آیا وہ ground پر ہو رہا ہے یا نہیں؟ آپ نے ان کا کام Clinic on Wheels کی صورت میں دیکھ لیا ہو گا اور صفائی ستھرائی کے کاموں میں بھی ان کی بہتر کارکردگی سب کے سامنے آ چکی ہے۔ پہلی مرتبہ عیدالاضحیٰ کے موقع پر کسی جگہ بھی آلائشیں بکھری ہوئی نظر نہیں آئیں۔ پورا پنجاب صاف سُتھرا نظر آ رہا ہے۔ حد تو یہ ہے کہ دوسرے صوبے بھی رو پڑے ہیں، وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ نے ہمیں مصیبت میں ڈال دیا ہے، لوگ ہمارے پیچھے پڑ گئے ہیں کہ صوبہ پنجاب میں صفائی سُتھرائی کا بڑا اچھا نظام ہے تو یہاں پر ایسا کیوں نہیں ہو رہا اور ہمارے صوبوں میں صفائی سُتھرائی کیوں نہیں ہو رہی؟ آپ دیکھیں گے کہ اگلے پانچ سالوں میں مزید بہت سے ریکارڈ قائم ہوں گے۔ ہم ان شاء اللہ تعالیٰ نئے نئے منصوبے بناتے جائیں گے اور حزب اختلاف کے لوگ دیکھتے رہ جائیں گے۔

جناب چیئرمین! ابھی کچھ دیر پہلے حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے ایک معزز ممبر تونسہ کا رونا رو رہے تھے۔ ان کے دور حکومت میں ہم نے تو یہی سُنا تھا کہ سارے ترقیاتی funds تونسہ کے علاقے میں لگ رہے ہیں۔ بھئی! وہ funds کہاں چلے گئے؟ اگر آپ کے دور حکومت میں تونسہ کے لئے جاری ہونے والے funds وہاں پر نہیں لگے تو پھر آپ اس بارے میں فرح گوگی یا گجر صاحب سے پوچھیں۔ آپ ان سے پوچھیں کہ وہ سارے funds آپ money laundering کر کے کہاں پر لے گئے ہیں؟ وہ سارے funds لے کر خود بھی بھاگ گئے ہیں۔

جناب چیئرمین! اس بجٹ میں سب سے بڑا development plan دیا گیا ہے اور development کے لئے تقریباً 829۔ ارب روپے کا budget مختص کیا گیا ہے۔ جب میں

Chairperson کی Gender Mainstreaming Committee تھی تو میں نے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو بُلوایا اور ان سے پوچھا کہ آپ نے خواتین کی بہبود کے لئے کیا کیا ہے؟ انہوں جواب دیا کہ ہم نے خواتین کے لئے پانچ Mother and Child Units بنانے کا پروگرام بنایا ہے۔ میں نے کہا کہ یہ ٹھیک ہے کہ پانچ Mother and Child Units بنانے کا منصوبہ موجود ہے لیکن ان کے لئے آپ نے صرف پانچ کروڑ روپے مختص کئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بس ایسا ہی ہے کیونکہ یہ صرف کاغذی کارروائی ہے۔ اب ایسا نہیں ہے اور ہم صرف کاغذی کارروائی نہیں کر رہے بلکہ عملی طور پر کام کر رہے ہیں۔ ہم نے شعبہ صحت کے لئے 675 بلین روپے کا بجٹ مختص کیا ہے اور یہ پیسے موجود ہیں۔ سارے DHQ, THQ,RHCs, BHUs, اور کینسر ہسپتال کے projects شروع ہو چکے ہیں۔

جناب چیئر مین! ہماری حکومت نے service delivery کے لئے 27 فیصد بجٹ increase کیا ہے۔ ہم صرف service delivery پر 2633 بلین روپے خرچ کر رہے ہیں۔ ہماری وزیر اعلیٰ صاحبہ نے Air Ambulance Service شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ محترمہ مریم نواز شریف نے ایک مرتبہ بھی اپنے ہیلی کاپٹر کو استعمال نہیں کیا کیونکہ انہوں نے اپنا ہیلی کاپٹر عوام کی خدمت کے لئے وقف کر دیا ہے پی ٹی آئی کے دور حکومت میں کیا ہو تا رہا ہے؟ ہمارے قیدی نمبر 804 وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا کے ہیلی کاپٹر پر بیٹھ کر پورے KPK کی سیر کرتے تھے۔ وہ taxpayers کے پیسوں سے مزے اُڑاتے تھے۔ ان کا اپنا ہیلی کاپٹر بنی گالا سے اُڑتا تھا اور وزیر اعظم ہاؤس پر land کرتا تھا۔

جناب چیئر مین! یہاں پر حزب اختلاف کے ایک رکن کو مریم نواز صاحبہ کا گلاس یاد آ گیا ہے کہ وہ ایک خاص گلاس لے کر پھرتی ہیں۔ ارے بھئی! آپ چائے، پانی اور کافی کس چیز میں پیتے ہیں؟ ان کے لیڈر اور بشریٰ بی بی کے حوالے سے جادو ٹونے کی باتیں زبان زد عام ہیں۔ آپ کے دور حکومت میں 20 کلو مرچیں جلائی گئی تھیں کیا وہ آپ نے نہیں دیکھیں؟ اس کے علاوہ آپ کے لیڈر کالے ڈبے اور بالٹیاں پہن کر courts میں جاتے ہیں وہ کیا ہوتا ہے ذرا ہمیں بھی سمجھا دیں؟

جناب چیئر مین: محترمہ! آپ wind up کر لیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! میں گزارش کروں گی کہ Labour Department میں for informal economy, for the registration and documentation of home based workers and domestic workers کے لئے ایک الگ directorate ہونا چاہئے۔ یہ دونوں bills ہم نے پاس کئے ہیں۔ ایک bill سال 2019 میں پاس ہوا تھا اور دوسرا bill سال 2023 میں پاس ہوا ہے۔ اصل میں ہمارے صوبہ پنجاب کی جو لیبر فورس ہے وہ undocumented ہے اگر ان کے لئے ایک separate directorate بن جائے اور ان کی رجسٹریشن ہو جائے تو پھر ان شاءاللہ ہماری tax collection and revenue میں بہت بہتری آئے گی۔

جناب چیئرمین! میں اپنی تقریر کے آخر میں دو شعر عرض کروں گی کہ:

لاجواب کارکردگی مریم نواز کی
ضرور تقدیر بدلے گی پنجاب کی
جو ہیں فسادی وہ تو چیخیں گے
دیکھیں گے ترقی ہر کوچہ و بازار میں

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ اب جناب احسن علی قریشی تقریر فرمائیں گے۔

جناب محمد احسن علی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO ایاک نعبد وایاک نستعینO جناب چیئرمین! محترمہ فرما رہی تھی کہ یہ فارم 45 اور فارم 47 کا رونا بند کریں۔ میں انہیں کہنا چاہتا ہوں کہ یہ قرآن پاک پر ہاتھ رکھ کر حلف دے دیں کہ کیا یہ فارم 47 پر منتخب ہو کر نہیں آئے؟ اگر یہ حلف دیتے ہیں تو ہم تمام اراکین یہ اسمبلی چھوڑ کر چلے جائیں گے۔

جناب چیئرمین! سال 2025-2024 کا بجٹ پیش کیا گیا ہے اور اس بجٹ پر ایوان میں بحث ہو رہی ہے۔ ہمیشہ کی طرح جنوبی پنجاب اور میرے ضلع کوٹ ادو کو اس بجٹ میں محروم رکھا گیا ہے اور ہمارے ساتھ سوتیلی ماں جیسا سلوک کیا گیا ہے۔ میرے ضلع مظفر گڑھ اور کوٹ ادو میں ابھی تک ایک یونیورسٹی قائم نہیں ہوئی۔ میرے علاقے کے لوگوں کے ساتھ اتنا زیادہ ظلم ہم کبھی بھی برداشت نہیں کریں گے۔ ہمیشہ کی طرح ہمیں ترقیاتی funds سے محروم کیا گیا ہے۔

جناب چیئر مین!میں شعبہ تعلیم کے حوالے سے بات کروں گا کہ سال 2018میں عمران خان صاحب نے میرے علاقے کوCOMSATS Universityدی تھی۔اس کی زمین بھی وفاق کے نام transferہو چکی ہے لیکن ابھی تک اس یونیورسٹی کے حوالے سے کوئی کام شروع نہیں کیا گیا۔میر امطالبہ ہے کہ میرے علاقے کو نئی یونیورسٹی دی جائے تاکہ میرے علاقے کے نوجوان بچے اور بچیاں اپنی دہلیز پر تعلیم حاصل کر سکیں۔

جناب چیئر مین!میرے قائد عمران خان نے میرے علاقے میں Mother and Child Hospital قائم کرنے کی منظوری دی تھی۔اس ہسپتال کا80فیصد کام مکمل ہو چکا ہے لیکن اس بجٹ میں اس کے لئے ایک روپیہ بھی نہیں رکھا گیا۔میں اس کی بھرپور مذمت کرتا ہوں۔میرے علاقے کے لوگوں کے ساتھ سوتیلا سلوک نہ کیا جائے۔میر امطالبہ ہے کہ میرے علاقے میں قائم ہونے والے Mother and Child Hospitalکو مکمل کرنے کے لئے funds مختص کئے جائیں۔

جناب چیئر مین!جنوبی پنجاب کا الگ صوبہ ہمارا حق ہے۔ہم سے ہمیشہ تخت لاہور کی غلامی کروائی گئی ہے۔میرے لیڈر عمران خان نے اپنے دور حکومت میں جنوبی پنجاب کے لئے الگ سیکرٹریٹ قائم کیا،وہاں مختلف محکمہ جات کے سیکرٹری صاحبان بیٹھتے تھے اور ان کو اختیارات تفویض کئے گئے تھے تاکہ وہ وہاں کے لوگوں کے مسائل ان کی دہلیز پر ہی حل کر سکیں لیکن اب وہ اختیارات بھی واپس لے لئے گئے ہیں۔میر امطالبہ ہے کہ ہمارے جنوبی پنجاب کو الگ صوبے کا درجہ دیا جائے۔

جناب چیئر مین!اس کے علاوہ میرے حلقے میں ایک مائنر نور شاہ ہے اس کا پانی لوگوں کے پاس پہنچنے کے حوالے سے بہت بڑا مسئلہ ہے۔وہاں پر زمینیں بنجر پڑی ہیں تو میر امطالبہ ہے کہ میرے علاقے میں نور شاہ مائنر بھی دیا جائے۔

جناب چیئر مین! جب بھی پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت آئی ہے انہوں نے کسانوں کا استحصال کیا ہے۔ آج کسان اپنے بچوں کے لئے عید کے کپڑے نہیں لے سکتے اور وہ قرضوں میں ڈوب چکے ہیں۔ آج کسانوں کی گندم 25سو روپے فی من بھی کوئی نہیں لے رہا تو میں اس کی بھی بھرپور مذمت کرتا ہوں کہ کسانوں کے استحصال کو بند کیا جائے۔

جناب چیئر مین! میرے علاقے میں حکومت کی زمین پر لاساری والا جنگل ہے یہ بہت بڑا جنگل ہے وہاں پر سیاسی لوگوں کی مداخلت رہتی ہے اور ہمارے علاقے میں لوگ چوریاں ڈکیتیاں کر کے اسی جنگل میں پناہ لیتے ہیں۔ میرا مطالبہ ہو گا کہ لاساری والا جنگل سے ان کا قبضہ ختم کروا کے اس کو سرکاری پارک declare کیا جائے تا کہ اُس سے کوٹ ادو اور پاکستان میں tourism promote ہو سکے۔

جناب چیئر مین! law and order situation آپ کے سامنے ہے۔ پولیس law and order کو تو کنٹرول کر نہیں سکتی، چوریوں وڈکیتیوں کو روک نہیں سکتی میں خدا کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں کہ یہ پولیس غریبوں کو لُوٹتی ہے۔ میرے علاقے کا کوئی بھی غریب اپنی FIR کٹوانے جاتا ہے تو پولیس پیسے لئے بغیر FIR نہیں کرتی۔ غریب جس محکمے میں بھی چلا جائے اُس کو لُوٹا جاتا ہے اُس سے رشوت لی جاتی ہے یہ سلسلہ کب ختم ہو گا؟ کیا میرا ملک اس طرح ترقی کرے گا تو میں مطالبہ کرتا ہوں کہ تمام اراکین پنجاب اسمبلی قانون پاس کریں کہ کرپشن کی سزا موت ہونی چاہئے۔ جب تک میرے ملک میں کرپشن کی سزا موت نہیں ہو گی تب تک میرا ملک ترقی نہیں کرے گا، نہیں کرے گا۔

جناب چیئر مین! میں آپ کو کل کا واقعہ بتاتا چلوں کل پولیس نے میرے ڈیرے پر دھاوا بولا اور میرے پُر امن کارکنوں کی گرفتاریاں کر کے اُن کے اوپر ناجائز FIRs دیں۔ ہم اپنے لیڈر عمران خان کی رہائی کے لئے پُر امن احتجاج جاری رکھیں گے اور پاکستان کے ہر شہری کا یہ قانونی اور آئینی حق ہے کہ وہ اپنا احتجاج ریکارڈ کروائے۔ ہم اس طرح کی FIRs سے گھبرانے والے نہیں ہیں۔ میں یہاں پر اُس کرپٹ DSP and SHO کو معطل کرنے کا مطالبہ کروں گا اور ہم ان کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔

جناب چیئر مین! میرے لیڈر عمران خان نے قوم کو شعور دیا۔ عمران خان نے آج سے 32 سال پہلے پوری دنیا میں قوم کا نام روشن کیا اور ہماری قوم کا سر فخر سے بلند کیا اور ہمارے پاکستان کو ورلڈ کپ دیا، شوکت خانم جیسا تحفہ دیا اور میرے لیڈر نے نبی ﷺ کی ناموس کی خاطر یہودیوں میں جا کر آواز بلند کی۔ پاکستان میں جو بھی مخلص لیڈر آتا ہے اُس کے ساتھ اسی طرح کا رویہ اختیار کیا جاتا ہے۔ میرا مطالبہ ہو گا کہ اس قوم نے میرے لیڈر کو منتخب کیا ہے لہٰذا میرے لیڈر کو ناجائز

مقدموں سے رہا کیا جائے۔ میرا لیڈر ہی محسن پاکستان ہے اور میرے لیڈر سے ہی اس ملک کی ترقی اور خوشحالی ہوگی۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: قریشی صاحب! بہت شکریہ۔ جی، جناب فاروق احمد خان مانیکا!

جناب فاروق احمد خان مانیکا: نحمدہ و نصلیٰ علی رسولہ الکریم۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کے لئے ٹائم دیا۔ میں اپنے حلقے کی عوام کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے مجھ پر اعتماد کیا اور مجھے اس ایوان میں بھیجا تاکہ میں اُن کی آواز اُٹھا سکوں۔ جس طرح آپ نے کہا تو میں اپنے حلقے کی بات کروں گا کیونکہ اُن لوگوں نے ہمیں ووٹ اپنے کاموں کے لئے دیا ہے نہ کہ انہوں نے ہمیں اس لئے ووٹ دیا ہے کہ ہم جا کر احتجاج شروع کر دیں اور اس نظام کو درہم برہم کر دیں کیونکہ ہم نے یہ نظام چلانا ہے۔ میرا تعلق ایک دیہاتی حلقے سے ہے وہاں پر اس وقت پانی کی شدید کمی ہے ہماری راجباہوں کا پانی ٹیل تک نہیں پہنچتا۔ میں چاہتا ہوں کہ ہماری راجباہیں پکی کر دی جائیں۔ 2002 میں ورلڈ بنک کی سکیم آئی تھی اُس میں کافی کھالے پکے بنے تھے اور اُس سے پانی کی بچت ہوئی تھی۔ میرا یہ مطالبہ ہے کہ ہمارے راجباہ پکے ہو جائیں۔ وہاں پر پاکپتن کینال بہت بڑی کینال ہے اُس پر بہت بڑا پُل بنا ہوا ہے جو دس سال سے incomplete پڑا ہے اُس کے pillars بن چکے ہیں، اُس کے گاڈر بھی بن چکے ہیں مگر وہ ابھی تک پایہ تکمیل تک نہیں پہنچا تو kindly آپ اس پُل کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں۔ اس پُل کا خرچہ زیادہ نہیں ہے اور یہ کمہاری والا گاؤں کے بالکل سامنے ہے اس سے کافی گاؤں منسلک ہیں اور یہ بہت بڑا پُل ہے جس پر حکومت کے پیسے بھی ضائع ہو رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! ضلع پاکپتن میں بچوں کا ہسپتال بن جائے کیونکہ ہمارے بچوں کو کوئی بیماری لاحق ہوتی ہے تو اُنہیں لاہور آنا پڑتا ہے اور وہ afford بھی نہیں کرتے۔ میری التجا ہے کہ پاکپتن میں بچوں کا ہسپتال بن جائے تو ہمارا بہت بڑا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ ہمارے ضلع میں گائنی کا کوئی مناسب انتظام نہیں ہے جس سے delivery کے دوران زچہ و بچہ کی موت واقع ہو جاتی ہے تو ہمارے ضلع میں گائنی کا ایک ہسپتال دیا جائے۔

جناب چیئر مین! اس وقت چاولوں کا سیزن ہے اور ہمارا کاشتکار کافی پریشان ہے اُس سے ٹیوب ویل کا بل نہیں دیا جا رہا وہ اپنے اوزار یا مویشی بیچ کر اپنا بل پورا کر رہے ہیں اور اگر ایک دن بل لیٹ ہو جاتا ہے تو اُن کے ٹیوب ویل کا کنکشن کاٹ دیا جاتا ہے۔ آپ کو پتا ہے کہ چاول کی فصل کے لئے پانی کی بہت زیادہ ضرورت ہوتی ہے تو میری التجا ہے کہ جس طرح میاں محمد شہباز شریف اور ہماری لیڈر محترمہ مریم نواز شریف کی یہ خواہش ہے کہ ہم زراعت کو ترقی دیں اور میاں محمد شہباز شریف نے کارخانوں کے بجلی کی بلوں پر 11 روپے فی یونٹ کم کر دیا ہے تو 10 ٹیوب ویلوں کی بجلی کے برابر ایک انڈسٹری بجلی لیتی ہے تو میں چاہتا ہوں کہ جس میاں محمد نواز شریف نے ٹیوب ویل کا بل 21 روپے فی یونٹ سے 10 روپے فی یونٹ کر دیا تھا جس سے ہمارا کسان بہت خوش حال ہو گیا تھا، انہوں نے DAP پر 8 سو روپے سبسڈی دے دی تھی، انہوں نے یوریا کی قیمت 4 سو روپے کم کر دی تھی تو یہ وہ steps ہیں جو ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف صاحب نے لئے تھے کیونکہ وہ ہمارا درد سمجھتے ہیں اُنہیں پتا ہے کہ کسان کو کس طرح اُٹھانا ہے۔ زراعت ہماری ریڑھ کی ہڈی ایسے نہیں ہے ابھی چاول کی فصل کا سیزن ہے تو آپ سے میری استدعا ہے کہ زیادہ نہیں تو کم از کم چار مہینے کے لئے ٹیوب ویلوں کے بل میں کسانوں کو ریلیف دیں تا کہ وہ اپنی فصلیں اچھی طرح اُگا سکیں۔

جناب چیئر مین! میں اپنے حزب اختلاف کے بھائیوں سے کہنا چاہتا ہوں کہ اچھی حزب اختلاف ہو تو وہ حکومت کی راہنمائی کرتی ہے۔ انہوں نے پچھلی بار ریاست مدینہ کا نعرہ لگایا جو صرف نعرے تک ہی رہ گیا کیونکہ ان کا عمل اُس کے اُلٹ ہے۔ ریاستِ مدینہ کا مطلب ہے بلند اخلاق، اچھے رویے، صبر، حوصلہ اور باادب ہونا۔ ہم ان کا ادب بھی دیکھ رہے ہیں یہ عورتوں کا کس طرح ادب کرتے ہیں۔ ہماری طرف کی خاتون تقریر کر رہی ہوتی ہے تو یہ بیچ میں آوازیں کس رہے ہوتے ہیں۔ کیا یہ ریاستِ مدینہ ہے؟ انہوں نے یہ سب کچھ اپنے قائد سے سیکھا اور اُس نے آج تک یہ نہیں کہا کہ آپ لوگ غلط کر رہے ہو۔ تہمتیں مت لگاؤ، کسی پر اُنگلی مت اُٹھاؤ۔ یہ یہاں پر حدیثیں سُنا رہے ہیں اور ہمیں ان سے زیادہ حدیثیں آتی ہیں انہوں نے تو آدھی سُنائی ہیں۔ آپ بھی سن لیں کہ جب ہمارے نبی پاک پر ایک عورت کوڑا پھینکتی تھی تو کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہیں کہا یہ کافر ہے۔ یہ ہمارے نبی سے کیوں ایسا کر رہی ہے کسی نے نہیں کہا بلکہ ہمارے نبی ﷺ

نے اپنے اخلاق سے اس کو مسلمان کیا۔ آپ آج کیا کر رہے ہیں کہ ہماری خاتون ممبر کھڑی ہوتی ہیں تو آپ آوازیں کس رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں خیبر پختونخوا کا واقعہ بھی بتا دیتا ہوں کہ ہماری بہن نے وہاں پر احتجاج کیا اور وہاں جتنے ایم پی اے پی ٹی آئی کے تھے انہوں نے کس کس طرح کی ان پر آوازیں کسیں، انہوں نے ان کی بولی لگائی اور شرم سے ساروں کے سر جھک گئے۔ میڈیا والوں نے کہا کہ ہم یہ واقعہ کس طرح بتائیں دنیا کیا کہے گی۔ اب ان کا یہ پتا نہیں لگ رہا کہ ان کے لیڈر حامد رضا صاحب ہیں، یہ سنی اتحاد سے ہیں یا یہ پی ٹی آئی کے ہیں۔ یہ بات پی ٹی آئی کی کرتے ہیں اور سہارا سنی اتحاد کا لے رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: آپ ایسا نہ کریں۔ معزز ممبر مجھے مخاطب کر کے بات کر رہے ہیں۔ آپ خاموش رہیں۔ میں آپ کو پیار سے کہہ رہا ہوں کہ خاموش رہیں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

جناب فاروق احمد خان مانیکا: جناب سپیکر! یہ سہارا تو سنی اتحاد کا لے رہے ہیں۔ یہ پھر حامد رضا صاحب کو لیڈر مانیں۔ یہ کم از کم ان سے تو وفا کریں۔ اگر نہیں کرتے تو ان کی جماعت کو چھوڑ دیں۔ یہ چھوڑیں سنی اتحاد اور استعفیٰ دیں اور یہاں سے نکلیں اور اپنے سزا یافتہ قیدی کے پاس جائیں۔ ان کی الف ب وہاں سے شروع ہوتی ہے اور وہیں پر ختم ہوتی ہے۔ آپ نے اللہ کو جواب دینا ہے اپنے قیدی کو جواب نہیں دینا۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ جناب محمد داؤد خان جتوئی!

جناب محمد داؤد خان: نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جَزَا اللّٰهُ عَنَّا سیدنا مُحَمَّداً (ﷺ) مَّا هُوَ اَهْلُه

حیات النبی ہیں جناب سیدنا محمد ﷺ

وہ دربار رب میں مقرب سیدنا محمد ﷺ

خدا مانتا ہے جو کہہ دیں سیدنا محمد ﷺ

ہم مر جائیں گے کہتے کہتے سیدنا محمد ﷺ

جناب چیئرمین: سبحان اللہ۔

جناب محمد داؤد خان: جناب چیئر مین! میں چار مہینے میں پہلی دفعہ آج بولنے جارہا ہوں تو میں توقع رکھتا ہوں کہ میں کچھ تجاویز دوں گا اور تنقید کروں گا تو میں ان شاءاللہ کسی کو offend نہیں کروں گا لیکن مجھے بولنے کا موقع دیا جائے۔

جناب چیئر مین! میری عمر اس وقت 30 سال ہے اور میں پہلی دفعہ منتخب ہو کر اس ایوان کا حصہ بنا ہوں لیکن میں یاد کرواتا چلوں کہ اس ایوان سے تعلق ہمارا کوئی نیا نہیں ہے۔1946 کی قانون ساز اسمبلی جو پہلی قانون ساز اسمبلی تھی اس سے لے کر آج تک جتوئی خاندان اس ایوان کا حصہ رہا ہے۔ہمیشہ جب بھی وہ اس ایوان کا حصہ رہا ہے تو اس نے ہمیشہ کچھ نہ کچھ لوگوں کو deliver کیا ہے یہ نہیں کہ حکومتوں میں رہ کر کیا ہے۔جتوئی خاندان نے اپنی جائیداد کو آگ لگا کر لوگوں کو دیا ہے۔

جناب چیئر مین! سردار کوڑے خان جتوئی ٹرسٹ جو میرے گرینڈ فادر تھے، انہوں نے 90ہزار کنال زمین اس قوم کے لئے اور لوگوں کے لئے صرف تعلیم اور صحت کے لئے وقف کی کہ اس سے جتنی آمدنی آئے گی وہ ان لوگوں کو ملے گی۔ اس وقت پورے ڈسٹرکٹ مظفر گڑھ میں 90 فیصد جو سرکاری عمارتیں ہیں وہ ان کی زمین جو کمرشل زمینیں تھیں یا دوسری زمینیں تھیں ان کے اوپر عمارتیں بنی ہوئی ہیں۔ ان کو کسی اور ڈیپارٹمنٹ نے کوئی زمین نہیں دی تھی۔ ڈی پی او آفس، ڈی پی او ہاؤس، ڈی سی ہاؤس، ڈی سی آفس، ڈسٹرکٹ جیل یا جتنے بھی سکول اور کالج بنے ہوئے ہیں ان کی اپنی ذاتی ملکیت پر بنے ہوئے ہیں لیکن سب سے بڑا دکھ اس وقت ہوتا ہے کہ ایک انسان نے ڈیڑھ سو سال پہلے عوام کے بارے میں سوچا اور یہ سب کچھ دیا۔ آج جو لوگ اس کمیٹی کے ممبرز اور چیئر مین ہیں، اس کمیٹی کے پاس ڈیڑھ ارب اکٹھا ہوا ہوا ہے، آج تک 80۔ارب اکٹھا ہوا ہے جب سے انہوں نے donate کی ہے۔ وہ 80۔ارب سینٹرل پنجاب کے پاس آیا وہ کہاں گیا کسی کو کوئی پتا نہیں ہے۔

جناب چیئر مین! میں آپ کو بتاتا چلوں کہ علی گڑھ تحریک جو علی گڑھ یونیورسٹی بن چکی ہے۔ اس علی گڑھ تحریک میں جتنا ریونیو اور جتنی donations پورے انڈیا میں اکٹھی ہوئیں نواب کوڑے نے اکیلے دیں۔ میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ اگر ایک شخص ایسا ہے جو عوام کے بارے میں اتنا سوچتا ہے اور عوام کے لئے کچھ کرتا ہے تو کیا اس کی جو آمدنی اکٹھی ہو رہی ہے کیا وہ ہماری جیبوں میں ڈالنے کے لئے ہے۔ اس کمیٹی کے چیئر مین یا ممبرز سے اس ایوان نے کبھی بلا کر پوچھا

کہ بھئی اگر انہوں نے دیا تھا تو وہ کہاں لگا ہے۔ آج تک کسی نے یہاں آکر کوئی جواب نہیں دیا۔ میں پوچھتا ہوں ہماری تحصیل جتوئی ڈسٹرکٹ مظفر گڑھ پانچ دریاؤں کے سنگم کے اندر یعنی کہ delta میں ہے ادھر سے دریائے چناب ہے اُدھر سے دریائے سندھ ہے اور سر کی ایک مقام ہے جہاں پر سارے پانچ کے پانچ دریا اکٹھے ہو رہے ہیں۔ جب بھی گرمیوں کا موسم آتا ہے ابھی موسم آچکا ہے یہ سیلاب کا موسم ہے۔ 2010 میں سب سے متاثرہ جو ضلع قرار پایا تھا وہ مظفر گڑھ تھا لیکن آج تک ضلع مظفر گڑھ کی یہ تقدیر ہے کہ اس پر اسی کا ریونیو نہیں لگایا جارہا۔ میری ایک التجا ہے کہ ہمیں کسی سے کچھ نہیں چاہئے لیکن ہم کہہ رہے ہیں کہ ہمارا جو generate ہو رہا ہے کم از کم وہی ہمارے اوپر لگا دیا جائے تو ہم احسان مند رہیں گے۔

جناب چیئرمین! یہ الیکشن جو گزر چکا ہے میں اس کے بعد چاہتا ہوں کہ اس ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان سے ہٹا کر دھاندلی زدہ مقبوضہ پاکستان رکھ دیا جائے کیونکہ یہ وہ پاکستان نہیں ہو سکتا جو ہمارے بزرگوں نے بنایا تھا۔ انہوں نے دولت بھی لگائی، خون بھی جہاں پر دینا پڑا انہوں نے دیا۔ ہم جس tribe سے ہیں وہ اپنی صفات سے مشہور ہے۔ ہم نے کبھی پیچھے ہٹ کر نہیں دیکھا۔ میں نے کبھی اس تصویر کو وہاں آکر نعرے لگا کر نہیں دکھائے کہ ان کو رہا کرو۔ یہ ایک سیاستدان ہیں لیڈر ہیں اسی لئے میں چاہتا ہوں آپ بھی ایک سیاستدان ہیں وہاں بیٹھے ہوئے لوگ بھی سیاستدان ہیں۔ اگر آج ایک سیاستدان جیل میں بیٹھا ہے اور اس کو چھڑوانے والا سیاستدان نہیں ہو گا تو میں سمجھتا ہوں کہ کل جب یہ لوگ وہاں بیٹھیں گے تو میں ایک بات آپ کو یاد کرواتا چلوں کہ آپ شاید ہمارے لئے ایسی ہی ایک تصویر لے کے یہاں پر کھڑے ہوں پھر ہم آپ کی باتیں نہیں سنیں گے۔ اگر ہم میں غیرت ہے تو یہ مکافات عمل ہے۔ اگر آج آپ بڑا دل کریں گے تو میں آپ کو یاد کرواتا چلوں ہمارا ابھی ان شاءاللہ بڑا دل ہو گا۔ میں اس عمر میں یہ سوچ رہا ہوں کہ ہم سیاستدان ایک دوسرے کو گالیاں دے رہے ہیں۔ ہم سیاستدان ایک دوسرے کے گریبان پکڑ رہے ہیں، سڑکوں پر ننگا کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر سیاستدان، سیاستدان کی عزت نہیں کرے گا تو افسر بھی کسی کی عزت کرے گا۔ وہ نہ آپ کی، نہ ہماری، نہ کسی اور کی عزت کرے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ لڑائی ہم سب کو اکٹھے لڑنی چاہئے۔ میں نے نہیں دیکھا آج تک کوئی بیوروکریٹ جیل میں بند ہوا ہو؟ کوئی وردی والا افسر جیل میں بند ہوا ہو؟ میں نے کبھی نہیں دیکھا۔

صرف سیاست دان ہی کیوں جیل جائے گا؟ کیا یہ اس قوم کی تقدیر ہے 76 / 75 سال میں صرف سیاست دان نے ٹھیکا اٹھایا ہوا ہے کہ پانچ سال کے بعد وہ آئے گا اور اپنا منہ پیش کرے گا اور اگلا بندہ اس کے منہ پر کالک مل دے گا۔ کیا ہم میں اتنی غیرت نہیں ہے کہ ہم لوگ کھڑے ہوں اور جب ہمیں کوئی آکر کہے کہ ہم آپ کی حکومت اگلی دفعہ بنا کے دے رہے ہیں کیا ہم اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ ہمیں آپ کی ضرورت نہیں ہے ہم یہاں پر عوام کے زور پر آئیں گے۔ ہمیں ایسا کرنا ہو گا اور ان شاء اللہ ایسا ہو گا۔ چاہے ہم رہیں یا نہ رہیں ہم قبروں تک پہنچ جائیں لیکن ایک بات میں آپ کو بتاتا چلوں کہ اگر ووٹ کی طاقت سے انقلاب نہیں آسکتا تو یاد رکھیں کہ پھر بندوقیں بھی اُٹھیں گی اور پھر سڑکوں پر یہ 9۔ مئی ختم ہو جائے گا اور پھر ہر دن 9۔ مئی بنے گا۔ ان شاء اللہ میں آپ سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ ہم لوگ اگر نہیں بدل سکتے یہ ایوان یہ tenure اور ہر سیاست دان نہیں بدل سکتا تو پھر کوئی نہیں بدلے گا۔

جناب چیئرمین! میں بجٹ پر بات کرتا ہوں کہ مجھے نہیں پتا کیونکہ میں بجٹ کے حوالے سے کوئی ٹیکنیکل آدمی نہیں ہوں اور نہ میں نے finance پڑھا ہے لیکن میں ایک بات ضرور جانتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ یہاں پر اربوں روپے سے ایک انڈر پاس بن سکتا ہے اور ہمارے ضلع مظفر گڑھ میں اڑھائی سو کلو میٹر کا جو ڈایا میٹر یا radius ہے اس کے اوپر ایک پُل نہیں ہے کہ جو دو شہروں کو ملا سکے جو دو اضلاع کو ملا سکے۔ غازی گھاٹ سے شریف چھجرہ کے درمیان کوئی پل نہیں ہے۔ تو میری التجا ہے کہ پانچ چھ ارب روپے تک اس پل پر لگیں گے کوئی زیادہ پیسے ہم آپ سے نہیں لے رہے آپ مہربانی کر کے ایک پل عطا کر دیں تو چلیں ہم بھی اپنے جنوبی پنجاب کو جا کر بتائیں گے ویسے تو میں پورے جنوبی پنجاب کی بات کرتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ سیاسی ایک عمل ہے کہ اگر آپ لوگ بھی اپنی پارٹی کو بتاتے چلیں کہ جو بھی جنوبی پنجاب صوبہ بنائے گا تو اس کا ووٹ بنک بڑھے گا اس کی لوگوں کے اندر ایک goodwill بڑھے گی۔

جناب چیئرمین: جی، جتوئی صاحب wind up کریں۔

جناب محمد داؤد خان: جناب چیئرمین! میں بہت عرصے بعد بات کر رہا ہوں تو مہربانی کریں مجھے دو تین منٹ دے دیں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ تو میں یہ کہتا ہوں کہ اگر ساؤتھ پنجاب صوبہ بنا دیا جائے تو آپ لوگوں کی ہمارے ہاں ایک goodwill بنے گی جو لوگ سب سے زیادہ کہتے ہیں کہ یہ ساؤتھ کو کچھ نہیں دیتے وہ کہیں گے کہ ان کا ہمارے اوپر احسان ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ساؤتھ کو اگر آپ ایک صوبے کا درجہ دے دیں گے تو بہت مہربانی ہو گی۔ ہمارے ساؤتھ میں کوئی RO پلانٹ نہیں ہے۔ میں ان کو ایک تجویز دینا چاہتا ہوں اور یہ میری آخری بات ہے۔ یہ قانون یہاں پر پیش ہو جائے تمام سیاستدان اور تمام گورنمنٹ افسران کے بچے سرکاری سکولوں میں پڑھیں گے پھر میں دیکھتا ہوں سرکاری سکولوں کا معیار کیسے نہیں اوپر جاتے۔ ہمارے اوپر اور ان کے اوپر پابندی ہونی چاہئے کہ اگر ہیلتھ کا کوئی مسئلہ ہے تو انہی گورنمنٹ ہاسپیٹلز میں یہ خود کا اور اپنے بچوں کا علاج کروائیں گے میں دیکھتا ہوں کیسے آپ کا ہیلتھ سیکٹر ٹھیک نہیں ہوتا۔ جب ان کے بچے باہر کے ملکوں میں نہیں پڑھیں گے تو ہمارا ایجوکیشن سسٹم بھی بہتر ہو جائے گا۔ جب ان کے بچے یہاں پر پڑھیں گے دیکھنا یہ روزانہ سکولوں، کالجوں میں دورے کریں گے اور دیکھیں گے کہ یہاں پر کچھ کام ہو رہا یا نہیں ہو رہا ہے۔ آپ اپنی ایڈمنسٹریشن جو اس چیز کی تنخواہ already دے رہے ہیں۔ صرف آپ نے ایڈمنسٹر کرنا ہے صرف ان کو اور نظر رکھنی ہے وہاں پر کام واقعی ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جتوئی صاحب بہت شکریہ۔ جناب خرم خان ورک!

جناب خرم خان ورک: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے میں میڈم سی ایم اور ان کی ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ان مشکل حالات میں اتنا متوازن اور بیلنس بجٹ پیش کیا۔ دوسرا بہت سارے شعبوں میں بہت ساری reforms introduce کی گئی ہیں لیکن میں جو سمجھتا ہوں کہ بہت اہم ہیں ان کا ذکر کرنا چاہوں گا سب سے پہلے کیونکہ ہماری ایک agricultural economic ہے کسانوں کے لئے دو بہت اچھے منصوبے لائے گئے ایک جو Green Tractor سکیم ہے اور دوسرا solar Tubewells میں سمجھتا ہوں کہ ان کی اشد ضرورت تھی اور ان کے آنے سے کسانوں کے اخراجات میں کمی آئے گی اور ان کے منافع میں اضافہ ہو گا۔ دوسرا صحت کے شعبے میں دو بہت revolutionary کام کئے گئے ایک Clinic on Wheels اور ایک

Mobile Field Hospitals سٹارٹ کیا گیا ہے وہ بہت اچھے اور بہت بڑے منصوبے ہیں جس سے لوگوں کو instant relief ملا ہے۔ اگر یہی ہسپتال یا کلینک بننا شروع ہوتے تو شاید سالوں سال لگ جاتے لیکن صحت کے سیکٹر میں سی ایم پنجاب کا جو vision ہے کہ لوگوں کو فوری سہولت دی جائے تو میں سمجھتا ہوں یہ بہت revolutionary اور ایک بہت اچھا اقدام ہے۔ باقی جو Garment City بنانے جا رہے ہیں I.T City بننے جا رہی ہے مجھے پوری اُمید ہے کہ یہ economy کے لئے اور لوگوں کی ترقی اور ملک کی ترقی کے لئے کہ یہ بہت اہم کردار ادا کریں گے۔ اس کے علاوہ ہمارے پاس گورنمنٹ سیکٹر میں کوئی قابل ذکر cancer hospital نہیں تھا اور اس حکومت نے اس issue کو لے کر اور cancer hospital کا جو اعلان کیا ہے اور جو بجٹ میں allocation کی ہے یہ بہت ہی appreciable بات ہے اور اس سے لوگ جو باہر کے ملکوں میں جا کر علاج کرواتے تھے اور وہ جو ادھر پاکستان میں رہ کے پرائیویٹ سیکٹر میں اپنا علاج afford نہیں کرتے تھے ان کو علاج معالجے کی سہولت free of cost ملے گی بہت بڑا اقدام ہے اس کے علاوہ سرگودھا میں cardiology hospital بن رہا ہے وہ سرگودھا ڈویژن اور اس کے ارد گرد علاقوں کے لئے بہت بڑا اقدام ہے اس سے لوگوں کو بہت فائدہ ہوگا۔ اس کے علاوہ میں سمجھتا ہوں کہ کچھ چیزیں ایسی ہیں جن پر بجٹ میں focus کیا جائے یا ان کو فنڈز allocate کئے جائیں تو وہ ہمارے ملک عوام اور future کے لئے بہت اہم ہیں ان میں، میں سمجھتا ہوں کہ climate change کے لئے اگر ہمیں زیادہ allocation کی جائے اور climate change کا effect ہماری آنے والی generation پر ہوگا، ملک پر ہوگا اور حالات پر ہوگا climate change کو کنٹرول کرنا بہت ضروری ہے اس میں future allocation چاہئے اور آپ کا دوسرا بڑا مسئلہ population exclusion کا ہے۔ آپ کی آبادی بہت تیزی سے بڑھ رہی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں اس پر اور زیادہ focus کرنا چاہئے اور آبادی کو کنٹرول کرنے کے لئے زیادہ فنڈز اور زیادہ توجہ درکار ہے۔ میں پی پی۔48 سیالکوٹ سے elect ہوا ہوں اور میرے حلقے کے بہت سارے مسائل ہیں اس میں سب سے بڑا مسئلہ جو پورے پنجاب اور خاص طور پر میرے حلقے کا ہے وہ صاف پانی کا ہے لوگوں کو صاف پانی میسر نہیں ہے تو میں درخواست کروں گا حکومت سے آج اپنی اس بجٹ تقریر میں کہ ہمیں ہر گاؤں میں فلٹریشن پلانٹس لگوانے چاہئیں خاص طور پر میرے حلقے میں ہر گاؤں میں فلٹریشن پلانٹس ہو تا کہ لوگ صاف پانی پی سکیں اور بیماریوں سے بچ سکیں۔ میرا

دیہاتی حلقہ ہے اس میں قبرستانوں کا بہت برا حال ہے اور ہمیں قبرستانوں کی چار دیواری چاہئے اور یہ وہاں کے لوگوں کا major issue ہے اور میں حکومت سے اپیل کروں گا کہ ہمارے علاقے کے جتنے گاؤں ہیں ان میں قبرستانوں کی چار دیواری کو consider کیا جائے اور بجٹ میں allocation کی جائے۔ ہمارے حلقے میں سیوریج کا بہت بڑا problem ہے جتنے چھپڑ وغیرہ تھے وہ بھر چکے ہیں۔ خاص طور پر مجھے اپنے حلقے کے لئے ان کی cleaning کے لئے ہمیں پراجیکٹ چاہئے۔ مزید میرے حلقے میں کوئی پلے گراؤنڈ نہیں مجھے اپنے حلقے کے ہر گاؤں کے لئے پلے گراؤنڈ چاہئے۔ ہمارا چونڈا میں THQ functional نہیں ہے تو میں request کروں گا relevant authority سے اسے functional بنایا جائے باقی میں سمجھتا ہوں کہ بہت اچھا بہت balance بجٹ دیا گیا ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ اگر اللہ نے سی ایم پنجاب کو موقع دیا اور مسلم لیگ ن کی حکومت کو تو ان شاء اللہ پانچ سال میں اس صوبے کی اور اس ملک کی حالت بدل دے گی۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی بہت شکریہ۔ جناب شیخ شاہد جاوید! اجلاس کا چھ بجے تک ٹائم ہے تو اجلاس کا ٹائم 30 منٹ کے لئے اور بڑھایا جاتا ہے۔ اور ممبران سے گزارش ہے کہ وہ محدود وقت میں ہی اپنی بات مکمل کر لیں تاکہ باقی ممبرز کی بھی باری آ سکے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کا ٹائم 30 منٹ کے لئے بڑھا دیا گیا)

جناب شاہد جاوید: جناب چیئرمین! شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین۔
بلے شاہ سچ ای آکھیا:

کاغذ اُتے اَگ نہ رکھِیں
پاگل دے سر پگ نہ رکھِیں
بلھے شاہ دِی من لے سنگیا
ملک دا راکھا ٹھگ نہ رکھِیں

دل دے وچ اوندا اے سپیکر صاحب! پنجابی وچ دساں، اناں ٹھگاں کنج اس ملک نو لٹیا اج ساڈے وزیر صاحب نے جیڑی تقریر کیتی او میں پڑی اے اے عوام نوں لٹن دا گورکھ دھندا اناں رچایا اے دل چاندا اے پنجابی وچ میں دساں لیکن اتھے decorum اے ساڈی اسمبلی دا۔

جناب چیئر مین: آپ پنجابی میں بات کر سکتے ہیں۔

جناب شاہد جاوید: جناب چیئر مین! چلیں میں پنجابی میں ساتھ ساتھ تڑکا لگاتا رہوں گا یہ میرے لیڈر کے بارے میں بار بار بات کرتے ہیں۔ میں صرف ایک ہی بات کہوں گا کہ میرے لیڈر کے پلیٹ لیٹس کم نہیں ہوئے تھے جو جہاز میں بیٹھتے ہی ایک قطری ٹیکہ لگا اور پورے ہو گئے اور یہاں ایک محترمہ نے بات کی کہ [*************************]۔

جناب چیئر مین: شیخ صاحب! میری بات سنیں کسی خاتون، کوئی عام خاتون ہو یا وہ سیاسی طور پر لیڈر شپ ہو، اسے اس انداز سے جس طرح آپ بات کر رہے ہیں یہ قطعاً مناسب نہیں ہے اور میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

آپ سیاسی اختلاف حکومت سے کریں اور اس پر شدید تنقید کریں کیونکہ یہاں پر پہلے بھی دوستوں نے بڑی بڑی سخت باتیں کی ہیں۔ میں یہاں پر بیٹھ کر خصوصاً ان سخت باتوں کو، بلکہ جب کوئی رکن سخت بات کر رہا ہو تو میں انہیں ٹوکتا نہیں ہوں کہ کہیں یہ تاثر نہ چلا جائے کہ شاید وہ کوئی سخت بات ہے تو میں ٹوک رہا ہوں۔ آپ صرف اس اخلاق کا مظاہرہ ضرور کریں کہ اس صوبے کی وزیر اعلیٰ ایک خاتون ہیں اور اس طرح سے اس انداز سے بات کرنے کی قطعاً اجازت نہیں دی جاسکتی۔ آپ اپنی تقریر کریں اور آپ تنقید کریں تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ آپ حکومت پر تنقید کریں اور آپ بجٹ پر تنقید کریں تو آپ کو کوئی نہیں روکے گا بلکہ یہاں سے میں پابند کروں گا کہ کوئی آواز بھی نہیں آئے گی لیکن اس طرح کے الفاظ آپ استعمال نہ کریں۔ جی، آپ اپنی بات شروع کریں۔

جناب شاہد جاوید: جناب چیئر مین! انہوں نے خواتین کے بارے میں بہت باتیں کیں جو ہم نے سنیں تو simple سی بات ہے کہ ---

جناب چیئر مین: شیخ صاحب! آپ نے بجٹ پر بات کرنی ہے یا کوئی سیاسی تنقید کرنی ہے تو وہ بھی کریں اور میں روکتا نہیں ہوں کہ آپ صرف بجٹ پر محدود رہیں حالانکہ مجھے کہنا چاہئے کہ آپ بجٹ پر بات کریں۔ میں کہتا ہوں کہ اگر آپ نے کوئی سیاسی point scoring کرنی ہے یا سیاسی attack کرنا ہے تو welcome۔

---

* بحکم جناب چیئر مین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب شاہد جاوید: جناب چیئرمین! یہ بار بار تنقید کر رہے تھے کہ "مدینہ کی ریاست" تو دل پر ہاتھ رکھ کر کہیں کہ فارم 47 کی یہ پیداوار نہیں ہیں؟ جب آپ ایک جھوٹا حلف دے کر آتے ہیں تو آپ کو کیا پتا ہو کہ مدینہ کی ریاست کیا ہے!؟ آپ یہ حلف دیں کہ انہوں نے جھوٹا حلف نہیں اٹھایا۔ یہ فارم 47 والے نہیں ہیں تو انہیں مدینہ کی ریاست کہاں نظر آئے گی؟ مدینہ کی ریاست میں ہمارے لیڈر نے مسلمانوں اور اقلیتوں کے حقوق کا خیال رکھا۔

جناب عمران جاوید: جناب چیئرمین! کیا یہ حلف دیتے ہیں کہ یہ "چور" کے پیروکار نہیں ہیں؟

جناب چیئرمین: عمران جاوید صاحب! آپ خاموش رہیں۔ (قطع کلامیاں)

معزز ممبران سے گزارش ہے کہ خاموشی اختیار کی جائے۔ جی، شیخ صاحب

جناب شاہد جاوید: 187۔ارب روپے پولیس ریفارمز کے لئے رکھے گئے جو صرف پی ٹی آئی کو دبانے کے لئے ہیں۔ مجھے arrest کیا گیا حالانکہ میں اس ہاؤس کا ممبر ہوں لیکن مجھے arrest کیا گیا اور کل ہم پر ایف آئی آر دی گئی۔ ہم نے اپنی چار دیواری میں اکٹھ کیا اور ہم پر ایف آئی آرز درج ہو گئیں تو کیا یہ اس لئے 187۔ارب روپے رکھا گیا ہے؟ یہ 187۔ارب روپے کسی رفاہی ادارے یا کسی انڈسٹری کو دیتے۔ ہمارے ملک کی انڈسٹری کا آج کیا حال ہے کیونکہ وزیر موصوف کو شاید انڈسٹری کا مطلب بھی نہ آتا ہو کہ انڈسٹری کیا چیز ہے اور کس بلا کا نام ہے؟

جناب چیئرمین: شیخ صاحب! معذرت کہ آپ کو روک رہا ہوں شاید آپ کو اندازہ نہیں ہے کہ وزیر خزانہ کا background industrialist خاندان سے ہے اور آپ کو اس چیز کا نہیں پتا اس لئے میں بتا رہا ہوں۔

جناب شاہد جاوید: جناب چیئرمین! میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میرا تعلق فیصل آباد سے ہے جہاں اس وقت 80 فیصد ٹیکسٹائل انڈسٹری بند ہے اور 20 فیصد چل رہی ہے وہ بھی ڈاؤن سائزنگ کر کے صرف 30 فیصد چل رہی ہے۔ کیا ان کو نہیں پتا کہ اس پر کیا focus کرنا ہے۔ پاکستان میں ایک وقت تھا کہ ہم جو کپاس پیدا کرتے تھے یعنی جنوبی پنجاب کی کپاس سب سے بہترین ہوتی تھی لیکن وہاں پر شوگر مافیا کی نظر پڑی اور اس علاقے کو squeeze کیا گیا۔ اس کو دبانے کے لئے ہماری انڈسٹری کو تباہ کیا گیا۔ یہ بجٹ جو کہ 803۔ارب روپے خسارے کا بجٹ ہے اسے کیسے پورا کرنا ہے۔ ہم نے لیبر کو کہاں سے

کھپت دینی ہے۔1780 میں جب مانچسٹر میں اس کی بنیاد رکھی گئی تو وہاں پر ٹیکسٹائل کو سبسڈی دی گئی کیونکہ یہ واحد انڈسٹری جو unskilled labour کی کھپت کرتی ہے۔ ہماری انڈسٹری میں اگر پانچ سو آدمی کام کرتے ہیں تو skilled 25 ہوتے ہیں اور 475 unskilled labour ہوتی ہے تو ان کی کھپت کی جاتی ہے، اس کو سبسڈائز کیا جاتا ہے۔ یہاں سبسڈی تو دور کی بات ہماری ہر چیز کے نرخ بڑھا دیئے گئے، ہمارے اوپر duties بڑھادی گئیں اور ہمارے اوپر بے شمار محکمے دے دیئے گئے۔ اس وقت ٹیکسٹائل انڈسٹری بہت بُرے حالات میں ہے تو میں وزیر موصوف سے گزارش کروں گا کہ اس پر ذرا review کرلیں۔

جناب چیئرمین! میں بات اپنے شہر فیصل آباد کی کروں گا جہاں پر نکاسی آب کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ ہم نے صاف ستھرے شہروں کے لئے بڑا بجٹ رکھا ہے تو فیصل آباد پر focus کریں شاید کہ ان کی توجہ اس لئے فیصل آباد پر نہیں ہے کہ وہاں پر عوام نے (ن) لیگ کو دفن کر دیا ہے۔ یہ مت بھولیں کہ فیصل آباد کے سپوت اس ایوان میں ہیں اور وہ اپنا حق لینا جانتے ہیں۔ فیصل آباد میں پینے کا صاف پانی میسر نہیں ہے، فیصل آباد میں سب سے زیادہ ہیپاٹائٹس کے مریض ہیں تو اس پر focus کیا جائے اور اس کے لئے میں آپ کو تجاویز بھی دوں گا تو مہربانی کرکے ان پر غور کیجئے گا۔

جناب چیئرمین! میرے حلقہ میں چھوٹی چھوٹی گلیاں ہیں، یہاں پر 45 کروڑ روپے شاید ائیر ایمبولینس کے لئے رکھا گیا ہے تو میری گلیوں میں تو موٹر سائیکل نہیں آسکتی تو جہاز کہاں سے اتاریں گے؟ وہاں پر میرے حلقے کی آبادی پانچ لاکھ سے زائد ہے لیکن وہاں پر ایک بھی کالج نہیں ہے لہٰذا اس پر focus کیا جائے۔ میں انڈسٹری کے حوالے سے یہ گزارش کروں گا کہ اگر ہم ٹیکسٹائل انڈسٹری پر focus کرلیں تو ہماری پانچ طرح کی صنعتیں چلتی ہیں جن میں سب سے پہلے ہماری جننگ انڈسٹری چلتی ہے بلکہ سب سے پہلے تو کسان پلتا ہے جب وہ کپاس کاشت کرتا ہے۔ اس کے بعد جننگ انڈسٹری آتی ہے جہاں پر مزدور کی کھپت ہوتی ہے جہاں پر کپاس کو صاف ستھرا کیا جاتا ہے پھر سپننگ انڈسٹری آتی ہے جو کہ larger industry ہے وہ چلتی ہے تو اس پر بھی focus کیا جائے کیونکہ وہاں پر بھی مزدور کی کھپت ہوتی ہے۔ اس کے بعد ہماری سائزنگ انڈسٹری آتی ہے جہاں پر مزدور کی کھپت ہوتی ہے اور اس کے بعد لومز انڈسٹری ہوتی ہے۔ اس

کے بعد value added industry جہاں پر ہم ایک ڈالر میں کپاس پیدا کر کے ایکسپورٹ کرتے ہیں اور اگر ہم value added کر دیں تو 20 ڈالر اس کے ملتے ہیں جس سے ہمیں زرمبادلہ ملتا ہے۔ میں ایک شعر کے ساتھ اپنی تقریر کا اختتام کرتا ہوں کہ:

تینوں ظلم کرن توں ڈکاں گے نئیں

جناب چیئرمین: ڈکناں نئیں۔

جناب شاہد جاوید: جی، جناب چیئرمین!

تینوں ظلم کرن توں ڈکناں نئیں بس ایہی گل سمجھانی اے
ویلے دی اے واگ ویریا ساڈے ہتھ وی آنی اے

عمران خان زندہ باد۔

جناب چیئرمین: ویسے یہ بات دلچسپ ہے کہ مجھے یہ شعر اس لئے یاد ہے کہ پچھلے پانچ سال یہی شعر ہم ان بنچز پر آ کر پڑھتے رہے ہیں۔ شکریہ جی شیخ صاحب! اب میں دعوت دیتا ہوں جناب فلک شیر اعوان!

جناب فلک شیر اعوان: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کے لئے وقت دیا۔ سب سے پہلے تو میں اپنی چیف منسٹر محترمہ مریم نواز شریف اور ان کی پوری ٹیم کو مبارکباد دیتا ہوں جنہوں نے اس قلیل مدت میں بہترین بجٹ پیش کیا ہے۔ اگر اسے غور سے دیکھا اور پڑھا جائے تو اس میں تمام چیزیں موجود ہیں۔ میں شکریہ ادا کروں گا اپنے حلقے کی عوام کا جنہوں نے مجھے ووٹ دے کر یہاں بھیجا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میرا حلقہ انتہائی غریب، مزدور اور کسانوں پر مشتمل ہے۔ ہمارے ہاں سب سے زیادہ problem health and education کی ہے تو منسٹر صاحب یہاں پر بیٹھے ہیں میری یہ گزارش ہے کہ health کے لئے ہمیں جس طرح ابھی چیف منسٹر صاحبہ نے مختلف شہروں اور مختلف اضلاع میں اعلانات کئے ہیں تو ہمارے ہاں دو ہسپتال ہیں جن میں ایک سٹی ہسپتال ہے اور دوسرا تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہے لیکن وہ اس capability کے نہیں ہیں کہ جہاں پر ہر قسم کا

علاج کروایا جا سکے تو میری یہ گزارش ہے کہ ہمارے تلہ گنگ کے لئے ایک اچھا ہسپتال منظور کیا جائے جس کے لئے بجٹ میں فنڈز رکھے جائیں۔

جناب چیئرمین! ایجوکیشن کے حوالے سے میری یہ گزارش ہے کہ ایک یونیورسٹی اور ایک ٹیکنیکل کالج ہمارے لئے ضروری ہے۔ ٹیکنیکل کالج کی اس وجہ سے زیادہ ضرورت ہے کہ ہمارے ہاں ایف اے یا ایف ایس سی کے بعد تمام طلباء و طالبات ادھر ادھر رخ کرتے ہیں اور باہر جا کر وہاں پر اپنے لئے کوئی ٹیکنیکل کالج یا یونیورسٹی ڈھونڈتے ہیں تو میری یہ خواہش ہے کہ ہمارے ہاں ایک ٹیکنیکل کالج قائم کیا جائے اور اسی بجٹ میں اس کے لئے فنڈز بھی رکھے جائیں۔ میرے حلقے میں کلر کہار کا حلقہ بھی شامل ہے جو کہ بہت ہی خوب صورت جگہ ہے۔ وہاں سیر و تفریح کے لئے لوگ دور دراز سے بھی آتے ہیں تو میری یہ منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ ٹورازم کے حوالے سے کلر کہار کے لئے خصوصی فنڈز رکھے جائیں۔ وہ موٹروے کے پاس ہے اور لاہور سے بھی وہاں لوگ جاتے ہیں بلکہ ہر جگہ سے لوگ وہاں آتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میرا سب سے بڑا مسئلہ ضلع تلہ گنگ کا ہے۔ ہمارے تلہ گنگ کو پچھلی حکومت نے ضلع بنایا تھا وہ تقریباً کوئی تین سے چار مہینے working میں بھی رہا لیکن جب care taker حکومت آئی تو انہوں نے اس کو غیر فعال کر دیا۔ تقریباً وہاں پر تمام چیزیں مہیا ہیں اور میں اس سے پہلے بھی اپنی تقریر میں یہ بات کہہ چکا ہوں اور میری اب بھی آپ کے توسط سے وزیر اعلیٰ پنجاب سے یہ درخواست ہے کہ ہمارا ضلع بحال کیا جائے۔ وہاں ڈی سی اور ڈی پی او تعینات کئے جائیں۔ وہاں پر ضروریات کی تمام چیزیں موجود ہیں۔ میں پہلے بھی درخواست کر چکا ہوں اور اب بھی میری یہ درخواست ہے کہ اُس کو بحال کیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! ہماری سابقہ حکومت نے پورے تلہ گنگ میں MLR کے طریقے سے بہت زیادہ روڈز شروع کئے تھے۔ اُن میں سے کوئی 30 percent, 40 percent, 50 percent مکمل ہو چکے ہیں۔ منسٹر صاحب میرے الیکشن میں وہاں گئے تھے ہم نے ان کو یہ بات بتائی تھی لہٰذا اُن کی تکمیل کے لئے ہمیں فنڈز کی ضرورت ہے۔ وہ روڈز ہمارے علاقے والوں کے لئے درد سر بنے ہوئے ہیں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ان کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں تا کہ وہ مکمل ہو سکیں۔

میں انہی الفاظ کے ساتھ آپ کا شکریہ ادا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا اور ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ پاکستان پائندہ باد۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ جناب طارق گجر!

چوہدری محمد طارق: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو بجٹ پیش کیا گیا ہے یہ پنجاب کی عوام کی امنگوں کا ترجمان نہیں ہے۔ یہ انتہائی ناقص اور الفاظ کا ہیر پھیر ہے۔ خاص طور پر اس بجٹ میں سوائے تخت لاہور کے باقی دوسرے شہروں کو ترقی کے سفر میں نظر انداز کیا گیا ہے۔ میں آپ کی اور وزیر خزانہ کی توجہ دلانا چاہوں گا کہ گوجرانوالہ شہر جو ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے جس کی آبادی 50 لاکھ سے زیادہ ہے اُس ڈویژنل ہیڈ کوارٹر کو اس بجٹ میں یکسر نظر انداز کیا گیا ہے۔ گوجرانوالہ شہر کے لئے کوئی میگا پراجیکٹ نہیں دیا گیا۔ گوجرانوالہ ایک صنعتی شہر ہے یہ بھی پاکستان کے revenue generate کرنے میں سیلز ٹیکس اور انکم ٹیکس کی مد میں اپنا بہت بڑا حصہ ڈالتا ہے لیکن گوجرانوالہ کو اس کا حق نہیں دیا جارہا۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ گوجرانوالہ میں چلڈرن ہسپتال کا قیام فی الفور عمل میں لایا جائے۔ گوجرانوالہ یا دوسرے اضلاع کے بچوں کو جب علاج کی ضرورت پیش آتی ہے تو ماؤں کو اپنے بچوں کو لے کر لاہور کے چلڈرن ہسپتال میں آنا پڑتا ہے۔ یہ مسئلہ سیاسی وابستگیوں سے بالاتر ہو کر حل ہونے کا متقاضی ہے کیونکہ بچوں کے علاج کے لئے گوجرانوالہ میں کوئی بندوبست نہ ہے۔ نا صرف گوجرانوالہ بلکہ سیالکوٹ، گجرات اور کسی دوسرے شہر میں بھی یہ بندوبست نہیں ہے۔ جب مائیں اپنے بچوں کو لے کر لاہور آتی ہیں تو چلڈرن ہسپتال لاہور کی راہداریوں میں بچوں کو ڈرپس لگی ہوتی ہیں۔ میری وزیر خزانہ سے یہ درخواست ہے کہ بچے سب کے سانجھے ہوتے ہیں۔ یہ بچے قوم کے بچے ہیں آپ کو ان کے درد کو محسوس کرنا چاہئے۔ گوجرانوالہ کے ہر شہری کا مطالبہ ہے یہ کسی جماعت کا نہیں کہ گوجرانوالہ شہر میں چلڈرن ہسپتال بنایا جائے۔ اس کے لئے آپ کو اعلان کرنا چاہئے۔ اس میگا پراجیکٹ پر چیف سیکرٹری زاہد اختر زمان جب کمشنر تھے انہوں نے کافی کام کیا۔ میں بھی اُس کمیٹی کا ممبر تھا اور ہم نے جگہ بھی allocate کر لی تھی۔ سرکاری زمین available ہے صرف آپ کی ایک will چاہئے تا کہ ان بچوں کا علاج گوجرانوالہ میں ہی ممکن ہو سکے۔

جناب چیئر مین! گوجرانوالہ میں صحت کی سہولیات نہ ہونے کے برابر ہے۔DHQ میں جو existing children ward ہے ایک سپیڈ نگران وزیر اعلیٰ نے کہہ دیا کہ یہ چلڈرن ہسپتال ہے۔ وہاں پر بچوں کے ڈائیلیسز کے لئے کوئی مشینیں نہیں ہیں اس کے لئے میرے شہر کے بچوں کو لاہور آنا پڑتا ہے۔ endoscopy کے لئے میرے شہر کے بچوں کو لاہور آنا پڑتا ہے۔ مائیں، والدین اور بالخصوص غریب والدین کچھ ایسے بھی ہیں جو اپنے بچوں کا علاج کروانے کے لئے لاہور کا سفر بھی نہیں کر سکتے۔ یہ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ صحت کی سہولتیں on the door step provide کی جائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ذمہ داری کے ساتھ ساتھ بہت بڑی عبادت بھی ہے۔ اگر وزیر خزانہ صاحب چاہتے ہیں کہ اِن کی دنیا بھی بہتر ہو اور آخرت بھی بہتر ہو تو میرے شہر گوجرانوالہ میں چلڈرن ہسپتال بنا دیں۔

جناب والا! ہمارا DHQ ہسپتال ہے اور ہمارا 50 لاکھ کی آبادی کا شہر ہے وہاں پر انجیو گرافی کے لئے کوئی سنٹر نہیں ہے اس کے لئے ہمیں اپنے شہر سے دور لاہور آنا پڑتا ہے۔ جب لوگ لاہور انجیو گرافی کے لئے آتے ہیں تو اُن کو سال سال، دو، دو سال کا ٹائم ملتا ہے۔ میرے شہر گوجرانوالہ کے DHQ ہسپتال میں بھی انجیو گرافی کی سہولت فراہم کی جائے۔

جناب چیئر مین! میں آپ کی توجہ اس طرف بھی دلانا چاہتا ہوں کہ جب گوجرانوالہ شہر میں داخل ہوتے ہیں تو وہاں "چن دا قلعہ" ایک جگہ ہے وہاں پر ہمیشہ ٹریفک بند ہوتی ہے۔ بائی پاس پر جانے سے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ میں وزیر خزانہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ چن دا قلعہ جو فلائی اوور ہے اس کے اوپر کام کیا جائے اور اس کا قیام عمل میں لایا جائے۔

جناب چیئر مین! گوجرانوالہ شہر میں ریل کے پھاٹک کی وجہ سے لوگوں کا بعض اوقات DHQ ہسپتال میں جانا بھی ناممکن ہو جاتا ہے۔ مریض سنجیدہ حالت میں ہوتے ہیں لیکن پھاٹک بند ہے۔ میری وزیر خزانہ سے گزارش ہے کہ وہاں پر جی ٹی روڈ سے کمیشن آفس روڈ تک انڈر پاس بنایا جانا اشد ضروری ہے تاکہ ریلوے پھاٹک بند ہونے کی صورت میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔

جناب چیئر مین: طارق گجر صاحب! آپ کا بہت شکریہ۔ ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

چودھری محمد طارق: جناب چیئر مین! میری تھوڑی سی بات رہ گئی ہے۔

جناب چیئرمین: بس آپ ایک منٹ میں بات کر لیں۔

چودھری محمد طارق: جناب چیئرمین! میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں پر جو ٹیکس لگایا گیا ہے اُس میں اضافہ واپس لیا جائے۔ آج کے اِس مہنگائی کے دور میں سرکاری ملازمین کو اپنے اخراجات کو پورا کرنا بہت مشکل ہو گیا ہے۔ جو تنخواہیں بڑھائی گئی ہیں وہ ٹیکس لگا کر حکومت نے اُلٹا اُن کی جیب سے پیسے نکال لئے ہیں۔ میں آپ کے توسط سے وزیر خزانہ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جوڈیشل اہلکاروں کو جو جوڈیشل الاؤنس ملتا ہے وہ صرف ججوں اور دوسرے اداروں کو مل رہا ہے لیکن ریڈر اور اہلمد ہیں ان کو جوڈیشل الاؤنس نہیں مل رہا تو مہربانی فرما کر ان کو بھی یہ جوڈیشل الاؤنس کی فراہمی یقینی بنائیں۔ میرے شہر گوجرانوالہ میں قبرستان نہ ہونے کے برابر ہیں، شہر خاموشاں ماڈل قبرستانوں کی اشد ضرورت ہے کیونکہ شہری آبادی ہے وہاں پر اب آبادی کا لوڈ بڑھ گیا ہے تو میری وزیر خزانہ صاحب سے یہ گزارش ہے کہ شہر خاموشاں ماڈل قبرستان گوجرانوالہ قیام کے لئے کام کریں۔ میں اپنے گوجرانوالہ شہر کے مسائل کی بات کر رہا ہوں اور آپ کی مہربانی کہ مجھے دو منٹ ٹائم دے دیں۔ میں نے یہ گوش گزار کرنے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر فرض کیا ہے کہ ہم اپنی عوام کی نمائندگی کو ایمانداری سے ادا کریں اور جو ان کے مسائل ہیں وہ بیان کریں۔ یہاں آکر سو کر چلے نہ جائیں تو میری ان سے یہ گزارش ہے کہ گوجرانوالہ شہر ایک بڑا شہر ہے اور صاف پانی کی فراہمی اس کا حق ہے یہ دیا جائے، سیوریج کے مسائل ہیں ان کو حل کیا جائے۔ میری ان سے گزارش ہے کہ یہ جو میں نے پراجیکٹ بتائے ہیں تو یہ گوجرانوالہ شہر میں بنیادی طور پر کام کرنے والے ہیں یہ عوام کے پراجیکٹس ہیں اگر یہ چاہتے ہیں کہ ان کی دنیا اور آخرت بھی بہتر ہو تو یہ کام کریں جس سے عوام کا فائدہ اور بھلا ہو گا۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ طارق صاحب! بہت شکریہ۔ جناب اکرام الحق!

جناب اکرام الحق: جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ خدا خدا کر کے یہ وقت ملا۔ آپ کی مہربانی۔ میں بھی پہلی دفعہ elect ہو کر یہاں پر آیا ہوں اور میرا حلقہ PP-74 ہے میں اپنے دوستوں سے التجا کرتا ہوں کہ جب بھی بولیں تو اچھے الفاظ سے بولیں اور تنقید آپ کا حق ہے، تنقید کریں اور ضرور تنقید کریں لیکن آپ اخلاقیات کو مدنظر ضرور رکھیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین! کیونکہ یہ ایوان 12 کروڑ عوام کی نمائندگی کرتا ہے ہماری عوام نے ہمیں اس لئے نہیں بھیجا کہ ہم ایک دوسرے پر بے شرم اور ایسے لفظ استعمال کریں ہم کوئی عام آدمی نہیں ہیں۔ ہمیں دو سے اڑھائی لاکھ آدمیوں نے چناؤ کر کے یہاں بھیجا ہے۔ میں نے دیکھا کہ ہر وقت فارم 45 اور فارم 47، کوئی انگلی اٹھائے بالکل 45، رات کے 12 بجے سے 45 اور آپ کا جو لیڈر میرے مدمقابل تھا آج بھی انکم سپورٹ سے پیسے لیتا ہے اور اس کی بیوی انکم سپورٹ سے پیسے لیتی ہے۔ میں گیلانی صاحب سے request کروں گا کہ وہ چلے گئے ہیں ان کی سپورٹ تو بند کریں جو انہوں نے ساڑھے تین سال میں اپنے نمائندوں کو دی ہے۔ یہ خرچہ بند کیا جائے۔ میرا قائد نواز شریف ہے بہادر قائد ہے اور اس کی بیٹی بھی بہادر ہے جس نے 100 دن میں میرے وزیر خزانہ اور اس کی ٹیم نے یہ بجٹ دیا۔ اس بجٹ کے دور اندیش اثرات ضرور ملیں گے کیونکہ مسائل کم ہیں اور وسائل زیادہ ہیں۔ وسائل کے ساتھ ہی مسائل حل ہوتے ہیں۔ ہم ان شاءاللہ ہر فرد کو ٹیکس کے زمرے میں ضرور لائیں گے جتنا کسی کا حساب بنا اس کو ضرور ٹیکس دینا پڑے گا اور ان شاءاللہ ملک خوشحال ہو گا۔ یہ بجٹ انسان دوست، عوام دوست اور کسان دوست بھی ہے۔ میں کل ایک آدمی کے ساتھ بیٹھا تھا وہ مزدور تھا اس سے بات کی تو اس نے کہا کہ میں نے پہلی دفعہ 6 بوریاں گندم خرید کر رکھی ہیں انہوں نے کہا کہ ہم نے پچھلے دنوں 6 ہزار روپے من لے کر گزارہ کیا ایک ٹائم روٹی کھاتا تھا اور دوسرے ٹائم روٹی نہیں کھاتا تھا۔ وہ کہہ رہا تھا کہ میں مریم نواز شریف صاحبہ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے سستی گندم دی۔ روٹی 12 روپے میں ملتی ہے، پہلے تو شور ہوتا تھا کہ روٹی 20 روپے کی مل رہی ہے اب روٹی 12 روپے میں ملتی ہے۔ چند کسان ہیں جن کی گندم کا یہ شور ہے زیادہ تر 30 فیصد مزدور طبقہ ہے 25 فیصد ملازم طبقہ ہے 10 فیصد وہ زمیندار جن کے پاس ایک ایکڑ اور آدھا ایکڑ زمین ہے وہ اپنی گندم خود رکھتا اور کسی کو نہیں بیچتا۔ 25 فیصد وہ زمیندار ہیں جو گندم بیچتے ہیں یہ ان کا شور اور واویلا ہے انہوں نے پچھلی دفعہ 5500 سے 6000 روپے فی من گندم بیچی۔ اس وقت یہ تھوڑا بہت فرق پڑ گیا ہے تو اب کچھ صبر بھی کرنا چاہئے۔ بے نظیر انکم سپورٹ کے پیسے بھی جلدی ختم ہو جائیں گے پہلے سابقہ وزیر ٹرانسپورٹ میرے مقابلے آیا تھا پھر وہ دوڑ گیا۔ اب انکم سپورٹ کے پیسے لے کر بھی آنے والے ان شاءاللہ

سامنے نہیں آئیں گے۔ ان شاءاللہ میں انتظام کر کے آیا ہوں میرا ایک جذبہ ہے اور میرا ایمان ہے ان شاءاللہ تعالیٰ میں اپنی عوام کی خدمت کے لئے آیا ہوں۔۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب اکرام الحق! آپ wind up کریں۔

جناب اکرام الحق: جناب چیئرمین! میرا حلقہ PP-74 زیادہ تر دریائی علاقہ ہے کچھ دریا کے اِس پار اور کچھ دریا کے اُس پار ہے ادھر زیادہ تر ڈیرہ جات پر رہنا سہنا ہے میرے حلقے میں پانی میں، ان کی حکومت میں جو ٹرانسپورٹ کے وزیر تھے انہوں نے وہاں شراب الکوحل کی مل لگائی اور اس کا پانی زمین میں سرایت کر گیا اور اتنا پانی خراب ہو گیا ہے کہ وہ پینے کے قابل بھی نہیں رہا۔ ہمیں فلٹریشن پلانٹس تو نہیں نلکے مل جائیں تو ہم گزارہ کر جائیں گے۔ وہاں بالکل پانی کے حوالے سے بھی مایوسی ہے ہم نے request کی ہے کہ ہمیں نلکے دے دیئے جائیں تاکہ ہم ڈیرہ جات پر نلکے لگا کر اپنا گزارہ کر لیں۔ جو میری بچیاں تعلیم حاصل کرنے سے محروم ہیں وہ دور ڈیرہ جات پر رہتی ہیں وہاں سے ٹرانسپورٹ کا بھی اچھا انتظام نہیں ہے اور ان کے لئے دور دراز تک ڈگری کالج بھی نہیں ہے یہاں پر یونیورسٹیوں کی بات ہوتی ہے ڈگری کالج نہیں ہے 40 سے 45 میل دور جانا پڑتا ہے یا کوٹ مومن جانا پڑتا ہے یا چنیوٹ جانا پڑتا ہے یا چوکی بھاگٹ جانا پڑتا ہے ان کے لئے اپنے وزیر خزانہ سے request ہے کہ ان کو ایک ڈگری کالج ضرور دیا جائے تاکہ ان کی تمنا بھی پوری ہو جائے۔ وہ بھی تعلیم حاصل کرنے کے بعد قوم اور ملک کی خدمت کر سکیں۔

جناب چیئرمین! باتیں تو بہت زیادہ ہیں لیکن ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں بتاتا ہوں کہ پہلے تین سال ہمیں دوائی مفت نہیں ملتی تھی اب ہسپتالوں میں دوائی تو مفت آگئی ہے اب وہ ملنی شروع گئی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! پہلے ہمارے لوگ چونکہ ہم مہاجر قسم کے آدمی ہیں اور یہ مہاجر بیلٹ ہے۔ پہلے ہمارے حلقہ کی ٹرانسپورٹ کا وزیر جناب منیب سلطان چیمہ نے ہمارے ساتھ زیادتی کی۔ ہمارے 14 سے 15 گاؤں ہیں ہماری روڈ کا مکمل ٹھیکہ تھا اس کو revise کر کے اپنی حلقے میں لے کر روڈ بنائی لیکن ہمارے ساتھ بہت زیادتی کی۔ اب ہمارا وزیر بھی ہمارے ساتھ، شاید وہ ان کا دوست

ہو گا تو ان کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتا ہے ان سے چار پانچ بار request کی لیکن ہماری سڑک کے بارے میں کچھ نہیں سوچا۔ ADP میں۔۔۔

جناب چیئر مین: اکرام الحق صاحب! بہت شکریہ۔

جناب اکرام الحق: جناب چیئر مین! ایک منٹ دے دیں۔

جناب چیئر مین: جی، اب جلدی کر لیں۔ اب اجلاس کا وقت 30 منٹ اور بڑھایا جاتا ہے۔ اسی لئے معزز اراکین سے درخواست ہے کہ وہ مختصر وقت میں اپنا مدعا بیان کریں۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کا وقت 30 منٹ بڑھایا گیا)

جناب اکرام الحق: جناب چیئر مین! اس اے ڈی پی میں میری ایک سکیم نہیں آئی۔ ایک فٹ بھی جگہ میرے لئے ہو میں بھی شعر پڑھ کر اپنی بات ختم کرتا ہوں:

کوئی قابل ہو تو ہم شانِ کئی دیتے ہیں
ڈھونڈنے والوں کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں

جناب چیئر مین: جی، بہت شکریہ۔ جناب محمد عاطف اورنگزیب!

جناب محمد عاطف اورنگزیب: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئر مین! شکریہ۔ پنجاب کے بجٹ 25-2024 پر بحث کرتے ہوئے کہوں گا کہ یہ ایک روایتی بجٹ تھا جسے لکھنے والے کوئی اور تھے اور پڑھنے والے کوئی اور گزشتہ 40 سال سے ایک ہی خاندان پنجاب پر حکومت کر رہا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب آج جن مسائل کا شکار ہے اس میں پچھلی اُن حکومتوں کا سب سے زیادہ کردار ہے۔

جناب چیئر مین! 1985 سے پہلے نہ تو اس طرح کرپشن تھی نہ ہمارا ملک اس طرح مقروض تھا اور نہ ہی ہم بیرونی اداروں سے پوچھ کر اپنے بجٹ بناتے تھے اور اپنے معاملات کرتے تھے۔ مجھے لگتا ہے کہ ہمارا یہ بجٹ بھی ہمیں قرض دینے والے ملکوں کی اور قرض دینے والے اداروں کی مرضی سے ہی بنایا گیا ہے۔ اس بجٹ کا سب سے بڑا کارنامہ جو حکومت نے بتایا ہے وہ یہ بتایا گیا ہے کہ ہم نے گندم نہیں خریدی میں خود ایک کسان ہوں ایک دیہی علاقے سے تعلق رکھتا ہوں اور ایک ایسے حلقے سے آیا ہوں جہاں پر کوئی شہری آبادی نہیں ہے اور میرے حلقے کے تقریباً 95 percent لوگ صرف زمیندارہ اور زراعت سے منسلک ہیں۔ اس وقت وہ پورا علاقہ میں

تکلیف اور مصیبت سے گزر رہا ہے لوگوں کے گھر میں کھانے کو روٹی نہیں ہے، لوگ اپنے مزدوروں کو مزدوریاں نہیں دے سکتے، کسان اس وقت عید کے موقع پر کسانوں کے بچے نئے کپڑے نہیں خرید سکتے اور بازار ویران پڑے ہیں، شہروں کے شہر ویران پڑے ہیں۔ میرے معزز بھائی ممبر ابھی کہہ رہے تھے کہ 20percent سے 25 لوگوں کا مسئلہ ہے میں ان کی اصلاح کرنا چاہتا ہوں کہ بڑے شہروں کو چھوڑ کے پنجاب کے ہر دیہی علاقے میں percent 70 لوگوں کا تعلق صرف زراعت سے ہے اُن کا ذریعہ آمدن اُن کا رہن سہن اُن کا کھانا پینا کسی نہ کسی طریقے سے زراعت پر ہی منسلک ہے اور زراعت ہی ان کا ذریعہ آمدن ہے۔

جناب چیئرمین! میں منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ پورے پنجاب میں تمام علاقوں میں تمام حلقوں کو برابری کی بنیاد پر فنڈ دیئے جائیں۔ اس تقسیم سے ہٹ کے کہ کس حلقے سے پی ٹی آئی کا یا آزاد امیدوار جیتا ہے یا مسلم لیگ(ن) کا امیدوار جیتا یہ تقسیم نہ کی جائے۔ میرے ضلع بہاول نگر میں 8 صوبائی حلقے ہیں جس میں سے چھ سیٹوں پر مسلم لیگ(ن) کے ٹکٹ یافتہ امیدوار ہارے ہیں اس کا مطلب یہ ہوا کہ بہاولنگر کی عوام نے موجودہ حکومت کے نامزد امیدواروں کو reject کیا ہے اور وہاں سے یا آزاد امیدواروں کو جتایا یا پی ٹی آئی کے امیدواروں کو جتایا ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ اُس پورے ضلع کی تمام عوام کو برابری کی بنیاد پر اُن کے حقوق دیے جائیں۔ ہمارے ترقیاتی فنڈز ہمیں برابری کی بنیاد پر دیے جائیں۔ میرا حلقہ پی پی۔239 جو اس بہاولنگر ضلع کا ایک پسماندہ ترین حلقہ ہے۔2380 کلومیٹر کی نئی سڑکیں بجٹ کے اندر رکھی گئیں اور مجھے یہ پڑھ کر بہت افسوس ہو رہا ہے کہ میرے اس پورے حلقہ کے اندر ایک کلومیٹر بھی نئی روڈ نہیں رکھی گئی۔ ایک خاص فنڈ میں نے بجٹ کے اندر پڑھا جو کہ سیلاب سے تباہی اور بحالی کے لئے پیکج رکھا گیا ہے میرا حلقہ پی پی۔239 دریائے ستلج کے کنارے موجود ہے اور پچھلے سال جو دو دفعہ سیلاب آیا اس میں آپ یقین کریں چار یونین کونسلوں پر تباہی پھر گئی، ٹوٹل انفراسٹرکچر ختم ہو گیا، سڑکیں ختم ہو گئیں، لوگوں کی ہزاروں ایکڑ کھڑی فصل پانی کی نذر ہو گئی۔ اب دوبارہ دریائے ستلج میں پانی آ رہا ہے، ہم لوگ اپنی مدد آپ کے تحت دریائی بند بنا رہے ہیں، کوشش کریں کہ کسی طرح ہم اس تباہی سے دوبارہ بچ جائیں۔ میں منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ اس فنڈ میں جو صرف سیلاب زدگان کے لئے رکھا گیا ہے اس میں میرے حلقے کو نظر انداز نہ کیا جائے۔

جناب چیئرمین! میرے پورے حلقے کے اندر دو ہائر سیکنڈری سکول، 23 گرلز اور بوائز مڈل سکول اور 27 ہائی سکول ٹوٹل موجود ہیں۔ ساڑھے چار لاکھ کی آبادی ہے آپ اس کو تقسیم کر کے دیکھ لیں تو میرا خیال ہے شاید کوئی دو دو، تین تین یونین کونسلوں کے بعد ایک ہائی سکول آئے گا میں گزارش کروں گا کہ نئے سکولز یا سکولوں کی upgradation کے اندر میرے حلقے کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ ہیلتھ کی صورتحال وہاں پر یہ ہے کہ ساڑھے چار لاکھ کی آبادی کے لئے صرف دو رورل ہیلتھ سنٹر ہیں باقی سب وہاں پہ بیسک ہیلتھ یونٹ ہیں جہاں پر آپ کو پیٹ کے درد کی دوائی بھی نہیں ملتی تو میں گزارش کروں گا کہ اُن لوگوں کا خیال رکھا جائے کوئی ایک آدھا ایسا hospital یا دو تین رورل ہیلتھ سنٹرز کو کوئی upgradation دے دی جائے تاکہ لوگوں کو صحت کی سہولیات مل سکیں۔

جناب چیئرمین! پورے بہاولنگر ضلع کا زیر زمین پانی پہلے بھی کڑوا تھا اور اب جو نہروں کے کنارے وہاں پر water supplies کے لئے بورنگ کی گئی تھی وہ ساری بورنگ خراب ہو چکی ہے۔ لوگ خراب پانی پینے کی وجہ سے بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں میں گزارش کروں گا کہ اس حلقے کا اور بہاولنگر پورے ضلع کے اندر نئی water supplies کے لئے فنڈز رکھے جائیں تاکہ لوگوں کو صحیح پانی دیا جا سکے۔

جناب چیئرمین: جی، wind up کریں۔

جناب محمد عاطف اورنگزیب: جناب چیئرمین! سب سے بڑا مسئلہ میری تحصیل چشتیاں کے ڈسٹرکٹ بہاولنگر کا یہ ہے کہ ہمارا بورے والا سے زمینی راستہ 25 یا 30 کلومیٹر ٹوٹل ہے اور یہ صرف ایک حلقے کا مسئلہ نہیں ہے پورے ضلع کا مسئلہ ہے میرے پہلے بھی ساتھیوں نے اس bridge کے بارے میں بات کی ہے دریائے ستلج کے اوپر ہمیں بورے والا اور چشتیاں کے درمیان ایک پل کی ضرورت ہے براہ مہربانی اس پر نظر ثانی کی جائے اور اس کے لئے فنڈز رکھے جائیں۔ آخر میں اپنی بات ختم کروں گا اور اپنے لیڈر عمران خان صاحب کے حوالے سے بات کروں گا کہ میرے لیڈر کو اس وقت قید تنہائی میں رکھا ہوا ہے اور کل ہم تمام ساتھیوں نے ایک پرامن احتجاجی ریلی نکالی جس کے نتیجے میں ہم سب پر FIRs دی گئیں۔ میں گزارش کروں گا کہ

اس طرح کی روایات نہ بنائیں اور ہم لوگ ایک جمہوری سسٹم کا حصہ ہیں، ہم ایک جمہوریت کا حصہ ہیں اور اپنا پورا کردار ادا کر رہے ہیں تو براہ مہربانی آئندہ اس طرح کی جو ہمارے اوپر پولیس گردی کی جاتی ہے اس سے ہمیں بچایا جائے اور ہمیں انصاف دیا جائے۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔جی، صفدر حسین ساہی صاحب!۔

جناب صفدر حسین ساہی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب چیئرمین! میرا تعلق سرگودھا سے ہے اور میں آپ کا مشکور اور ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ کے حوالے سے اور اپنے حلقے کے حوالے سے بات کرنے کا موقع دیا میں آج اپوزیشن والے بھائیوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جو بجٹ آج پیش ہوا ہے یہ جن حالات میں پیش ہوا ہے یہ بڑا مشکل ٹائم تھا اور یہ آپ کو ہم سے بہتر پتا ہے لیکن ان حالات میں جو بجٹ پیش ہوا ہے یہ بہت بہتر اور بڑا comprehensive ہے اور اس میں تمام پاکستان کی عوام ہے اس کا خیال رکھا گیا ہے۔میں یہ اس لئے کہنا چاہتا ہوں کہ ان حالات میں کیونکہ یہ حالات آپ کو پتا ہو گا کہ جو پچھلے ساڑھے تین سال یا پونے چار سال گزار کر گئے ہیں جس طرح انہوں نے پاکستان میں حکومت کی یقین کریں جب سے پاکستان بنا ہے یہ بار بار ہمیں کہتے ہیں کہ آپ نے 30 سال حکومت کی 40 سال حکومت کی لیکن جو انہوں نے ساڑھے تین سال یا پونے چار سال حکومت کی ہے جو انہوں نے پاکستان کا نقصان کیا ہے یہ سب کے سامنے ہے انہوں نے جو معاشی طور پر نقصان کیا اور جو ہماری young generation ہے یقین کریں انہوں نے اُن کو تباہ کر دیا، گمراہ کر دیا ہے کہ صرف انتشار کی سیاست اوے اوے کی سیاست یقین کریں باپ بیٹے سے بات نہیں کر سکتا، بیٹا باپ سے بات نہیں کر سکتا، نفرت کی سیاست انہوں نے کی۔اور جو انہوں نے خاص طور پر 9۔مئی کو انہوں نے کیا ہے یہ تو ہمارے دشمن کی 75 سال سے خواہش تھی کہ وہ اس طرح پاکستان کو بدنام کریں لیکن وہ ناکام ہوئے۔میں تو انہیں شرپسند کہوں گا اور میں نے ہر جگہ پر جب ہمارے الیکشن کی کمپین تھی میں نے کہا تھا جو بے گناہ ہو ان کو معافی ملنی چاہئے لیکن جن کا گناہ ہے اِن کو نہیں چھوڑنا چاہئے کہ نہیں تو کسی پارٹی کو بھی اگر اپنے مرضی کے نتائج نہ ملے تو وہ چند لوگ لے کر اداروں کے اوپر چڑھ دوڑیں گے۔ان حالات میں جو بجٹ پیش ہوا ہے میں سمجھتا ہوں کہ سی ایم صاحبہ اور ہمارے وزیر خزانہ صاحب نے بہت اچھا بجٹ پیش کیا ہے۔اور یہ ترقیاتی پروگرام صوبے میں

اس سے پہلے جتنے بھی ترقیاتی پروگرام آئے ہیں یہ اُن سے بڑھ کر پروگرام ہے اور یہ بجٹ ہمارے آئندہ پانچ سالہ انقلابی ترجیحات کا عکاس ہے آج یہاں ایوان میں ہمارے اپوزیشن کے چار سے پانچ ممبران بیٹھے ہوئے ہیں اگر پیر والے دن موقع ملتا تو ان سے بات کرتے، یقین کریں اگر انہوں نے پاکستان مسلم لیگ ن یا ہمارے قائد سے اپنا موازنہ کرنا ہے تو میں چاہتا ہوں کہ پھر 2018 سے موازنہ کیا جائے اس سے پہلے جب ہمیں گورنمنٹ ملی تو اس کا حال آپ سب کے سامنے تھا کہ اس وقت 18، 18 گھنٹے لوڈشیڈنگ ہوتی تھی، پورے ملک میں دہشت گردی عروج پر تھی جس کو کم کیا گیا اور 18، 18 گھنٹے لوڈشیڈنگ پر بھی قابو پایا گیا، اس وقت پٹرول کی قیمت 65 روپے فی لیٹر تھی اس وقت بجلی اور گیس کی قیمتیں بھی کم تھیں، کھانے پینے کی تمام اشیاء سستی ملتی تھیں لیکن جب یہ حکومت میں آئے تو یہ پٹرول کی قیمت 65 روپے سے ڈیڑھ سو روپے فی لیٹر پر لے گئے، بجلی اور باقی تمام اشیاء انہوں نے اپنے دور میں مہنگی کر دیں اور اس کے بعد پٹرول ڈیڑھ سو سے پونے تین سو روپے فی لیٹر پر چلا گیا تو لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ جو مسلم لیگ ن کو 16 ماہ کی حکومت ملی ہے ان کی وجہ سے یہ قیمتیں اوپر گئی ہیں، یہ ان کا گناہ ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی باشعور آدمی ہے تو وہ سوچے کہ یہ جو ڈیڑھ سو روپے سے اوپر پٹرول کی قیمت گئی ہے یہ ان کی ناقص پالیسیوں کی وجہ سے گئی ہے ان کو پتا تھا کہ جب ہم خان صاحب کے لئے vote of no confidence لانے لگے تھے تو خان صاحب کو اس بارے میں علم ہو چکا تھا اور ان کے جو قریبی مشیر اور وزیر تھے، وہ کہتے تھے کہ ہم ان کے لئے بارودی سرنگیں بچھا کر جا رہے ہیں اور اس وجہ سے آج ملک کے یہ حالات ہوئے ہیں۔ میں صرف ان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ ہمارے بھائی ہیں ان میں اچھے لوگ بھی موجود ہیں لیکن یہ گھر سے نیت کر کے آتے ہیں کہ اگر حکومت نے کوئی اچھا کام بھی کیا ہے تو ہم نے اس کو کسی صورت بھی appreciate نہیں کرنا۔ ایک پنجابی کی کہاوت ہے کہ "میرا کاں چٹا اے" انہوں نے بس یہی رٹ لگا کر واپس چلے جانا ہوتا ہے لہٰذا ان سے میری یہ گزارش ہے کہ آج جو ملک کے حالات ہیں یہ آپ کی مہربانی کی وجہ سے ہیں تو پلیز آپ یہ پروگرام جو چل رہے ہیں ان کو چلنے دیں۔ میرے اپوزیشن کے بھائی خان صاحب کی بڑی تعریف کرتے ہیں تو میں بھی ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہماری مسلم لیگ ن کی حکومت نے پاکستان کو ایک موٹروے دیا ہے۔ آپ موٹروے کا فائدہ دیکھ لیں آپ ایک دن پہلے ہمیں ایک کال کرتے ہیں کہ کل بجٹ کا اجلاس ہے تو آپ تشریف لے آئیں، کئی

ہمارے دوست ممبران سرگودھا یا ملتان چلے جاتے ہیں اگر موٹروے نہ ہوتی کیسے ہم اتنی جلدی لاہور آتے کیونکہ میں اپنی بات کر رہا ہوں پہلے جب ہم کو لاہور جانا ہوتا تھا تو ایک ہفتہ پہلے سوچنا شروع کر دیتے تھے کہ لاہور جائیں یا نہ جائیں، ہم تو میاں نواز شریف صاحب کا یہ موٹروے کا احسان بھی نہیں اتار سکتے۔ آپ سب کو اور پوری دنیا کو پتا ہے کہ پوری دنیا کی مخالفت کے باوجود انہوں نے ایٹمی دھماکے کئے، امریکہ نے بھی مخالفت کی اور ان کو اربوں ڈالر کا لالچ دیا گیا کہ آپ ایٹمی دھماکے نہ کریں لیکن قوم کے مفاد کے لئے میاں صاحب نے دھماکے کئے اور آج اللہ کے فضل سے دشمن ہماری طرف میلی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا۔ دیکھیں ہر دور میں اسٹیبلشمنٹ کے ساتھ مسئلہ ہوتا ہے لیکن وہ مسئلہ کسی individual کے ساتھ ہوتا ہے میاں صاحب کا بھی مسئلہ تھا اور انہوں نے صرف ایک بندے کا ہی نام لیا لیکن انہوں نے کیا کیا ہے وہ سب نے دیکھا ہے یہ لاہور کور کمانڈر ہاؤس میں داخل ہو گئے، میں سرگودھا کا رہنے والا ہوں، وہاں سرگودھا میں شہداء کے مجسموں کو توڑ دیا گیا ہے تو ان کو اس حوالے سے سزا ملنی چاہئے لیکن پھر بھی ان کو شرم نہیں آتی بلکہ فخر اور ڈھٹائی کے ساتھ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے یہ کیا ہے اور وہ کیا ہے، ٹھیک ہے سب کے ساتھ ایسا ہوتا ہے لیکن ایک individual کے ساتھ ہوتا ہے آپ کسی ادارے کو بدنام نہ کریں ہمارے جو جوان بارڈروں پر اپنی جانیں قربان کر رہے ہیں ہم ان کی وجہ سے یہاں اپنے گھروں میں محفوظ بیٹھے ہیں، ہم اپنے گھروں میں ان کی وجہ سے رات کو سکون کی نیند سوتے ہیں، اور اپنے کاروبار کرتے ہیں لیکن آپ ان کے اوپر ہی چڑھ دوڑے ہیں اور آپ نے انتشار کی سیاست کی ہے، اوئے اوئے کی سیاست کی ہے حالانکہ میری نظر میں سیاست خدا کی قسم عبادت ہے لیکن آج مجھے دکھ کے ساتھ یہ بات کہنا پڑتی ہے کہ لوگوں نے اس کو بدنام کر دیا ہے، ہمیں شرم آتی ہے کہ اس طرح کے لوگ آجاتے ہیں جن کا کوئی وژن نہیں ہے بلکہ خان صاحب، ٹک ٹاک وہ جی مرشد بس ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں۔ میرے حلقے کی آدھی constituency کینٹ ایریا میں ہے، ادھر میٹھا پانی نہیں ہے اور میٹھا پانی نہ ہونے کا بہت بڑا مسئلہ ہے، وہاں سیوریج کا بھی بہت مسئلہ ہے کیونکہ جب ہم کینٹ والوں سے بات کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ آپ پنجاب سے فنڈ لے کر آئیں تو یہ وہاں ایک بہت بڑا مسئلہ ہے تو میں چاہتا ہوں کہ آپ اس بجٹ میں میرے حلقے کی طرف بھی کوئی نظر ثانی کریں۔ میں سی ایم صاحبہ کا بہت مشکور

ہوں کہ انہوں نے میرے حلقے کے لئے اس ADP میں تین بہت بڑے پراجیکٹ شامل کئے ہیں اگر ہم یہاں پر بیٹھے ہیں۔

جناب چیئرمین: ساہی صاحب! آپ کا بہت شکریہ آپ بیٹھ جائیں۔

جناب صفدر حسین ساہی: جناب چیئرمین! میں نے بس ایک منٹ اور بات کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: ساہی صاحب! آپ کے پاس صرف 20 سیکنڈ کا وقت ہے آپ اپنی بات مکمل کرلیں۔

جناب صفدر حسین ساہی: جناب چیئرمین! میرے حلقے میں ایک سٹون کرشنگ انڈسٹری ہے جہاں سے پاکستان کو پتھر سپلائی کیا جاتا ہے اور اس سٹون کرشنگ انڈسٹری کے surrounding میں سارا میرا حلقہ ہے پورے پاکستان میں جہاں پر بھی ڈویلپمنٹ کا کام ہوتا ہے اس کے لئے پتھر ہمارے حلقے سے ہی جاتا ہے تو وہاں سڑکوں کا بہت بُرا حال ہے کیونکہ وہاں پر کروڑوں نہیں بلکہ اربوں روپے ٹیکس کی مد میں گورنمنٹ کو انکم حاصل ہوتی ہے اس لئے بھی وہاں کے لوگ مجھے کہتے ہیں کہ آپ ادھر ایوان میں جاکر ہمارے لئے بات کریں کہ ادھر سڑکوں کی بہت بُری حالت ہے تو میری وزیر خزانہ صاحب سے درخواست ہے کہ کینٹ ایریا اور سٹون کرشنگ انڈسٹری کی سڑکوں کی طرف شفقت فرمائیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: ساہی صاحب! بہت شکریہ۔ اب محترم جناب ضمیر بھٹی اپنی بات کریں۔

جناب ضمیر الحسن بھٹی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ ابھی میرے معزز دوست 9۔ مئی کے حوالے سے بات کر رہے تھے تو میں ذرا اس پر تھوڑی سی روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: بھٹی صاحب! آپ کے پاس وقت بہت کم ہے اور یہ آپ کی مرضی ہے کہ آپ جس مرضی topic پر بات کرلیں بعد میں آپ نے کہنا ہے کہ میں نے اپنے حلقے کی بات کرنی ہے تو اب یہ آپ کی چوائس ہے کہ آپ جس topic پر بھی بات کرنا چاہتے ہیں، بات کریں۔

جناب ضمیر الحسن بھٹی: جناب چیئرمین! میں 9۔ مئی کے حوالے سے short بات ہی کروں گا زیادہ لمبی بات نہیں کروں گا کہ 9۔ مئی کے حوالے سے ابھی میرے بھائی بات کر رہے تھے تو میں یہ بات دہرانا چاہتا ہوں کہ 9۔ مئی کے جو کردار ہیں اس حوالے سے ان کی یہ بات درست ہے کہ ان کو قرار واقعی سزا ملنی چاہئے، میں اس ایوان میں 9۔ مئی کے حوالے سے ایک قرارداد لاتا ہوں

اور پورا ایوان اس کو متفقہ طور پر منظور کرے اور اس پر ایک جوڈیشل کمیشن بنایا جائے تاکہ جو 9۔ مئی کے کردار ہیں ان کو سزا ملنی چاہئے تو ان کی یہ بات درست ہے۔ دوسرا میں اب بجٹ 25-2024 پر آنا چاہتا ہوں میں سب سے پہلے لاء اینڈ آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں، آپ نے پولیس کو 187۔ارب روپے کا جو بجٹ دیا ہے یہ بالکل غلط بجٹ دیا گیا ہے، یہ پنجاب پولیس جو سب کچھ کر رہی ہے یہ صرف پی ٹی آئی کے لئے کر رہی ہے یہ پنجاب پولیس جو گُلو بٹ بنی ہوئی ہے یہ لوگوں کے گھروں کی چادر چار دیواری کا تقدس پامال کر رہی ہے لہٰذا ان کو یہ بجٹ بالکل بھی نہیں دینا چاہئے بلکہ یہ بجٹ آپ محکمہ ہیلتھ کو دیں اور محکمہ ایجوکیشن کو دیں کیونکہ یہ پولیس کے کرپٹ ترین لوگ ہیں اور جس طرح یہ کرپشن کر رہے ہیں اور انہوں نے کرپشن کا بازار گرم کیا ہوا ہے۔ میرے حافظ آباد میں لا اینڈ آرڈر کے حوالے سے پولیس بالکل فلاپ ہو چکی ہے چوریاں اور ڈکیتیاں روز بروز بڑھتی جا رہی ہیں لیکن آج تک جو ڈی پی او یا مقامی ایس ایچ او صاحبان اور ڈی ایس پی صاحبان ہیں وہ سارا دن پی ٹی آئی کے لوگوں کے گھروں میں گھسے ہوئے ہیں اور پی ٹی آئی ورکرز کو اٹھا رہے ہیں۔ آج میری پیشی تھی اور پورے ضلع کی پولیس جوڈیشل ڈسٹرکٹ کمپلیکس پر تعینات کی گئی تھی اور مجھے چاروں طرف سے گھیرا ہوا تھا کیا میں کوئی دہشت گرد تھا، میں ایک پاکستانی ہوں، میں کوئی ہندوستان یا کسی اور ملک سے نہیں آیا ہوا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے وہاں سے سرخرو کر کے بھیجا ہے کسی کا کوئی ڈر خوف نہیں ہے اگر ہمیں کسی کا کوئی ڈر خوف ہوتا تو ہم آج اس ایوان میں نہ آتے اور ہم یہ سب کچھ بھگت کر آئے ہیں اور آئندہ بھی یہ جو کچھ کریں گے وہ ہم ان شاءاللہ بھگتیں گے، ہم اس چیز سے کبھی نہیں ڈریں گے؟ دوسرا میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حافظ آباد میں 400 بیڈز پر مشتمل ایک ہسپتال بن رہا تھا، ابھی میرے معزز رکن فرما رہے تھے کہ مسلم لیگ ن ترقیاتی کاموں میں بہت آگے ہے تو میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے میرے 400 بیڈز پر مشتمل ہسپتال کو کٹ لگا کر 200 بیڈز کا کر دیا ہے، اس ہسپتال کے لئے فنڈز روک لئے گئے ہیں وہ ہسپتال 50 فیصد مکمل ہو چکا ہے لہٰذا میری وزیر موصوف سے درخواست ہے کہ مہربانی کر کے اس ہسپتال کے لئے full funding کی جائے اور اس ہسپتال کو مکمل کروایا جائے کیونکہ حافظ آباد کے DHQ میں آپ کی سوچ سے زیادہ پہلے ہی patients کا اتنا زیادہ رش ہے تو یہ منصوبہ ابھی 2024 میں مکمل ہونا تھا لیکن یہ بھی delay ہوتا جا رہا ہے اور

اسی طرح کی صورت حال یونیورسٹی آف حافظ آباد کی ہے اور یہ یونیورسٹی آف حافظ آباد ہمیں عمران خان نے تحفہ دیا ہے، اور ہسپتال کا ایک تحفہ دیا ہے جو سیاست کی نذر ہو رہے ہیں تو میری استدعا ہے کہ مہربانی کر کے full funding کر کے انہیں مکمل کرایا جائے۔ حافظ آباد میں سیوریج کا بہت بُرا حال ہے، ورلڈ بنک کی طرف سے ایک ارب روپیہ آیا ہوا ہے لیکن وہ سارا کچھ فائلوں میں پڑا ہوا ہے۔ منسٹر صاحب سے کہنا چاہتا ہوں کہ ان سکیموں کو اس ADP میں مکمل کرائیں۔ میری ایک علی پور روڈر کھی گئی ہے، ایک خانقاہ ڈوگراں روڈر کھی گئی ہے ان پر جلد از جلد کام شروع کروایا جائے اور ان کے فنڈز release کروائے جائیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: آپ کا بہت شکریہ۔ جناب تیمور علی خان!

جناب تیمور علی خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین !میں سب سے پہلے فلسطین کی عوام کے ساتھ اظہار یکجہتی کرنا چاہوں گا اور اسرائیل جو فلسطین میں ظلم ڈھا رہا ہے اس پر احتجاج کروں گا۔ اب میں اپنی بجٹ تقریر کا آغاز کروں گا کہ بجٹ 25-2024 جس کی ٹوٹل مالیت 5446 ۔ ارب روپے ہے اس بجٹ میں جو سب سے خوش آئند بات دیکھی کہ اس بجٹ میں تعلیم، زراعت اور roads rehabilitation پر focus کیا گیا ہے۔ ہیلتھ میں بہت احسن اقدام کیا گیا، خصوصی طور پر ہسپتالوں کی revamping کی گئی اور clinic on wheels کا ایک بہت ہی زبردست پروگرام شروع کیا گیا۔ ہم اس پر حکومت کو appreciate کرتے ہیں مگر ہمیں کچھ اپنی غلطی یا اپنی مجبوری کو بھی ماننا چاہئے نگران حکومت نے پچھلے سال گندم import کی جس کی وجہ سے ہماری حکومت کے لئے wheat procurement میں جانا possible نہ رہا۔ اس سے کسان کافی نقصان میں ہے ۔ ہم نے انہیں سہولیات دینی ہیں تاکہ ان کا نقصان پورا ہو۔ بجٹ میں سولر پر ٹیوب ویلز کی حکومتی پالیسی بہت زبردست اقدام ہے اس کے بعد وزیر اعلیٰ نے جو گرین ٹریکٹر پروگرام launch کرنے کا اعلان کیا ہے اس سے اسے بہت relief ملے گا۔ مگر میں اس میں ایک بات add کرنا چاہوں گا کہ ہمیں بجلی کے ٹیوب ویل پر زمیندار کو سہولت دینا پڑے گی۔ حکومت جو کھاد کا ریٹ announce کرتی ہے وہ implement نہیں ہوتا۔ ہمیں کھاد کے مافیا کا راستہ روکنا ہو گا تب ہی جا کر کسان خوشحال ہو

گا۔ ہمیں cost of production کم کرنا پڑے گی تاکہ کسان منافع میں جائے۔ اگلا سیزن رائس کا ہے میں منسٹر صاحب اور گورنمنٹ سے استدعا کروں گا کہ اگر چاول باہر ایکسپورٹ نہیں ہو گا تو زمیندار کو اگلے آنے والے چاول کے سیزن میں اچھا معاوضہ نہیں ملے گا لہٰذا اسے priority میں لیا جائے۔

جناب چیئر مین ! وزیر اعلیٰ صاحبہ نے Roads rehabilitation کے لئے جو 648 کلو میٹر کا پروگرام دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے جتنے بھی راستے ہیں specially تحصیل کو تحصیل سے ملانے والے، ضلع کو ضلع سے ملانے والے یہ لوگوں کے لئے ایک بہت بڑی سہولت ہو گی۔ اس کے بعد میں میڈم وزیر اعلیٰ صاحبہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے نواز شریف انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی سرگودھا کے لئے 8۔ ارب روپے کی خطیر رقم رکھی اس سے ضلع سرگودھا اور ڈویژن کو بہت فائدہ ہو گا۔ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں جو burden تھا وہ بھی کم ہو گا۔ چونکہ یہ life threatening diseases کے ہسپتال ہیں انہوں نے لوگوں کی صحت کے لئے بہت بڑی سہولت کا بندوبست کیا ہے جس پر ہم ان کے شکر گزار ہیں۔

جناب چیئر مین ! اب میں اپنے حلقے کی طرف آؤں گا تحصیل ساہیوال ضلع سرگودھا میرا حلقہ ہے۔ میں فنانس منسٹر صاحب کی توجہ چاہوں گا کہ ایک لاکھ کی آبادی کے لئے ایک ہائی سکول برائے طلباء ہے یہ سرگودھا کی واحد تحصیل ہے جس کا THQ ہسپتال بھی revamp نہیں ہوا۔ آج سرگودھا کے سارے THQs revamp ہو گئے ہیں لیکن یہ واحد THQ تحصیل ساہیوال ہے جو آج تک revamp نہیں ہوا۔ مہربانی فرما کر اسی بجٹ میں اس THQ کو revamping کے لئے لے لیا جائے۔ یہاں 2012 میں ٹراما سنٹر کی بلڈنگ کا افتتاح ہوا مگر مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج بھی وہ ٹراما سنٹر functional نہیں ہے۔ لوگوں کو ایمرجنسی کی صورت میں الائیڈ ہسپتال فیصل آباد جانا پڑتا ہے یا پھر لاہور آنا پڑتا ہے۔ اس کی بلڈنگ مکمل ہے آپ HR ڈیپارٹمنٹ کو حکم فرمائیں کہ وہاں ڈاکٹرز آئیں اور اسے functional کریں۔ THQ ہسپتال میں ڈاکٹر پورے نہیں ہیں، سٹاف پورا نہیں ہے۔ یہاں پر لوگوں کو ادویات نہیں ملتیں لہٰذا مہربانی فرما کر اسے نوٹ کیا جائے اور لوگوں کا دیرینہ مسئلہ حل کیا جائے۔

جناب چیئر مین: خان صاحب! Wind up کریں۔

جناب تیمور علی خان: جناب چیئر مین ! فاروقہ 60 ہزار آبادی کا ٹاؤن ہے ، فاروقہ سلانوالی ساہیوال روڈ پر واقع ہے ساتھ ہی شوگر مل ہے گنے کے سیزن میں یہاں ٹریفک بالکل jam ہوتی ہے۔ مہربانی فرما کر یہاں ہمیں ایک بائی پاس دیا جائے اور فاروکہ کا دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ یہاں کچی آبادی میں تقریباً پانچ ہزار گھر effect ہو رہے ہیں چونکہ ان کی محکمہ اوقاف کے ساتھ litigation چل رہی ہے۔ انہیں ضرور چھت دی جائے۔

جناب چیئر مین! دریائے جہلم کے ساتھ ہمارا جو کچے کا ایریا ہے یہ تقریباً 25 کلو میٹر بنتا ہے ٹھٹی لمی سے لے کر کوٹلہ رحمان تک ہر سال سیلاب میں لوگوں کا جانی، مالی اور معاشی نقصان ہو رہا ہے، لوگوں کی جائیدادیں دریا برد ہو گئی ہیں۔ میری تجویز ہے کہ جیسے باقی اضلاع میں سپر بند بنائے گئے ہیں انہیں بھی یہ سہولت ضرور دی جائے چونکہ ہر سال سیلاب یہاں چار یونین کونسلز کو متاثر کرتا ہے لہٰذا اسے ضرور consider کریں اور لوگوں کو جانی، مالی اور معاشی نقصان سے بچائیں۔

جناب چیئر مین: بہت شکریہ۔ حاجی اسماعیل سیلا صاحب موجود نہیں ہیں۔ جناب وقاص مان! موجود نہیں ہیں۔ چودھری نعیم شفیق!

جناب محمد نعیم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ جناب چیئر مین آپ کا شکریہ کہ آپ نے ہمیں بجٹ 2024-25 پر بات کرنے کا موقع دیا۔ جب پہلے ضمنی بجٹ آیا تھا تو میں نے اس میں ساری ADP دیکھی اور موجودہ بجٹ کا بھی جائزہ لیا ہے۔ میں پہلے ہیلتھ سیکٹر پر بات کروں گا کہ ہیلتھ سیکٹر میں جتنے بھی منصوبے ہیں چاہے ہمارے ضلع میں ہیں چاہے پنجاب میں ہیں۔ آپ دیکھیں کہ جو پچھلی سکیمیں already چل رہی ہیں۔ میری ہاؤس سے درخواست ہے کہ ہم بجائے نئی سکیموں پر پیسا لگائیں already جو ongoing سکیمیں ہیں ہسپتال ہیں BHUS ہیں یعنی ہماری جو جو پچھلی سکیمیں رکی ہوئی ہیں ان کے لئے ongoing میں full funding کر کے انہیں مکمل کیا جائے۔ اس سے کسی شخص نے مستفید نہیں ہونا بلکہ ہمارے پنجاب کی تیرہ کروڑ آبادی نے مستفید ہونا ہے۔ آپ اپنی priority list منگوائیں تو آپ کو اندازہ ہو گا کہ کس لیول پر پنجاب میں ہسپتال

کے کہاں کہاں پچھلے منصوبے شروع تھے کسی جگہ 70 فیصد کام ہو گیا ہے کسی جگہ پر 80 فیصد کام ہو گیا ہے لیکن اس کے باوجود ہم اس دفعہ ongoing میں ان کے پیسے stop کر کے نئی سکیمیں add کر رہے ہیں۔ مجھے تو سمجھ نہیں آتی کہ ہم چاہ کیا رہے ہیں؟ ہماری گورنمنٹ کی ترجیحات کیا ہیں میں روزانہ ادھر باتیں سنتا ہوں کبھی کوئی ایئر ایمبولینس چلا رہا ہے کوئی کچھ چلا رہا ہے، کوئی کہہ رہا ہے کہ ادویات مفت مل رہی ہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ آپ ہسپتال visit کریں چونکہ ground reality کچھ اور ہے لیکن پتا نہیں ہم کس دنیا میں رہ کر ایوان میں باتیں کرتے ہیں۔ ہمیں جو actual ground reality ہے اسے دیکھ کر اس کے مطابق ہمیں فیصلے کرنے چاہئیں۔ ہسپتالوں کے جو حالات ہیں ہسپتالوں میں ادویات نہیں مل رہیں۔ RHC اور BHU کی ایمبولینس 1122 کو دے دی گئی ہیں۔ ہمارے مسائل کچھ اور ہیں اور ہاؤس کے اندر ہماری ترجیحات کچھ اور چل رہی ہیں۔

جناب چیئرمین! میں ایجوکیشن سیکٹر میں اپنی اور اپنے ضلع کی مثال دوں گا کہ پچھلے دور میں ہمارے سکول upgrade ہوئے تھے لیکن وہ ongoing سکیمیں پچھلے دو سالوں سے رکی ہوئی ہیں۔ پچھلی دفعہ ہم نے خود ڈگری کالج بنائے ہیں، ان کی عمارتیں مکمل ہو کر کھڑی ہیں لیکن ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہماری حکومت ابھی تین ماہ پہلے آئی ہے لیکن میں اپنے حکومتی بنچز کو تھوڑا سا بتا دوں کہ شاید آپ کی یادداشت کم ہے آپ 9۔اپریل 2022 سے آج تک حکومت میں ہیں۔ آپ پچھلے اڑھائی سالوں سے لگاتار حکومت میں ہیں۔ پی ڈی ایم کی جتنی بھی جماعتیں بیٹھی ہیں آپ 9۔اپریل 2022 سے اس وقت تک حکومت میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ تیرہ کروڑ کا پورا صوبہ دیکھ رہا ہے کہ اڑھائی سال سے کس کی حکومت چل رہی ہے۔ آپ مہربانی کر کے اس بجٹ کو review کر لیں۔ شعبہ تعلیم یا شعبہ صحت کے حوالے سے پہلے سے جو سکیمیں چل رہی ہیں ان کے لئے full funding کی جائے اور پہلے انہیں مکمل کیا جائے۔ اس سے ہمارے صوبہ پنجاب کی عوام نے مستفید ہونا ہے۔ ہم پُرانی سکیموں کو pending کر کے نئی سکیمیں شروع کر دیتے ہیں۔ ان پرانی schemes پر عوام کے taxes کے پیسے لگائے گئے ہیں لہٰذا پہلے ان کو مکمل کیا جائے۔ میری درخواست ہے کہ موجودہ حکومت شعبہ تعلیم اور شعبہ صحت پر focus کرے، ان شعبوں کے funds بڑھائے جائیں، پورے صوبہ پنجاب اور خصوصی طور پر میرے ضلع میں تمام پرانی schemes کو مکمل کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ اب تشریف رکھیں۔

جناب محمد نعیم: جناب چیئرمین! مجھے مزید ایک منٹ بات کر لینے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بات کر لیں۔

جناب محمد نعیم: جناب سپیکر! میں تو صرف بجٹ پر بات کر رہا ہوں اور میں کوئی سیاسی تقریر نہیں کر رہا۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس بجٹ کو review کریں اور پہلے پرانی سکیموں کو مکمل کیا جائے۔ اس سے ہمارے صوبے کا فائدہ ہو گا اور ہماری عوام مستفید ہو گی۔

جناب چیئرمین! ہمارے جنوبی پنجاب میں جو سیکرٹریٹ بنایا گیا تھا وہ اب کام نہیں کر رہا۔ پچھلے 30 یا 40 سالوں سے ساری جماعتیں صوبہ جنوبی پنجاب کا نعرہ لگاتی رہی ہیں لیکن عملی طور پر کسی جماعت یا حکومت نے کچھ نہیں کیا۔ ہمارے دور حکومت میں ملتان اور بہاولپور میں سیکرٹریٹ قائم کیا گیا اور ادھر تمام محکمہ جات کے سیکرٹری صاحبان بیٹھتے تھے۔ اب پچھلے دنوں میں ایک notification جاری ہوا ہے اور ان secretaries کو واپس بُلا لیا گیا ہے۔ وہاں پر سیکرٹریٹ کے لئے باقاعدہ funds allocate ہوئے ہیں، عمارتیں بن رہی ہیں اور یہ عمارتیں تقریباً تکمیل کے مراحل تک پہنچ چکی ہیں۔ ہمارا صوبہ پنجاب بہت بڑا ہے لہٰذا میں گزارش کروں گا کہ حکومت ملتان اور بہاولپور میں بیٹھنے والے secretaries کو واپس نہ بُلائیں۔ ہمارے علاقے کے لوگ ہمیں کہہ رہے ہیں کہ اس حوالے سے آپ اسمبلی میں آواز اُٹھائیں۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ اب تشریف رکھیں۔ اجلاس کا وقت دس منٹ مزید بڑھایا جاتا ہے۔ اب جناب علی حسین خان بات کریں گے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کا وقت 10 منٹ بڑھایا گیا)

جناب علی حسین خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں وزیر اعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف اور وزیر خزانہ صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ان مشکل معاشی حالات میں عوام دوست، غریب دوست اور کسان دوست بجٹ پیش کیا ہے۔ میرا تعلق ضلع خوشاب کی تحصیل نور پور سے ہے جو صوبہ پنجاب کی سب سے زیادہ پسماندہ تحصیل ہے۔ میں وزیر خزانہ کی خصوصی توجہ چاہوں گا کہ میری تحصیل نور پور تقریباً پچھلے چھ یا سات

سالوں سے آفت زدہ قرار دی جا چکی ہے۔اس کے notifications میرے پاس موجود ہیں لیکن ہمیں کوئی خاطر خواہ relief نہیں ملا۔ہمارے کسانوں نے agriculture loans لئے ہوئے ہیں لیکن ہمیں صرف اتنا relief ملا ہے کہ وہ قرضے کچھ عرصے کے لئے مؤخر کر دیئے گئے تھے۔قرضے تو مؤخر ہو گئے لیکن ان پر سود لگتا رہا ہے۔اب یہ صورت حال ہو گئی ہے کہ ہمارا غریب کسان ان قرضوں کی ادائیگی کے لئے اپنی زمین فروخت کرنے پر مجبور ہو گیا ہے۔میں وزیر خزانہ سے درخواست کروں گا کہ اس بابت خصوصی نظر ثانی کی جائے۔ہمارے کسانوں کا سود معاف کیا جائے اور غریب کسانوں سے صرف اصل زر وصول کیا جائے۔اُس وقت اگر کسی کسان نے 80,000/- روپے قرضہ لیا تھا تو اب اس پر سود لگ کر یہ رقم دس لاکھ ہو چکی ہے جس کی وجہ سے اب کسان اپنی زمین فروخت کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں کیونکہ اس کے علاوہ ان کے پاس اور کوئی چارہ کار نہیں ہے۔

جناب چیئرمین!اب میں شعبہ تعلیم کے حوالے سے بات کروں گا۔تحصیل نورپور کا ایک گاؤں "پیلو وینس" ہے۔اس گاؤں کی یہ خصوصیت ہے کہ اس تھل کے گاؤں سے تعلق رکھنے والے کم از کم بارہ یا چودہ judges ہیں اور لاتعداد سی۔ایس۔پی افسران ہیں۔اس جگہ یا گاؤں کو ہم land of judges بھی کہتے ہیں۔اس گاؤں کے لئے ایک گرلز ڈگری کالج کی اشد ضرورت ہے۔ہم نے اس کے لئے زمین مہیا کی ہوئی ہے لیکن اس کے لئے funds درکار ہیں۔ان لوگوں کو تعلیم حاصل کرنے کا خاص شوق اور دلچسپی ہے۔اس علاقے کے لوگوں نے مشکل حالات میں بھی تعلیم حاصل کی ہے۔ہم اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو بھی تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنا چاہتے ہیں۔وہ ایک دور دراز کا علاقہ ہے۔میری درخواست ہے کہ اس گاؤں میں گرلز ڈگری کالج قائم کرنے کے لئے اس بجٹ میں funds مختص کئے جائیں۔اس کے علاوہ ہمارے علاقے نورپور تھل کے کالج میں سٹاف کی کمی ہے تو میری درخواست ہے کہ اس کالج میں سٹاف کی کمی پوری کی جائے۔

جناب چیئرمین: اب آپ wind up کر لیں۔

جناب علی حسین خان: جی،بالکل میں wind up کر لیتا ہوں۔میاں محمد شہباز شریف صاحب کے دور حکومت میں میری تحصیل نورپور میں ایک دانش سکول قائم کرنے کی منظوری دی گئی

تھی۔ جب حکومت تبدیل ہوئی تو نامعلوم وجوہات کی بناء پر وہ دانش سکول میانوالی میں shift کر دیا گیا۔ میں گزارش کروں گا کہ میاں محمد شہباز شریف کا منظور شُدہ دانش سکول موضع ڈھمک میں بنایا جائے۔ ہم نے اس کے لئے رقبہ بھی دے دیا تھا اور paper work بھی مکمل ہو گیا تھا۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ اب جناب محمد ثاقب خان بات کریں گے۔ وہ موجود نہیں ہیں۔

جناب علی حسین خان: جناب چیئرمین! مجھے ایک منٹ مزید بات کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ ایک منٹ مزید بات کر لیں۔

جناب علی حسین خان: جناب چیئرمین! ہماری گریٹر تھل کینال کا کام کافی سست روی کا شکار ہے۔ یہ بہت اہم منصوبہ ہے لہٰذا اس منصوبے کو جلد از جلد مکمل کیا جائے۔ موجودہ حکومت کچھ سکولوں کو privatize کر رہی ہے میری گزارش ہے کہ ہمارے علاقے کے لئے اس فارمولے کو تبدیل کیا جائے۔

جناب چیئرمین! ہمارے چکوک میں نہری پانی کا مسئلہ ہے اس کو حل کیا جائے۔ ہمارے علاقے کدھی میں دریائے جہلم کا کٹاؤ ہے اس کا تدارک کیا جائے۔ ہماری یونین کھائی خورد میں سیم بہت زیادہ ہے تو اس سیم کو ختم کرنے کا انتظام کیا جائے۔ میں وزیر خزانہ سے دوبارہ عرض کروں گا کہ ہمارے جو علاقے آفت زدہ قرار دیئے گئے ہیں ان کے لئے relief کو خصوصی طور پر deal کیا جائے۔ پچھلے چھ یا سات سالوں سے ہم آفت زدہ ہیں۔ آفت زدہ کا یہی مطلب ہے کہ آسمانی آفات و مصائب کی وجہ سے ہماری کوئی فصل نہیں ہوئی۔ ہمارے علاقے میں کوئی development کا کام نہیں ہوا۔ میری گزارش ہے کہ ہمارے کسانوں نے جو قرضے لئے ہوئے ہیں ان کا سود معاف کیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: بہت مہربانی۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 24۔جون 2024 بوقت صبح 11:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔